
طورخم سے کوہ قاف تک
www.KitaboSunnat.com
روس کے تعاقب میں
امیر حمزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ـــــــــ "طورخم سے کوہ قاف تک"
روس کے تعاقب میں

مصنف ـــــــــ امیر حمزہ "مدیر مجلۃ الدعوۃ"

اشاعت اوّل ـــــــــ بائیس سو

تاریخ اشاعت ـــــــــ ستمبر ١٩٩٣ء

قیمت ـــــــــ ٦٠ روپے

ناشر ـــــــــ طاہر یوسف

ناظم شعبہ "نشر و اشاعت"، مرکز الدعوۃ والارشاد"

۵ ـ چمبرلین روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

افغانستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روس کی سیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قازان سے آسترا خان

کوہ قاف

سوئے بخارا و سمرقند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان اور روس کا سفر

ایک تاریخی یادگار __ اسلامی عظمت کا لازوال نشان

قارئین کرام! میں نے افغانستان کا سفر "طورخم سے دریائے آمو تک" اس وقت کیا جب روسی نکل کر بھاگے ہی تھے اور مجاہدین نے کنٹرول سنبھالا ہی تھا __ اور روس کا سفر بھی اس کے بعد فوراً" کیا کہ جب وسط ایشیا کی پانچ ریاستیں ازبکستان' تاجکستان' قازکستان' ترکمانستان اور کرغستان آزاد ہوئیں مجھے اول الذکر چار ریاستوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ پھر ماسکو تک گیا۔ ماسکو کے بعد "قازان سے آستراخان" تک تاتارستان کو دیکھا۔ اور پھر "کوہ قاف" کے علاقوں۔ **چیچن انگشیا**۔ داغستان اور آذربائیجان تک گھوما۔ دریائے وولگا میں پانچ دن کا بحری سفر بھی کیا۔ اور بحر قزوین کے کنارے پر بھی گھوما۔ ان دنوں روس افغان جہاد کی برکت سے ٹوٹ پھوٹ رہا تھا میں نے ان برکتوں کو جس طرح سے ان تمام علاقوں میں دیکھا وہ سب اس وقت آپ کے سامنے ہیں۔

اس دوران میں نے جو محسوس کیا۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر افغان مجاہدین افغانستان کی فتح کے بعد دریائے آمو پار کرتے اور دنیا بھر کے مسلمان مجاہدین کہ جو افغانستان میں موجود تھے وہ بھی ان کے ہم رکاب ہوتے تو وہ وقت قریب ہوتا جب یہ ماسکو کے کریملن میں "لینن" کی لاش کے ٹکڑے کرتے مگر یہ جہاد چھوڑ بیٹھے اور آپس میں ہی گتھم گتھا ہو بیٹھے تاہم اس سب کے باوجود آپ میرے ساتھ چلئے! آپ دیکھیں گے کہ جہاد نے کس طرح مسلمانوں کو عزت سے ہمکنار کیا اور یہ کہ اگر ہم اسی طرح اسلام کا غلبہ اور اس کے ماننے والوں کو عزت و عظمت سے ہمکنار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ جس کی طرف اللہ کے رسولؐ نے چل کر دکھایا۔ اور آج افغانستان میں ہم نے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیا۔ اور اس خوبصورت تجربے کا نام۔ جی ہاں! جہاد ہے اور اسے قتال کہتے ہیں۔

امیر حمزہ

مدیر مجلۃ الدعوۃ

5 چیمبرلین روڈ۔ بیرون موچی دروازہ لاہور

ستمبر 1993ء فون 7231106

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طورخم

پشاور سے ہم جمرود روڈ پہ چلے تو تھوڑی دیر بعد "باب خیبر" پھر "لنڈی کوتل" اور گھنٹہ بھر سفر کیا ہو گا کہ پاکستان اور افغانستان کی سرحدی چوکی "طورخم" پر جا پہنچے۔ "طورخم" کا پھاٹک ہی وہ درہ ہے کہ جو تاریخ میں "خیبر" کے نام سے معروف ہے۔ غزنوی۔ غوری' لودھی اور بابو غرض جو بھی ہندو پہ حملہ آور ہوا اسی درے سے ہو کر حملہ آور ہوا۔ مگر تب ہندو رہا کرتے تھے آج اس درے کے پار مسلمانوں کا ملک پاکستان آباد ہے۔ اور روس نے بھی اسی درے سے گزرنا چاہا مگر اسے اس درے سے دور ہی روک دیا گیا حتیٰ کہ وہ یہاں سے بھاگ اٹھا۔ اور آج اس درے پر طورخم کی اس چوکی پہ پاکستانی اور افغانی ادھر ادھر جا رہے ہیں نہ کوئی ویزا ہے نہ پاسپورٹ بس ایک ہی نشان ہے ایک ہی پہچان ہے۔ اور اس کا نام اسلام ہے۔ یہ تبدیلی' یہ بھائی چارہ' یہ اخوت و محبت' ہجرت و جہاد کی برکت سے ہے۔ بارہ سالہ جہاد نے مصنوعی لکیر کو خوب بے اثر کیا ہے کاش۔ پوری دنیا کے مسلمان ملکوں میں یہ مصنوعی لکیریں مٹ جائیں اور یہ ایک امت۔ عقیدہ اور عمل میں عملی طور پر "امت واحدہ" کا نقشہ پیش کرے۔

طورخم سے تقریباً نصف گھنٹے کے بعد افغانستان کا خوبصورت اور میدانی باغ "ثمرخیل" آگیا ہے یہ زیتون کے باغات ہیں انہی باغات میں "معسکر طیبہ" کچھ عرصہ کے لئے جہاد کی تربیت دیتا رہا ہے۔ اس باغ کا نظارہ کرتے اب ہم آگے بڑھ چکے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طورخم کے نام سے درہ خیبر پر پاک افغان سرحدی چوک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی باتیں، جہاد کی یادیں

جلال آباد

سات مئی کو میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ پشاور سے جلال آباد پہنچا جلال آباد افغانستان کے صوبہ ننگرہار کا دارالحکومت ہے اور پشاور سے ۴۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ہم اس شہر میں سب سے پہلے اس شاہی مسجد گئے کہ جو دو تین روز قبل تک سیل بند تھی مگر اب اس کے دروازے کھل چکے تھے لینن و مارکس کی کتابوں کی بجائے اب اس میں سعودی عرب کے چھپے ہوئے قرآن موجود تھے۔

جلال آباد شہر کی وہ سڑک کہ جو طورخم کے راستے پشاور کو جاتی ہے اس پر ولی خان کے باپ عبدالغفار خان کا مقبرہ ہے باچا خان نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ مجھے غلام ملک میں دفن نہ کیا جائے آزاد ملک میں دفن کیا جائے یعنی اس کی نظروں میں پاکستان غلام تھا اس لئے کہ اس پر کمیونسٹوں کا دشمن ضیاء الحق حکمران تھا اور افغانستان آزاد تھا اس لئے کہ اس ملک میں روسی درندے افغان مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہے تھے ---- بہرحال غفار خان کے آزاد ملک میں اسے دفن کر دیا گیا --- مگر آج ولی خان کے باچا کے بقول یہ ملک بھی پاکستان کی طرح غلام بن گیا ہے اس لئے کہ ضیاء الحق کے ساتھی آج وہاں فاتحانہ داخل ہوئے ہیں لہٰذا میں نے دیکھا کہ بڑے خان عبدالغفار خان کا مقبرہ غلام بن چکا تھا میں جب وہاں گیا تو وہ سیل بند تھا محافظ موجود تھے اندر کسی کو جانے نہ دیتے تھے ہم نے پوچھا بھئی کیوں نہیں جانے دیتے تو وہ محافظ کہنے لگے اس لئے کہ کوئی بم کا دھماکہ کر کے باچا خان کے مقبرے کو اڑا نہ دے میرے ہم سفر ساتھی ابو شرحبیل نے کہا یہ تو پاکستان کے ایک رسالے کے ایڈیٹر ہیں انہیں تو اندر جانے دیں بہرحال اس کے باوجود بھی بڑی مشکل سے مانے اور ہمارے لئے انہوں نے مقبرے کا قفل کھولا۔ باچا خان نہ سن سکتے تھے نہ میں انہیں سنوا سکتا تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ہمیں باخبر کرتے ہیں۔

وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿٢٢﴾

اور آپ قبروں میں پڑے لوگوں کو نہیں سنا سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وگرنہ دل تو چاہتا تھا کہ باچا خان کو سناؤں کہ خان صاحب! افغانستان تو غلام ہو گیا ہے اب کیا پروگرام ہے یہیں رہنے کا ارادہ ہے یا کہیں اور جانے کا پروگرام ہے

بہرحال باچا خان کو تو ہم کہنے سے رہے ان کے فرزند ارجمند خان ولی خان کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اب باچا خان جیسے آزاد انسان کو غلام ملک افغانستان میں رہنے دینا نہیں چاہیئے کسی آزاد ملک میں منتقل کرنے کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ مگر یہ مشورہ دیتے ہوئے ہمیں یہ خدشہ بھی لگ رہا ہے کہ اگر پاکستان کے ایک اور پڑوسی آزاد ملک بھارت میں خان صاحب کا مقبرہ بنایا گیا تو افغانستان والا عمل تو اب کشمیر میں بھی جاری ہے تو کل کو ہندوستان بھی غلام ہو جائے گا تو پھر باچا خان کو کہاں لے جایا جائے گا۔

بہرحال خان عبدالولی خان آج کل افغانستان کے غلام بننے کے بعد باچاخان کے بارے میں سخت پریشان ہیں اور وہ اس پریشانی کا اظہار افغان مجاہدین کو گالیاں دے کر کر رہے ہیں۔

خان صاحب کو ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مجاہدین کو گالیاں دینے سے پریشانی دور نہ ہو گی بلکہ اس کے لئے اگر کسی دربار کے گدی نشین سے رابطہ کر لیا جائے تو آپ کی پریشانی دور ہو سکتی ہے کوئی خانقاہی پیر یہ مشورہ دے سکتا ہے کہ خان صاحب ایک بیان اس طرح کا دے دیں کہ باچا خان جو کہ آخر عمر میں ولایت کی بلند و بالا منزلوں پر پہنچ گئے تھے انہوں نے ہمیں خواب میں بتلایا ہے کہ میں نے افغانستان کی غلامی کے بعد جلال آباد سے ہجرت کر لی ہے اور میں آزاد ہندوستان کے فلاں شہر کے فلاں مقام پر راتوں رات پہنچ گیا ہوں لہٰذا وہاں میرا مقبرہ تعمیر کر دو ---- ہمارا خیال ہے کہ اس طرح شاید ولی خان بھی پریشانی سے بچ جائیں اور مجاہدین کو بھی کمیونسٹ دور کی ایک تلخ یاد سے نجات مل جائے اور پھر جب کل کو انڈیا بھی غلام بن جائے تو اسی ولایتی طریقے سے خان صاحب اور آگے اور پھر اس سے بھی آگے سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔

شہداء کی یادیں

خان عبدالولی خان صاحب کے بارے میں مجلتہ الدعوہ کے ذریعے مشوروں کی یہ لڑی ذہن میں پرونے اور ان تک پہنچانے کے بعد ہم کابل کی طرف سے آنے والے اور جلال آباد کے پہلو سے ہو کر کنڑ کو چلے جانے والے دریا پر بنے ہوئے "بسود پل" کی طرف چلے گئے جب جلال آباد کا مجاہدین نے محاصرہ کیا تھا اور اس محاصرے کیلئے جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑوں پر مورچے بنائے تھے وہ پہاڑ اب ہمارے سامنے تھے یہ سامنے گھمبیری کے پہاڑ ہیں۔ یہاں کمیونسٹوں کی ایک پوسٹ تھی جس کا نام مجاہدین نے اس لئے عورت پوسٹ رکھا تھا کہ یہاں عورتیں لڑتی تھیں اور یہ ان ملحدوں کی شیطان پوسٹ تھی، اس طرف کو کامہ پل ہے یہ قاوسیہ ہے، اس مورچے کا نام حطین ہے یہ مجاہدین کے رکھے ہوئے نام تھے اور یہی وہ پہاڑ اور مورچے تھے جہاں نذیر ابوبکر شہید ہوا جہاں خالد سیف شہید ہوئے۔ مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی کے صاحبزادے ضیاء الحفیظ شہید ہوئے غرض ان پہاڑوں کو سامنے دیکھتے ہوئے ماضی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے پل سے پار ان پہاڑوں کے دامن میں ایک افغان گھر کے قریب درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے اس گھر کا مالک بوڑھا افغان بھی آ گیا پانی پیا اور پھر جہاد کی باتیں شروع ہو گئیں۔ بوڑھا افغان کہنے لگا میں ہجرت نہیں کر سکا ہم یہیں بیٹھے رہے مجاہدین کے گولے ہمارے اوپر سے گزر کر جلال آباد میں گرتے اور کمیونسٹوں کے گولے بھی ہمارے اوپر سے گزر کر ان پہاڑوں پر گرتے عربوں کے بارے میں وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہنے لگا روسی اور افغانی کمیونسٹ ان سے بہت ڈرتے تھے اور عرب اس قدر دلیر تھے کہ وہ بسا اوقات پہاڑوں سے اتر کر یہاں ہمارے گھر کے قریب آ جاتے میں نے کئی دفعہ انہیں کھانا کھلایا۔

جلال آباد کا محاصرہ اور شیخ جمیل الرحمٰن

میرا ہمسفر ساتھی مجھے جلال آباد کے حوالے سے امارت اسلامی کنڑ کے بانی شیخ جمیل الرحمٰن شہید کے ساتھ ہونے والی ایک نشست کی روداد سنانے لگا کہ جب جلال آباد کے محاصرے کو دو سال کا عرصہ ہونے کو آیا محاصرہ طویل ہو گیا تو ایک روز چند عرب ساتھیوں نے مجھے بھی ساتھ لیا اور باجوڑ ایجنسی پاکستان میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید سے ملاقات کیلئے چلے گئے۔ ہر مجاہد اس طویل محاصرے پر بڑا برہم تھا اور وہ چاہتا تھا کہ شیخ سے بھرپور حملے کی اجازت ملنی چاہیے بہرحال شیخ نے ہر مجاہد کی بات سنی جب سب مجاہد اپنی اپنی بات تفصیل سے سنا چکے تو شیخ نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارا مقصد محض علاقے فتح کرنا نہیں بلکہ جس علاقے کو فتح کیا جاتا ہے ہماری شرعی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ ہم مفتوحہ علاقے میں اللہ کے قانون کا نفاذ کریں وہاں کے لوگوں کے مسائل اور مصائب کا مداوا کریں۔ اگر ہم یہ کام کر سکیں تو ٹھیک ورنہ جو علاقے ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں وہاں ہمیں اپنی شرعی ذمہ داریاں بخوبی نبھانے کے بعد آگے بڑھنا ہو گا اور انہوں نے یاد دلایا کہ دشمن کے محاصرے میں بیٹھے رہنا بھی تو جہاد ہی ہے غرض شیخ کی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصیرت افروز گفتگو سن کر سب مجاہد مطمئن ہو گئے اور آج جلال آباد کی فتح کے بعد شیخ کی یہ بصیرت عملی طور پر سامنے دکھائی دے رہی تھی کہ تمام بڑے شہروں کے طویل محاصروں نے ہی بالآخر کمیونسٹوں کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔

جلال آباد میں شاہی باغ کی سیر کو نکلے تو سامنے غازی امان اللہ کا باغ تھا اسی میں ان کے والد امیر حبیب اللہ خان کی قبر ہے جنہوں نے افغانستان پر ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۹ء تک حکمرانی کی امان اللہ خان جس نے اپنے باپ کے بعد ۱۹۲۷ء تک حکمرانی کی اپنے باپ کے ساتھ دفن ہیں اور ساتھ ہی امان اللہ کی بیوی ملکہ ثریا کی قبر ہے یہاں سے ہو کر ہم جلال آباد کے مرکزی بازار میں رات گزارنے کیلئے مسافر خانے کی تلاش میں تھے کہ ایک مجاہد نے پہچان لیا اور پھر وہ ہمیں ایک گھر میں لے گیا جو کسی کمیونسٹ کی کوٹھی تھی رات ہم نے یہاں گزاری اور صبح سویرے کابل کی طرف چل دیئے۔

سوئے کابل

جلال آباد سے ہماری بس سات بجے روانہ ہوئی تقریباً پانچ چھ کیلومیٹر تک یعنی دریائے کابل پر بنے ہوئے ڈیم تک وادی کھلی اور شاداب ہے گھنے درختوں میں کچھ لوگ بھی دکھائے دیئے مگر اس کے بعد کابل کے ضلعی صدر مقام سروبی تک ہمیں بیسیوں بستیوں میں ایک بستی بھی ایسی دکھائی نہیں دی جس کا کوئی ایک گھر بھی محفوظ ہو جبکہ سڑک کے کئی پل ٹوٹے ہوئے اور اس قدر تباہ حال اور کھڈوں سے خستہ حال کہ کابل تک چھ گھنٹوں میں ہڈی پسلی ایک ہو گئی اور پھر جو روسی بربادی کے نشانات تھے وہ دریائے کابل کے کنارے اس کی موجوں سڑک کے کنارے اور پہاڑوں کے دامن میں اس قدر بے شمار تھے کہ جلال آباد سے کابل تک وہ جہاں مجاہدین کی عظمت اور قربانیوں کی یاد دلاتے ہیں۔ وہاں وہ روسی تباہی کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ٹینک بکتربند گاڑیاں، جیپیں اور بڑے روسی ٹرک اس تعداد میں تباہ و برباد بکھرے پڑے ہیں کہ ان کی تعداد لاکھوں میں اگر شمار کریں تو میرے خیال میں مبالغہ نہ ہو گا بڑی گاڑیوں اور جیپوں کا حال تو یہ ہے جیسے کسی نے کھلونوں کو ہاتھ سے توڑ مروڑ کر اور آگ میں جھلسا کر پھینک دیا ہو یہ سکریپ جو ٹنوں کے حساب سے یہاں پڑا ہے ان میں نہ جانے کتنا اٹھا لیا گیا کتنا دریا کی نذر ہو گیا اور جو دکھائی دیتا ہے اس کا بھی کوئی شمار نہیں ٹینک کہیں اوندھے منہ دریا کے کنارے پڑے ہیں۔ کہیں بکتربند گاڑیاں چرڑ مرڑ ہو کر سپر پاور روس کے چرڑ مرڑ ہونے کی داستان سناتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رُوسی بربادیوں کے نشان دریائے کابل کے کنارے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سروبی شہر آیا تو مجھے مرکز الدعوۃ والارشاد کا مجاہد ساتھی عبدالرؤف شدت سے یاد آیا کہ جو اس شہر کے قریب دریائے کابل کے کنارے شہید ہوا تھا آج کابل کے دروازے مجاہدین پر کھلے ہیں فتح نے ان کے قدم چومے ہیں اور ہم آج کابل کی طرف جا

رہے تھے تو اس میں جہاں دیگر بے شمار شہدا کا خون شامل ہے وہیں عبدالرؤف کا خون بھی شامل ہے جو سڑک سے ہٹ کر دشوار گزار پہاڑ اور وادیاں عبور کر کے کابل پہ حملہ کرنے یہاں تک آیا تھا اللہ اس کی شہادت کو قبول فرمائے کہ وہ شہید ایک نوجوان عالم دین بھی تھا جو شیخ الحدیث عبدالرشید ہزاروی کا فرزند ارجمند تھا۔

پل چرخی جیل

اب ہمارے سامنے پل چرخی جیل تھی یہ کابل سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے افغانستان کی یہ سب سے بڑی اور قیدیوں پر تشدد کیلئے معروف اور انتہائی بدنام جیل ہے مگر اب یہ خالی ہو چکی تھی اس میں کوئی ایک قیدی بھی نہ تھا یہاں مجاہدین بھی تھے اور الذوالفقار کے تخریب کاروں سمیت کمیونسٹ بھی۔ الذوالفقار کے وہ پاکستانی نوجوان تھے کہ جنھیں ضیاء حکومت کے خلاف کاروائیوں کے لئے یہاں لایا گیا اور ٹریننگ دی گئی پھر انھیں پاکستان میں بموں کے دھماکے کرنے کو کہا گیا تو جنھوں نے انکار کیا انھیں اس جیل میں ٹھونس دیا گیا اسی طرح افغانستان میں کمیونسٹوں کی دو پارٹیاں تھیں خلق اور پرچم ان میں سے ایک پارٹی اقتدار میں آتی تو دوسری کے لوگوں کو جیل میں ڈال دیتی۔ اس جیل میں ظلم و ستم کے ایسے ایسے عجیب و غریب طریقے اختیار کئے جاتے تھے کہ جن سے گزرنے کے بعد کئی لوگ مرجاتے اور جو باقی بچتے وہ حواس کھو بیٹھتے تھے اس قید سے جو رہا ہوئے ہیں ہر ایک کی ایک الگ داستان ہے جو خون کے آنسو رلاتی ہے تاہم یہاں صرف ایک عرب قیدی ابو جہاد کی داستان ہم آپ کو سنائے دیتے ہیں۔

پل چرخی کے ایک قیدی کی داستان

ہم جلال آباد میں مصروف جہاد تھے ہمیں خبر ملی کہ دشمن نے ایک بڑی تیاری کے ساتھ عرب بھائیوں کے مورچوں پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے چنانچہ صبح ہوتے ہی ہوائی جہازوں نے ہمارے مورچوں پر شدید بمباری شروع کر دی اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ ٹینکوں کی بہت بڑی تعداد ہماری طرف بڑھ رہی ہے ہم نے اپنا دفاع اور دشمن کو روکنے کا پروگرام بنایا مگر ٹینکوں کی تعداد کہیں زیادہ تھی اور اس حملے کو روکنے کیلئے خط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول پر ہمارے پاس بھاری اسلحہ کم تھا چنانچہ امیر جہاد نے ہمیں جبل قبا کے پیچھے چلے جانے کو کہا چنانچہ ایک گروپ دشمن سے مزاحم ہوتا رہا جبکہ باقی گروپ بحفاظت محفوظ جگہ پر چلے گئے اب آخر میں ہمارا گروپ تھا جسے محفوظ جگہ پہنچنا تھا اوپر سے ہم پر

جہازوں کی بے پناہ بمباری تھی اور سامنے دشمن سر پر چڑھا ہوا تھا اور اسلحہ ہمارے پاس کم تھا میں اب بہت زیادہ تھک بھی چکا تھا چنانچہ میں نے اپنا کچھ اسلحہ اپنے ایک ساتھی کو دے دیا ہمارے پاس صرف ہلکا اسلحہ باقی تھا ٹینک شکن نہ تھا چنانچہ میں بوجھ سے ذرا ہلکا ہو کر واپس پلٹنے لگا تو سو میٹر کے فاصلے پر میرے سامنے ٹینک تھا جو تیزی کے ساتھ میری طرف بڑھ رہا تھا میں دوسری سمت گھوما تو اس جانب بھی ٹینک تھا اب دونوں ٹینک میری طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے اور میرے پاس ٹینکوں کے مقابلے میں اپنے دفاع کیلئے مطلوبہ اسلحہ راکٹ لانچر وغیرہ نہ تھا چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ یہ ٹینک مجھے اپنے نیچے کچل کر پریس کر دے گا اور میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر ایک ٹینک میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اس سے ایک فوجی باہر نکلا اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا تو مجاہد ہے؟ میں نے کہا میں عربی ہوں چنانچہ اس نے دوسرے آدمی کو بھی بلا لیا اور انہوں نے مجھے ٹینک کے اندر داخل کر دیا۔

پھر یہ لوگ پہاڑ کی ایک سرنگ میں مجھے لے گئے جہاں جلال آباد میں موجود فوج کے بڑے بڑے آفیسر تھے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ میں عربی ہوں جسے گرفتار کیا گیا ہے تو وہ سب باری باری مکوں گھونسوں اور ٹانگوں کے ساتھ مجھ پہ پل پڑے اور ایک ان میں سے کانا تھا وہ تو چیختا ہوا میری آنکھوں کی طرف اس طرح آگے بڑھا کہ وہ میری دونوں آنکھیں نکال لے گا چنانچہ وہ مجھ پہ پل پڑا اور میری دونوں آنکھیں نکالنے کی کوشش کرنے لگا مگر قبل اس کے کہ وہ یہ کام کر گزرتا ایک افسر نے آگے بڑھ کر مجھے اس سے چھڑوایا اور پھر انہوں نے مجھے ایک بکتربند گاڑی میں جلال آباد شہر روانہ کر دیا۔

جب ہم جلال آباد میں پہنچے تو ایک افسر نے مجھے گاڑی سے نکالا اور سڑک کے درمیان ایک کرسی پر بٹھا دیا اور پھر بلند آواز سے موجود لوگوں کو آواز دی۔ لوگو! دیکھو! یہ عربی وہابی ہے لوگ جو وہاں موجود تھے اس قدر دوڑ کر میرے گرد جمع ہونے لگے کہ دیکھیں تو سہی یہ عجیب مخلوق کون ہے اور پھر ان میں سے ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق مجھے پیٹنے لگا حتیٰ کہ مجھے اپنی موت نظر آنے لگی مگر قبل اس کے کہ میری روح میرے جسم سے جدا ہوتی انہوں نے مجھے ایک کار میں بٹھایا اور جلال آباد ایئرپورٹ پر لے گئے وہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعے مجھے کابل پہنچا دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاد کے دفتر میں

کابل میں مجھے خاد کے دفتر میں لے جایا گیا وہاں عربی کا ایک مترجم منگوایا گیا اور دس روز تک میری تفتیش کرتے رہے اور پوچھتے رہے کہ کن کے ساتھ تو کام کرتا ہے یہاں کیوں آیا افغانستان میں داخل کیسے ہوا کس ملک کیلئے تو جاسوسی کرتا ہے افغانستان میں عربوں کی تعداد کتنی ہے تمہارا امیر کون ہے وغیرہ وغیرہ میں نے انھیں ان کے سوالات کے جوابات دیئے مگر کوئی ایسی بات نہ بتلائی جس سے جہاد کو نقصان پہنچے پھر وہ افسر جو کہ میری تحقیق و تفتیش کر رہا تھا مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اچھا تو پھر تو مجاہد ہے مگر کہاں ہے جہاد؟ اور پھر جلادوں کو حکم دیا کہ وہ مجھے ماریں پھر کچھ دن یونہی گزرنے کے بعد دوبارہ مجھے حاضر کیا گیا اور کہا کہ تو نے جو کچھ کہا وہ سب جھوٹ تھا اور پھر طرح طرح کی سزائیں اور ایذائیں پہنچانے کے بعد انہوں نے مجھے صحافیوں کے سامنے پیش کرنے کا پروگرام بنایا۔

ایک افسر میرے پاس آیا اور کہنے لگا صحافیوں کے سامنے پیش ہو جاؤ اور انہیں کہو کہ میں جاسوس ہوں اور میں جمہوری افغانستان کی جاسوسی کرنے کے لئے آیا ہوں اور یہ کہ مجاہدین اس وطن اور اس کی سرزمین کا سودا کرنے والے ہیں اور یہ کہ جہاد کو گالی دو اور مجاہدین پر لعنت کرو چنانچہ میں صحافیوں کے سامنے گیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ میں نے کہا۔

اس کے بعد تیسری مرتبہ انہوں نے مجھے طلب کیا اور بعض ایسے جلادوں کے سپرد کیا جو بجلی کے جھٹکے اور دیگر طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے اب ان کے ہاتھوں میں میں لاچار اور بے بس ہو چکا تھا چنانچہ میں نے ان کی ایذاؤں سے بچنے کیلئے کہا کہ مجھے فلاں ملک نے جاسوسی کے لئے بھیجا ہے وغیرہ وغیرہ---- تو اب وہ مجھے ایک بلڈنگ کے چھوٹے سے کمرے میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے مجھے بٹھا دیا اور جج مجھ سے سوالات کرنے لگا تو میں نے ان سب باتوں کا انکار کر دیا جس کا میں نے فوجی افسروں کے سامنے اقرار کیا تھا اور کہا کہ یہ دباؤ اور ظلم کی وجہ سے اعتراف تھا۔ اب وہ سب مذاق کرتے ہوئے میری اس بات پر ہنسنے لگے اور کہنے لگے یہ تو تیری ریہرسل تھی کہ بھلا تو اصل عدالت کے سامنے جا کر کیا کہے گا؟

پھر ایک روز انہوں نے مجھے عدالت کے سامنے پیش کر دیا میں جب کمرے میں داخل ہونے لگا تو وہاں بہت سے لوگوں کا جم غفیر تھا جو ایک وہابی اور عربی کو عدالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے کیلئے آیا تھا۔

عدالت میں پیش ہوا تو مجھ پر یہ الزامات پڑھ کر سنائے گئے یہ ویزے اور پاسپورٹ کے بغیر افغانستان میں داخل ہوا یہ تخریب کار گروہ کا ساتھی ہے بغیر لائسنس کے یہ اسلحہ رکھتا تھا افغانستان کے امن کو غارت کرنے کیلئے یہ بیرونی دشمن ملکوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے علماء سو دکھائی دیئے جو سرکاری اور درباری تھے بڑے بڑے پگڑ انہوں نے باندھ رکھے تھے اور ان کے ساتھ جاسوسی ادارے "خاد" کی نوجوان لڑکیاں بیٹھی تھیں۔

ان الزامات کا میں نے جواب دیا اور پھر قاضی نے مجھ سے پوچھا تم فلسطین میں جہاد کیوں نہیں کرتے؟ میں نے جواب دیا اس لئے کہ افغانستان میں تو جہاد کے مواقع موجود ہیں جبکہ فلسطین میں کہاں؟ اور جب وہاں دروازے کھل جائیں گے تو وہاں بھی کریں گے مگر ہم افغانستان میں کیوں انتظار کریں کہ اسے بھی گنوا بیٹھیں جس طرح کہ تاشقند' بخاری اور سمرقند گنوا بیٹھے۔

پھانسی اور پھر ۲۰ سال قید

اب قاضی نے فیصلہ سنایا کہ جمہوری افغانستان کے قانون کے مطابق ان جرائم کی سزا پھانسی ہے مگر حکومت افغانستان نے انسانی ہمدردی کی بناء پر اس سزا میں تخفیف کر کے بیس سال کی سزا سنائی ہے۔

پل چرخی جیل میں

اب ہمیں پل چرخی جیل میں منتقل کر دیا یہاں عرب تھے پاکستانی بھی تھے افغان مجاہدین اور خلق پرچم کے کمیونسٹ بھی تھے جیل کے داروغوں نے باقی قیدیوں کو ہمارے ساتھ ملنے جلنے سے سختی سے منع کیا اور ڈرایا کہ یہ وہابی ہیں جن سے مل کر آدمی کا مذہب خراب ہو جاتا ہے۔

سختیوں کے ساتھ ساتھ اللہ کا یہ احسان بھی تھا کہ ہمیں بعض لوگ ملنے آتے اور کھانے پینے کی مختلف چیزیں لاتے اور کہتے کہ یہ تمہارے فلاں عرب بھائیوں کی طرف سے ہیں ہم تعجب کرتے کہ یہ لوگ اور یہ چیزیں ہم تک کیسے پہنچ جاتی ہیں اور وہاں سے پہنچ جاتی ہیں جہاں سے ہمارا گمان و خیال تک نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل میں عیسائیت

جیل میں بین الاقوامی سرخ صلیب کے نمائندے بھی آتے جو مختلف چیزیں دے کر عیسائیت کی طرف راغب کرتے ایسا ہی ایک وفد آیا اس نے ہم سے ملاقات کرنا چاہی تو ہم نے اسے مسترد کر دیا پھر زبردستی ہماری ملاقات کروائی گئی انہوں نے ہم سے کہا آپ کو رسائل اور دیگر جو بھی ضرورت ہے وہ بتلایئے ہم نے کہا ہمیں کسی شے کی ضرورت نہیں ہے پھر اسی تنظیم کی ایک عیسائی عورت جو ایران سے تعلق رکھتی تھی وہ آئی وہ اپنے حسن کی شوخیاں دکھلاتی فارسی میں گانے گاتی اور پھر قیدیوں کے ساتھ نازیبا حرکات کرتی۔

پھر انسانی ہمدردی کے نام پر کچھ دوسرے عیسائی صلیبی آئے وہ بڑے دلکش اور خوبصورت بیگ تقسیم کرتے تھے جن میں بنیان افغانی چادریں اور دیگر مختلف چیزیں ہوتیں جن پر صلیب کے نشان بنے ہوتے تھے۔

جیل میں حکومت کی طرف سے نشہ آور چیزیں بھی دی جاتیں اور اس قسم کے ٹیکے بھی لگائے جاتے کہ جن سے قیدیوں کو فحاشی پر ابھارا جائے اور ان کے اخلاق کو تباہ کیا جائے۔

مجھے سزا دینے والا افسر بھی قیدی بن گیا

جنرل شاہنواز تنائی نے جب کابل میں نجیب کے خلاف انقلاب برپا کیا اور وہ ناکام ہو گیا تو اس جیل میں میرے ساتھ وہ جنرل بھی قیدی بن گیا کہ جس نے جلال آباد میں مجھے سڑک پر بٹھا کر تعذیب سے دوچار کیا تھا اب وہ جیل میں ہمارا ساتھی تھا اس کے ساتھ دو ہزار فوجی آفیسر مزید تھے جو اس جیل میں لائے گئے۔

ابو جہاد کہ جو اب اس جیل خانے سے آزاد ہو چکے ہیں انہوں نے اپنی داستان سنانے کے بعد مجاہد ساتھیوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ دنیا بھر میں حق کیلئے جو ہمارے ساتھی جیلوں میں موجود ہیں انہیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

کابل شہر میں

۸ مئی کو ایک بجے ہم کابل میں دریائے کابل کے کنارے پل خشتی کے سامنے جامع مسجد کابل پہنچے خطبہ جمعہ ہو رہا تھا مجاہدین راکٹ لانچروں، کلاشنکوفوں اور دیگر اسلحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمیت مسجد کے اندر اور باہر مسلح تعینات تھے صبغت اللہ مجددی صدر افغانستان کے یہاں پہنچنے کے بعد آج امن کا پہلا دن تھا اور مجاہدین کی فتح کے بعد پہلا خطبہ جمعہ تھا۔ خطبہ قاری محمد نبی صاحب فارسی میں دے رہے تھے صبغت اللہ مجددی' احمد شاہ مسعود

اور دیگر بڑے بڑے لیڈر مسجد میں موجود تھے امام صاحب کمیونزم کی بربادی اور جہاد کی برکات بیان کر رہے تھے اسلامی حکومت کے خدوخال سے لیڈروں کو آگاہ کر رہے تھے اور اپنا خطبہ انہوں نے اللہ کے رسولؐ کے اس فرمان پر ختم کیا۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

کابل میں پل خشتی کی یہ وہی جامع مسجد ہے جس میں جنرل ضیاء الحق نے فتح کے بعد شکرانے کے دو نفل کی منت مانی ہوئی تھی' سچی بات یہ ہے کہ اس روز جنرل ضیاء الحق جنرل اختر عبدالرحمان خاص طور پر شیخ جمیل الرحمان بڑی شدت سے یاد آئے کہ آج سارے افغان لیڈر موجود ہیں مگر ہمارا شیخ دکھائی نہیں دیتا کنڑ بھی جماعۃ الدعوۃ کو اللہ نے واپس دے دیا مگر شیخ واپس نہیں آسکتے ہمیں بھی بہرحال اب ان کے پاس جانا ہے

مسجد میں مجھے حرکتہ المجاہدین کے رسالے "الارشاد" کے ایڈیٹر عبدالحمید صاحب دکھائی دیئے میں ان سے ملا اور کہا کہ آج کابل پہلی بار آیا ہوں اور ابھی آ رہا ہوں ہمارے ٹھہرانے کا بندوبست آپ نے کرنا ہے چنانچہ نماز کے بعد وہ ہمیں اپنی جماعت کے سربراہ فضل الرحمٰن خلیل کے پاس لے گئے اور پھر ہمیں گاڑی پر بٹھا کر شہر کے فائیو سٹار ہوٹل کابل میں لے گئے یہاں وزیر اوقاف مولانا ارسلان خان رحمانی سے انہوں نے ہماری ملاقات کرائی اور پھر احمد شاہ مسعود کی شوریٰ نظار کے وزیر مالیات جناب خالد صاحب سے تعارف کروایا اب ہم کابل ہوٹل میں بیٹھے تھے عبدالحمید صاحب کے ایک مجاہد ساتھی کہنے لگے آپ کے شیخ سمیع اللہ صاحب بھی کابل میں ہیں میں نے کہا۔ یار آپ ہمیں ان تک پہنچائیں انہوں نے تھوڑی دیر بعد شیخ کا سراغ لگا لیا اور ہمیں بتلایا کہ وہ پلازا ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ ساتھی ہمیں پلازا ہوٹل میں چھوڑ آئے شیخ سمیع اللہ صاحب امیر جماعۃ الدعوۃ یہاں سے واپس پشاور جا چکے تھے جبکہ شیخ جمیل الرحمان رحمہ اللہ کے بھتیجے شیخ ولی اللہ صاحب یہاں موجود تھے اب ہم ہفتہ بھر کابل میں رہے تو شیخ ولی اللہ کے ساتھ اسی ہوٹل میں رہے۔

ہم سارا دن کابل میں گھومتے اور شام کو ہوٹل میں اکٹھے ہوتے تو ہم اپنے تاثرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے جبکہ ولی اللہ صاحب جو کہ افغان لیڈروں کے ساتھ اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں میں مصروف رہتے ہمیں تازہ ترین حالات سے آگاہ کرتے۔

کابل کے حالات

کابل میں مجاہدین کی مختلف تنظیموں کے کمانڈر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں میں بھاری اسلحہ سمیت گشت کر رہے تھے کابل کے مختلف علاقوں میں مختلف تنظیموں کا کنٹرول تھا گلم جم ملیشیا بھی تھی جو ہوائی اڈے اور دیگر کئی جگہوں پر موجود تھی مگر مجاہدین کے رعب تلے دبی ہوئی تھی' امان اللہ کا محل جو کہ اب احمد شاہ مسعود کا دفتر تھا اس طرف کو ہم گئے تو کئی اہم جگہوں پر شیعہ تنظیم وحدت اسلامی کا کنٹرول تھا ان کے بارے لوگوں نے بتایا کہ یہ ہزارہ جات کے لوگ ہیں جو کہ چنگیزی نسل سے ہیں کیمونسٹوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے کابل میں موجود تھے چنانچہ کابل میں جب نجیب کے استعفی کے بعد افراتفری کا عالم ہوا تو یہ بھی بعض اہم جگہوں پر کنٹرول کر کے مجاہد بن بیٹھے ہیں ان کی لوٹ مار بھی زبان زدعام تھی شہر سنسان معلوم ہوتا تھا لوگ خوفزدہ تھے کئی لوگ کابل سے باہر جا رہے تھے حکمتیار کے حملے کا دھڑکا تھا ابھی تین روز قبل انہوں نے سامنے والی پہاڑی سے میزائل داغے تھے اور بیسیوں لوگ جان دے بیٹھے تھے' گلم جم ملیشیا کی لوٹ مار بھی زبان زدعام تھی حتیٰ کہ ہم پلازا ہوٹل میں بیٹھے تھے کہ نیچے شور کی آواز آئی جب ساتھی گئے تو پتہ چلا کہ گلم جم نے ایک عورت کا سامان اور عزت لوٹ لی ہے'

ہمارے ساتھیوں نے ہمیں بھی کہا تھا کہ اس وقت کابل میں گھومنا موت کو دعوت دینے والی بات ہے کوئی کسی کو پوچھنے والا نہیں مگر ہم دونوں ساتھی اس کے باوجود دن بھر شہر میں گھومتے اور حالات کا جائزہ لیتے رہتے۔

مہنگائی

افغان کرنسی کا نام افغانی ہے سو افغانی ساڑھے پانچ روپے پاکستانی کے برابر تھے۔ پاکستانی روپے کو افغانستان میں "کلدار" کہا جاتا ہے مالٹا یہاں دس روپے کا تھا اور آم ڈیڑھ ہزار افغانی فی کیلو تھے ہم دونوں ایک وقت کا کھانا کھاتے تو ڈیڑھ ہزار افغانی کے لگ بھگ خرچہ آجاتا ٹیکسی والا بھی تھوڑے سے سفر کیلئے ۸ سو ہزار اور بارہ صد افغانی سے کم بات نہ کرتا تھا جنگ کی وجہ سے لوگ مہنگائی میں پس چکے تھے کئی سفید پوش پڑھے لکھے لوگ اس قدر مجبور تھے کہ ہمیں آکر کہتے ایک وقت کا کھانا ہی کھلا دیں۔ بازار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں نایاب تھیں اور جو موجود تھیں وہ آسمان سے باتیں کرتی تھیں۔

ایک دلچسپ تاریخی جائزہ

بچہ سقہ کون تھا؟

ایک روز ہم اپنے ہوٹل سے ایک طرف ایک باغ میں نکل گئے اس باغ میں امیر عبدالرحمان کی قبر ہے افغانستان کا یہ وہ بادشاہ ہے جو اپنے آپ کو امیر کہلواتا تھا اس نے علامہ اقبال' سید سلیمان ندوی اور سر راس مسعود کو افغانستان آنے کی دعوت بھی دی تھی۔

چنانچہ ان تینوں کا سفرنامہ "سیر افغانستان" کے نام سے ہماری لائبریریوں میں موجود ہے امان اللہ خان اسی امیر عبدالرحمٰن کا پوتا تھا جو امیر حبیب اللہ کے بعد افغانستان کا بادشاہ بنا تھا امان اللہ خان کے دور میں انگریزوں نے افغانستان میں قدم جمانے کی کوشش کی تو افغانی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس وقت کی سپر پاور برطانیہ کو افغانستان سے نکال باہر کیا انگریزوں پر فتح کے حوالے سے کابل میں مینار استقلال موجود ہے اور اسی حوالے سے امان اللہ خان کو غازی کہا جاتا ہے۔

ہوا یہ کہ تلوار کے ساتھ انگریز کو شکست سے دوچار کرنے والا امان اللہ خان انگریز کی تہذیبی یلغار کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور اس نے افغانستان کو ترقی یافتہ بنانے کیلئے افغانستان کو انگریزی تہذیب میں رنگنے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ اس نے سرکاری اہلکاروں کو تعلیم و تربیت کیلئے یورپ بھیجا اور پھر خود بھی اپنی ملکہ ثریا خانم کے ہمراہ یورپ کے دورے پر جا نکلا وہاں ملکہ نے پردہ نہ کیا اور افغان قوم اس پر بھڑک گئی کہ یہ ہماری غیرت کا سوال ہے کہ افغانوں کے بادشاہ کی ملکہ عیسائی انگریزوں میں بے پردہ گھومے چنانچہ امان اللہ خان اور آگے بڑھا اور اس نے تمام عورتوں کو بے پردگی کا حکم دے دیا افغانی برقع کہ جس میں منہ چھپا ہوتا ہے اسے ممنوع قرار دیا اور ایران کا بکتی برقع کہ جس میں چہرہ کھلا رہتا ہے اسے رائج کرنے کا اعلان کیا۔ مزید برآں اس نے ترکی کے کمال اتاترک کے نقش قدم پر چلتے ہوئے "یک زوجگی" یعنی ایک بیوی ہی کے رکھنے پر یہ حکم دیا کہ جن سرکاری ملازمین نے ایک سے زائد عورتوں سے شادی کر رکھی ہے وہ یا تو زائد بیویوں کو طلاق دے دیں یا ملازمت چھوڑ دیں اسی طرح اس نے قومی پرچم سے کلمہ طیبہ کو بھی نکال دینے کا حکم دیا۔

ادھر بچہ سقہ جو کہ شمالی علاقے کا ایک نوجوان اور فوج میں سپاہی تھا وہ ڈاکو بن کر اپنا بہت بڑا گروہ اور فوج بنا چکا تھا لوگ ڈاکوؤں سے تنگ تھے اور دوسرا یہ کہ بادشاہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے یہ مشہور ہو گیا کہ وہ ملحد' بے دین اور مرتد ہو گیا ہے چنانچہ بے چینی افراتفری اور ہر سو بغاوت کی کیفیت پیدا ہو گئی اس سے فائدہ اٹھا کر بچہ سقہ نے کابل کے قریب قلعہ مراد پر قبضہ کر لیا تو اب امان اللہ خان اپنے بھائی سردار عنایت اللہ کو بادشاہ بنا کر خود قندھار بھاگ گیا اب بچہ سقہ یہاں ٹھہرنے والا کب تھا اس نے آگے بڑھ کر کابل پر قبضہ کر لیا اور اس کے اعلانچی کابل میں یہ اعلان کرتے تھے بچہ سقہ دین کی خدمت کے لئے آیا ہے وہ دین کی حمایت میں کافر بادشاہ سے لڑتا رہا ہے اس لئے کسی کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں اس نے ظالم کافر سے نجات دلائی ہے لہٰذا اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

قارئین کرام! اس باغ میں سردار عنایت اللہ کی قبر موجود تھی جس کے کتبے پر بچہ سقہ کے بارے لکھا گیا تھا کہ اس ظالم نے سردار عنایت اللہ کا حق بادشاہت غصب کیا۔ بچہ سقہ ڈاکو تھا مگر کابل کے تخت سے اس نے بہرحال ایسے شخص کو بھگایا جو بے دین ہو چکا تھا جس نے انگریز سے جہاد کیا تو عزت پائی مغربی تہذیب اپنائی تو ذلت پائی اور بچہ سقہ نے تخت کابل پر براجمان ہو کر جو اعلان کیا وہ کس قدر ایک مسلمان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والا ہے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) امان اللہ خاں کے تمام احکامات منسوخ کئے جاتے ہیں۔

(۲) حکومت کی آئندہ اساس شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو گی۔

(۳) مکاتب میں تعلیم نسواں بند کی جاتی ہے۔

(۴) بکتی (ایرانی) برقع سختی سے ممنوع کیا جاتا ہے کوئی عورت؟ دلاق' (افغان) برقعہ کے بغیر گھر سے باہر نہیں آئے گی۔

(۵) تمام مردوں کو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ۴ عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے۔

(۶) جن لوگوں نے امان اللہ خاں کے دور میں اپنی ایک سے زائد بیویوں کو چھوڑ دیا تھا انہیں اپنی مطلقہ کو پھر حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

(۷) مالیہ اس سال معاف ہے۔

(۸) جبری فوجی خدمت موقوف کی جاتی ہے۔

(۹) بادشاہ' کا جو لقب امان اللہ خاں نے اختیار کیا وہ اسلام کے منافی ہے اس لئے افغانستان کا حکمران اپنے نام کے ساتھ ؟امیر' اور ؟ خادم دین' کا لقب رکھے گا۔

(۱۰) جھنڈا بدستور کلمہ طیبہ والا ہو گا۔ تعطیل جمعہ کو ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدارتی محل کے حوالے سے موجودہ یادیں

ایک روز بطور خاص ہم صدارتی محل میں گئے کچھ دیر تک وہاں گھومتے رہے یہ وہی صدارتی محل ہے کہ جہاں ظاہر شاہ کا باپ نادر شاہ شاہی کیا کرتا تھا نادر شاہ ایک جلاوطن سپہ سالار تھا جس نے بچہ سقہ کی نوماہی حکومت کا تختہ الٹا اسے قتل کیا افغانستان کا بادشاہ بنا اس کے بعد اس کا بیٹا ظاہر شاہ بادشاہ بنا جو روسیوں کا یار انڈیا کا ساتھی اور پاکستان کا دشمن تھا یہ ۱۷جولائی ۱۹۷۳ء کا دن تھا جب روس کی شہ پر ظاہر شاہ کے بہنوئی سردار داؤد نے اس کا تختہ الٹ دیا اور وہ روم میں ہی بیٹھا رہ گیا۔

روس اب داؤد سے بھی بڑھ کر روس نواز حکمران چاہتا تھا چنانچہ اسی صدارتی محل میں ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء کو روس نے افغانستان کی کمیونسٹ پارٹی کے ذریعہ انقلاب برپا کیا داؤد کو اہل خانہ سمیت قتل کر دیا گیا عبدالقادر ڈگروال انقلابی تھا داؤد کی لاش کو اس محل کے سامنے سڑک پر پھینک دیا گیا راہگیروں کو حکم دیا جاتا تھا کہ جو بھی یہاں سے گزرے داؤد کے منہ پر تھوکے اور عبدالقادر کی تصویر کے گلے میں ہار ڈالے' اب ترہ کئی حکمران بن چکا تھا پھر وہ قتل ہوا حفیظ اللہ امین آیا پھر وہ بھی قتل ہوا اور ببرک کارمل صدر بنا اسے معزول کیا گیا تو نجیب صدر بنا وہ چند دن تک اسی محل میں تھا اب وہ اقوام متحدہ کے دفتر میں قید تھا اور یہاں مجاہدین کا بسیرا تھا۔

رہے نام اللہ کا۔ جہاد زندہ باد۔ مجاہدین زندہ باد کے نعرے اب اس شہر میں گونج رہے تھے روزانہ شام ہوتے ہی خوشی میں مجاہدین کلاشنکوفیں اور ہلکا اسلحہ خوشی میں چلا کر فضا میں تھرتھراہٹ پیدا کرتے ہیں رنگین گولیاں لکیریں بناتی ہوئی عجیب منظر پیش کرتی ہیں۔۔۔ یہ افغانستان کے سب شہروں کا اب معمول بن چکا ہے۔

بریگیڈیئر عبداللہ سے ملاقات

صوبہ کنڑ چونکہ جماعۃ الدعوۃ کے کنٹرول میں ہے اس لئے کنڑ سے تعلق رکھنے والے وہ سول اور فوجی آفیسرز اور دوسرے لوگ جو کابل میں کمیونسٹ حکومت میں فرائض سرانجام دیتے تھے وہ مجاہدین کی حکومت قائم ہونے کے بعد جماعۃ الدعوۃ کے راہنماؤں کے پاس آکر معافی کے خواستگار ہوتے تھے اسی طرح اپنے اپنے علاقوں سے متعلق لوگ وہاں کے کمانڈروں اور جماعتوں کے راہنماؤں سے مل کر وفاداری کا اظہار کر رہے تھے

شیخ ولی اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ حکومت عام معافی کا اعلان کر چکی ہے اور اب یہ لوگ آپ کے پاس نادم ہو کر آ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں آپ بھی انہیں معاف کر دیں شیخ نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے۔
چنانچہ ایک روز بریگیڈیئر نے جب یہ دیکھا کہ ہم پاکستانی ہیں تو اس نے سوال کیا۔ کیا آپ بھی ہمارے ساتھ لڑتے رہے ہیں میرے مجاہد ساتھی نے اثبات میں جواب دیا تو بریگیڈیئر سبب پوچھنے لگا ہم نے کہا آپ لوگوں نے کمیونسٹوں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں پر ظلم کیا تھا لہٰذا ہم کیوں نہ لڑتے تب وہ حیرانگی سے کہنے لگا کہ پاکستان سے یہاں آکر آپ کو ہوائی جہازوں کی بے پناہ بمباری اور دیگر مہلک ہتھیاروں سے ڈر نہ لگتا تھا میرے ساتھی نے کہا۔ بریگیڈیئر! ہم اللہ کے فضل سے سخت گولہ باری میں زیادہ خوش ہوتے تھے کہ اس سے شہادت حاصل ہوگی جو مومن و مجاہد کا مطلوب ہے جبکہ آپ تو ڈرتے تھے اور کیوں نہ ڈرتے کہ آپ کے دل ایمان سے خالی اور لادینیت سے معمور تھے اب میرے مجاہد ساتھی نے سوال کیا کہ کیا جب روسی آپ کے ملک میں مسلمان بھائیوں پر آپ کے ہموطنوں پر ظلم کرتے تھے قتل عام کرتے تھے تو آپ پر اس کا کچھ بھی احساس نہ ہوتا تھا اس نے نہیں میں جواب دیا تو مجاہد ساتھی نے کہا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کا ضمیر بے غیرت ہو گیا تھا اس پر بریگیڈیئر کہنے لگا۔ ہاں آپ کی بات ٹھیک ہے۔

کابل کے جج کی باتیں

مولانا عصمت اللہ کنڑ میں درۂ مزار نور گل کے رہنے والے ہیں کابل میں ان کا خالو غلام نبی رہتا ہے وہ انہیں بتلا رہا تھا کہ جب داؤد برسر اقتدار آیا تو مجھے معزول کر کے تین ماہ تک جیل میں بند رکھا گیا ہر وقت آنکھوں پر پٹی بندھی رہتی جو صرف بیت الخلاء میں جانے اور کھانا کھانے کے وقت کھولی جاتی پھر مجھے گھر میں نظربند کر دیا گیا نجیب کے دور میں سپریم کورٹ کہ جسے ''سترہ محکمہ'' کہا جاتا ہے اس کے جج کیلئے پیشکش ہوئی اٹارنی جنرل کی آفر ہوئی مگر قبول نہ کی جج صاحب جو کہ جامعہ الازھر مصر کے فارغ ہیں بتلاتے ہیں کہ کمیونسٹ جب اقتدار میں آئے تو شیعہ سنی اہلحدیث سب ان کے ہاں گردن زدنی تھے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ مجاہد زور پکڑتے جا رہے ہیں تو پھر انہوں نے حکمتیار کو امریکہ نواز قرار دیا۔ شیخ جمیل الرحمان اور عبدالرب رسول سیاف کو وہابی قرار دیا اور ریڈیو ٹیلی ویژن پر یہ پراپیگنڈہ کرتے تھے کہ یہ جنگ وہابیوں اور افغان عوام کے درمیان ہے اور یہ جو اپنے آپ کو مجاہد کہلواتے ہیں یہ عربوں سے پیسے لے کر ان کے غلام بن گئے ہیں اور اپنی ملت کے خلاف لڑتے ہیں مگر یہ عرب وہابی ہم پر حکومت نہیں کر سکتے نہ ہم انہیں کرنے دیں گے اور پھر ڈراتے ہوئے کہتے کہ اگر یہ وہابی یہاں آگئے تو تمہیں بھی نہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑیں گے اور سب افغانوں کو مشرک اور بدعتی قرار دے کر قتل کر دیں گے پھر دہابیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے یہ کہتے کہ یہ اپنی تیسری پانچویں اور ساتویں سگی بہن سے نکاح جائز سمجھتے ہیں اور ان کے ہاں سوتیلی ماں سے بھی شادی جائز ہے تو اس طرح سے وہ نفرت پیدا کرتے تھے۔

غزنی کی جانب

سلطان محمود غزنوی جو مجاہدین کی آئیڈیل شخصیت ہے اس کے شہر غزنی کو دیکھنے کا بڑا اشتیاق تھا چنانچہ ہم دس مئی کو صبح چھ بجے کابل سے روانہ ہوئے اور پچھلے پہر چار بجے غزنی پہنچے وہ سفر جو روسیوں کے آنے سے پہلے دو گھنٹے کا ہوا کرتا تھا اب وہ سفر دس گھنٹے کا ہو چکا تھا۔ روسی ٹینکوں نے سڑک کو اس قدر برباد کیا ہے کہ ہماری ہڈی پسلی اس سفر نے ایک کر دی جبکہ عورتوں اور بچوں کا بس میں اس قدر برا حال تھا کہ جو ناقابل بیان ہے' راستے میں ایک جگہ بس پنکچر ہو گئی تو افغانی لوگ پہاڑی چارا جو کہ بڑے بڑے پتوں والی سبز بوٹی تھی اسے جڑ سے اکھاڑ کر کھانے لگے ہمیں بھی انہوں نے دعوت دی یہ قدرے کڑوے سے پتے تھے جنہیں ہم چکھ کر رک گئے وہ اس سے اپنی بھوک مٹا رہے تھے

اسی طرح افغانستان میں ایک اور انتہائی کھٹی اور بد مزہ سی خود رو سبزی ہے جسے افغان پکا کر اور کچا بھی بہت کھاتے ہیں --- اب بتلایئے ایسی قوم جو پہاڑوں کی بوٹیاں' پتے اور چشموں کے پانی پر گزارہ کر سکتی ہو ہتھیار اسکا زیور ہوں پہاڑ ان کے مسکن اور ڈھالیں ہوں غیرت و حمیت ان کی گھٹی میں ہو بھلا وہ کسی کی غلام بن سکتی ہے ---- اور جہاد کی کٹھن زندگی میں یہی چیزیں درکار ہوتی ہیں صحابہ کرام کے جہادی واقعات ملاحظہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے دنیا کو کیسے فتح کیا تھا ایک صحابی بتلاتے ہیں کہ جہاد کے سفروں میں بسا اوقات درختوں کے پتوں پر ہمیں اس قدر گزارہ کرنا پڑتا کہ قضائے حاجت ہماری یوں ہوتی جیسے بکری مینگنیاں کرتی ہے

فاتح سومنات کے غزنین میں

علامہ یاقوت الحموی اپنی کتاب "معجم البلدان" میں لکھتے ہیں غزنی ان شہروں میں شمار ہوتا ہے کہ جس میں علماء کا کوئی شمار نہیں اور اس کے باسی دین دار' اہل شریعت اور سلف صالحین کے طریقے کو لازم پکڑنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غزنی شہر میں سلطان محمود غزنوی کی مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان محمود جو ہزار سال قبل ۳۵۷ھ میں پیدا ہوا اس کی پیدائش پر اس کے باپ شاہ غزنی سبکتگین نے سودرہ میں ہندوؤں کا ایک بڑا بت خانہ مسمار کر کے اللہ کا شکر ادا کیا۔

عراق' ایران' سمرقند و بخارا اور افغانستان کے شمال علاقوں بلخ اور نیچے کابل تک تو اسلام کے پھریرے لہرا ہی رہے تھے جب کہ محمد بن قاسم شیراز سے اٹھ کر سندھ کو ملتان تک اسلام کے نور سے منور کر چکا تھا اب باقی تو ہندوستان ہی رہ گیا تھا جو کفر اور بت پرستی کا گڑھ تھا چنانچہ سلطان محمود غزنوی کو اپنے باپ کی طرف سے بت توڑنے کی جو گھٹی ملی تھی سلطان بھی اسی راستے پر چلے بلخ' نیشاپور اور سمرقند و بخارا اور باقی ترکستان سے مسلمان جہاد کی نیت سے غزنی کا رخ کرتے اور سلطان انہیں لے کر ہندوستان میں جہاد کرتا۔

فاتح سومنات کے شہر میں ہم جب پہنچے تو ہوٹل میں کمرہ لیا سامان رکھا کھانا کھایا اور پھر ہم شہر دیکھنے کو نکل کھڑے ہوئے دریا پار کر کے ہم شہر کی بڑی مسجد میں گئے تو وہاں مجاہدین کے ایک لیڈر مولوی عبدالجبار سے ملاقات ہو گئی اردو بڑی اچھی طرح بولتے تھے ہمیں غزنی میں دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہنے لگے انقلاب کے دن ہیں اسلحہ کے بغیر آپ کا یوں گھومنا بڑا خطرناک ہے پھر انہوں نے اپنے ہاں رات گزارنے کی پیش کش کی مگر ہم نے ان کا شکریہ ادا کر کے معذرت کی اور کہا کہ اللہ وارث ہے کوئی بات نہیں ہمیں بہرحال افغانستان گھومنا ہے۔

غزنی میں ہم لوگوں سے پوچھتے رہے کہ سلطان کا کوئی محل ہو تو اسے دیکھیں اور کوئی تاریخی عمارتیں ہوں تو انہیں جا کر دیکھیں مگر غزنی جو کہ آج ہمارے کسی چھوٹے سے قصبے جتنا شہر تھا اور صوبہ غزنی کا دارالحکومت تھا اس میں ہمیں ایسی کوئی شے دکھائی نہ دی ایک پہاڑی ٹیلے پر اس کے باپ سبکتگین کا مزار تھا اور اس سے نیچے ایک مینار تھا ڈیڑھ دو کلومیٹر کے فاصلے پر پھر ایک مینار تھا یہ مینار بھی کوئی یادگاری یا زیبائشی نہ تھے بلکہ یہ فوجی اور جہادی مینار تھے کہ جب سلطان جہاد کے لئے ہندوستان کا رخ کرتا تو اسی راستے سے سلطان روانہ ہوتا تھا ان میناروں سے نقارے بجتے کہ سلطان جہاد کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور جب واپس آتا تو پھر بھی نقارے بجتے کہ سلطان ہندوستان میں جہاد کر کے وہاں اسلام کی شمع روشن کر کے اور کفر کا سر توڑ کر غزنی واپس آگیا ہے۔

ہم سوچ رہے تھے کہ بادشاہ تو یادگاریں بناتے ہیں بڑے بڑے محلات بناتے ہیں باغات بناتے ہیں شیخوپورہ کے قریب جہانگیر بادشاہ کا ہرن مرگیا تو اس نے وہاں مینار بنا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بیٹے شاہ جہان کی بیوی ممتاز محل مرگئی تو اس نے اس کی محبت کی یاد میں تاج محل بنا دیا اور وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ٹھہرا وہ تو خیر بادشاہ تھے آج کل کے صدر اور وزیر اعظم کیا کم ہیں' ایوب نے مینار پاکستان بنا کر کروڑوں ضائع کر دیئے تو بھٹو نے لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا مینار بنا کر بے پناہ پیسہ برباد کر دیا اور اب نواز شریف نے باب پاکستان بنا کر غریبوں کے مال کا بیڑہ غرق کر دیا۔ قوم عاد کہ جس پر عذاب بھیج کر اللہ نے اس کا ستیاناس کر دیا اس کی عادتیں بھی ایسی ہی تھیں حضرت ہود علیہ السلام انہیں متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ

ءَايَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾

کیا تم ہر اونچی جگہ پر ایک فضول یادگار بنا دیتے ہو اور ایسی عمارتیں بناتے ہو گویا تمہیں یہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

غرض سلطان نے ایسی کوئی عمارت نہ بنائی تھی اسے تو ایک ہی شوق تھا کہ جہاد کرتا رہے اور اسلام پھیلاتا رہے ایک مہم پر جو مال غنیمت حاصل ہوتا اسے رعایا کی بہبود پر خرچ کرتا اور اگلے جہادی لشکر کی تیاری شروع کر دیتا سلطان کے بنائے ہوئے مینار آج بھی افغانیوں اور پاکستانیوں کے لئے مشعل راہ ہیں کہ افغانستان میں جہادی کامیابی کے بعد اب اپنا رخ اس طرف کر لو جس طرف تمہارے سلطان نے رخ کیا تھا کہ ہندو کے مظالم سے مظلوم مسلمانوں کے تحفظ کا یہی راستہ ہے سلطان نے ہندوستان پر اس وقت سترہ حملے کئے جب وہاں مسلمان نہ تھے سب ہندو تھے مگر سلطان نے کفر کا زور توڑا اسلام کی اشاعت کی اور آنے والے وقت میں مسلمانوں کے اقتدار کی راہ ہموار کی اور ایک ہزار سال تک مسلمان حکومت کرتے رہے۔ مگر آج جب کہ پاکستان سے دو گنے مسلمان وہاں موجود ہیں کس قدر ضروری ہے کہ انڈیا کے خلاف سلطانی اقدام کی یاد تازہ کی جائے سلطان غزنی سے یہاں آتا تھا ہم تو ہندو کے ہمسائے ہیں اس کے درمیان اور اس کے اندر بیٹھے ہیں لہٰذا ہماری ذمہ داری تو اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان کے بت شکن جہاد پر اک نظر

سلطان نے نگر کوٹ پر حملہ کیا اور یہاں کے ایک بہت بڑے مندر سے ساتھ لاکھ اشرفیاں سات سو من سونا چاندی کے اوزار دو سو من خالص سونا دو ہزار من خالص چاندی اور بیس من کے انواع و اقسام کے جواہرات لے کر غزنی لوٹا۔

۴۰۲ھ میں سلطان جہاد کے لئے اٹھا اور تھانیسر کا رخ کیا سب راجوں نے مل کر مقابلہ کیا مگر منہ کی کھائی اور سلطان نے یہاں کے سب بتوں کو توڑنے کے بعد "جگ سوم" کو توڑنے کا فیصلہ کیا راجوں مہاراجوں نے بڑی منتیں کہیں کہ سلطان اس کو نہ توڑے اور جتنا مال چاہتا ہے لے لے سلطان نے جواب دیا جب دنیا سے بت پرستی کے رواج کو ختم کر دینا ہی ہمارا مقصد ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ تھانیسر جیسے بت پرستی کے مرکز کو نظر انداز کر دیا جائے اور اس کو فتح کرنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔

چنانچہ سلطان نے اس بت "جنگ سوم" کو ایک راہ پر ڈال دیا تاکہ گزرنے والے اسے پاؤں کے نیچے پامال کریں اور اس کی بے بسی کو ملاحظہ کر کے اپنے خالق کی طرف رجوع کریں۔

۴۰۹ء میں سلطان کشمیر پہنچا تو کشمیر کا راجہ سلطان کی قوت دیکھ کر اطاعت بجا لایا اور تحفے تحائف نذر کئے چونکہ سلطان کا ارادہ قنوج فتح کرنے کا تھا لہٰذا کشمیر کا راجہ بھی سلطان کے ساتھ ہو لیا سلطان نے قنوج فتح کیا اور اس کا راجہ جس کا نام کورا تھا سلطان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر سلطان نے متھرا کو فتح کرنے کا پروگرام بنایا یہ شہر ہندوؤں کے نزدیک خدا کا اوتار کرشن کی جنم بھومی تھا اس شہر کو فتح کرنے کے بعد سلطان نے غزنی میں جو خط لکھا وہ ملاحظہ کیجئے۔

اس شہر میں ایک ہزار بلند ترین محل ہیں جن میں سے زیادہ تر سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں اور مندر تو اتنی تعداد میں ہیں کہ میں انہیں توڑتے توڑتے تھک گیا ہوں لیکن ان کا شمار نہیں کر سکا اگر کوئی اس قسم کی عمارت بنانا چاہے تو ممکن ہے کہ ایک لاکھ اشرفیاں خرچ کرنے کے بعد دو سو سال کے عرصے میں بہت ہی مشتاق اور ماہر معماروں کے ہاتھوں اس کام کو انجام دیا جا سکے۔ (تاریخ فرشتہ)

بے شمار مال غنیمت کے علاوہ یہاں سے پانچ سونے کے بت بھی ہاتھ آئے جن کی آنکھوں میں یاقوت جڑے ہوئے تھے ان پنج تنی طلائی بتوں کے علاوہ چاندی کے سو بت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تھے کہ انہیں ڈھال کر سو اونٹوں پر لادا گیا۔

سلطان سومنات میں

سلطان کو لوگوں نے بتلایا کہ اب ہندوستان میں سب سے بڑا بت رہ گیا ہے جس کا نام سومنات ہے ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسان کی روح اس کے بدن سے جدا ہو کر اس بت کے سامنے حاضر ہوتی ہے اور پھر عقیدہ تناسخ کے مطابق سومنات اسے نیا جسم عطا کرتا ہے اور یہ کہ سومنات سارے ہندوستان کے بتوں کا بادشاہ ہے اور باقی سب بت جو محمود نے توڑے وہ تو اس کے دربان اور چپڑاسی تھے سومنات اپنے چپڑاسیوں سے ناراض تھا اس لئے محمود نے ان کو توڑ دیا سومنات کی طرف رخ کرے گا تو برباد ہو جائے۔

سلطان نے یہ سنا تو ۴۱۵ھ میں سومنات کا رخ کر لیا رمضان کے مہینے میں جب سلطان کا لشکر سومنات کے قریب پہنچا تو اہل سومنات قلع کی دیوار پر کھڑے ہو کر چیخ چیخ کر یہ کہہ رہے تھے تم خود نہیں آئے ہمارا معبود سومنات تم کو یہاں کھینچ کر لایا ہے تاکہ تم سب کو ایک ہی بار تباہ کر دے اور اپنے غلام بتوں کا تم سے بدلہ لے یہ کہنے کے باوجود ہندوؤں کا لشکر سلطان کے لشکر سے خوب لڑا حتیٰ کہ سارا لشکر برباد ہو گیا۔

یہ مندر اس قدر بڑا تھا کہ ہندوستان کے سب راجے اس کے لئے جاگیریں وقف کیا کرتے تھے یہاں ہر وقت دو ہزار برہمن پوجا پاٹ کے لئے حاضر رہتے ان پجاریوں نے مندر کے ایک کونے سے دوسرے تک سونے کی ایک زنجیر باندھ رکھی تھی جس کا وزن دو سو من تھا اس میں چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں پوجا کے وقت اس کو ہلایا جاتا اور لوگ پوجا شروع کر دیتے یہاں پانچ سو گانے بجانے والی خوبصورت عورتیں اور تین سو قوال ملازم تھے ہندوستان کے بیشتر راجے اپنی بیٹیوں کو سومنات کی خدمت کے لئے یہاں بھیجتے وہ ساری عمر کنواری رہتیں اور مندر کی خدمت کرتیں انہیں دیوداسیاں کہا جاتا تھا ----- یہ ساری چیزیں اور کنیزیں تو سلطان کے ہاتھ میں مال غنیمت تھا ہی جب کہ سونا چاندی اور جواہرات اس قدر تھے کہ تاریخ فرشتہ کے مطابق اس کا دسواں حصہ بھی آج تک کسی سلطان کے خزانے میں جمع نہ ہوا ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان نے جب سومنات کو توڑا

جب سلطان مندر کے اس ہال میں داخل ہوا جہاں سومنات بت تھا تو وہ اتنا بڑا تھا کہ اس کی چھت ۵۶ ستونوں پر قائم تھی وہاں مصنوعی یا سورج کی روشنی کا کوئی بندوبست نہ تھا وہاں جو روشنی تھی وہ اعلیٰ درجے کے جواہرات کی شعاعیں تھیں جو اس ہال کی قندیلوں میں جڑے ہوئے تھے یہاں سونے چاندی کے چھوٹے چھوٹے بتوں کو روندنے کے بعد سلطان سومنات کے بڑے اور بادشاہ بت کے سامنے جا کھڑا ہوا یہ پانچ گز یعنی ۱۵ فٹ لمبا تھا چھ فٹ زمین میں گڑا ہوا تھا اور نو فٹ زمین پر بلند تھا۔

اس دوران شہر کے معزز ہندوؤں نے سلطان تک یہ عرضداشت پیش کی کہ آپ کو جس قدر زر و جواہر چاہیں ہم حضور کے قدموں میں نچھاور کئے دیتے ہیں مگر سومنات کو کچھ نہ کہئے سلطان کے بعض امراء نے بھی مشورہ دیا کہ سنگ مرمر کے اس بت کو توڑنے کا کیا فائدہ ہم مال لے لیں مسلمانوں کے کام آئے گا ـــــ سلطان نے یہ سن کر کہا۔
اگر میں نے تمہاری بات مان لی تو دنیا مجھے بت فروش کہے گی جب کہ مجھے تو یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں مجھے محمود بت شکن پکارا جائے۔
یہ کہتے ہی سلطان کی توحیدی غیرت جوش میں آئی اور سلطان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گرز سومنات کے دے مارا اس کا منہ ٹوٹ کر پرے جا گرا پھر سلطان کے حکم پر اس کے دو ٹکڑے کئے گئے تو اس کے پیٹ سے اس قدر اور بیش قیمت ہیرے جواہرات اور موتی نکلے کہ جو ہندو معززین اور راجوں کی پیش کردہ رقم سے سو گناہ زیادہ تھے۔

سلطان محمود کی قبر پر

اب ہم غزنی کے قبرستان کی طرف چل دیئے یہاں ان ساڑھے چار سو مجاہدین کی قبریں ہیں جنھیں روسیوں کے خلاف مزاحمت کرنے پر ایک ساتھ موت کی نیند سلا دیا گیا تھا اس سے چند سیڑھیاں اوپر چڑھیں تو چھوٹے سے باغیچے میں اس مرد مجاہد کی قبر ہے کہ جس کے دور میں علامہ یاقوت الحموی کی شہادت کے بعد ابن حزم اپنی کتاب فتوح الاسلام میں لکھتے ہیں' سلطان چونکہ اہل حدیث تھے اسی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کی اکثریت اہل حدیث تھی۔ اسی طرح صاحب "حقیقتہ الفقہ" نے مصر کی چھپی ہوئی کتاب "حیاۃ الحیوان الکبریٰ" کے حوالے سے سلطان کے دربار کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سلطان کے دربار میں فقہ حنفی کے مطابق بغیر رفع یدین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی جلدی نماز پڑھی گئی اور پھر حدیث کے مطابق رفع یدین کے ساتھ مکمل سکون اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کی گئی تو سلطان نے اس کے بعد رفع یدین کے ساتھ سنت کے مطابق نماز پڑھنا شروع کر دی۔

قارئین محترم ------- یہ تھا وہ مجاہد اور بت شکن موحد حقیقت سامنے آنے پر فوراً سنت کا دامن تھامنے والا رسول عربیؐ کا محب شرک و بت پرستی کا شمشیر جہاد سے قلع قمع کرنے والا کہ جس کے نام سے آج بھی ہندو کانپ اٹھتا ہے ہم اس کے مرقد پہ کھڑے تھے ہاتھ بے اختیار اس کی مغفرت کے لئے اٹھ گئے تھے۔

کشمیر کی یاد

میرے مجاہد ساتھی کو کشمیری یاد آ گئے ظالم ہندو یاد آ گئے وہ کہنے لگے میں مظفر آباد میں تھا مقبوضہ کشمیر سے ایک قافلہ آیا اس قافلے کے ایک مجاہد نے مجھے بتلایا ہم چند ساتھی دہلی کی ایک گلی سے گزر رہے تھے ایک گھر کے دروازے پہ کھڑی بڑھیا نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں بلایا وہ ہمارے چہرے مہرے سے پہچان گئی تھی کہ ہم مسلمان ہیں اور جب ہم نے بتلایا کہ ہم کشمیری ہیں اور مجاہد بھی ہیں تو وہ رو کر کہنے لگی' بیٹو! ۱۹۴۷ء میں میں ہندوؤں کے ہاتھ آ گئی میں مسلمانوں کی بیٹی اب تک اس بطن سے سات ہندو پیدا کر کے اب بوڑھی ہو گئی ہوں بیٹا! بدلہ لے کر رہنا' جہاد سے پیچھے نہ ہٹنا۔

قارئین کرام! ایک غزنی نہیں بلکہ افغانستان میں ہم جہاں بھی گئے جس کو معلوم ہوا کہ یہ پاکستان سے آئے ہیں اس نے دل اور آنکھیں فرش راہ کر دیں اور اس عزم کا اظہار ضرور کیا کہ جس طرح آپ ہمارے ساتھ افغانستان آئے ہیں' اسی طرح ہم آپ کے ساتھ کشمیر جائیں گے (انشاء اللہ) تو ---- دلی کی اس بوڑھی اماں کی آواز اور اس جیسی ہزاروں مظلوم آوازیں ---- وہ کشمیر کے چناروں سے اٹھ رہی ہیں اور وہ کہ جو باقی ہندوستان کے کونوں سے --- ان آوازوں پہ اب وہ کان لگے ہوئے ہیں جو قرآن کا یہ مقام سنتے ہیں۔

ترجمہ : ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام جانتے ہیں اور نہ ہی دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں سے بھی قتال کرو جنہیں کتاب دی گئی ہے حتیٰ کہ وہ پست ہو کر جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔ (التوبہ ۲۹)

غور فرمایئے! اس آیت میں واضح طور پر ہندوؤں بدھ متوں اور یہود و نصاریٰ سے جہاد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم ہے کوئی دفاعی انداز نہیں بلکہ قرآن اپنے ماننے والوں سے جارحیت اور اقدام چاہتا ہے دوسرے لفظوں میں ہماری وزارت کا نام وزارت دفاع نہیں بلکہ وزارت حرب یا وزارت جنگ یا وزارت جہاد و قتال ہونا چاہئے سلطان محمود اسی پر عمل کرتا تھا اور ہندوؤں کو بار بار جگر اربنا کر رکھتا تھا۔

اب پھر غزنوی کے وطن سے شہاب الدین غوری کے ملک سے' قطب الدین ایبک کے علاقے سے اور اوپر سمرقند و بخارا کی جانب سے ---- بابر کی وادی فرغانہ کی طرف سے پھر قافلے آنے کو ہیں خیبر سے گزر کر پاکستانی بھائیوں کے ہمرکاب ہو کر کشمیر' دلی اور سومنات کی طرف مارچ کرنے والے ہیں (انشاء اللہ)

غزنی سے واپسی

رات ہوٹل میں بسر کی صبح سویرے اٹھے غزنی کا ایک بوڑھا بابا بالائی اور دودھ کے پیالے لے کر بیٹھا تھا غزنی کی گائے کا مکھن ہمارے پاس موجود تھا بالائی اور مکھن کے ساتھ تازہ لمبی سی افغانی تندور کی روٹی کھائی قہوہ پیا اور واپس کابل کو چل دیئے صوبہ غزنی کے بعد صوبہ وردگ آیا اور پھر وہی کابل' کابل کا پلازا ہوٹل اور شیخ ولی اللہ سے غزنی کی باتیں سلطان کی یادیں۔

کابل ایئرپورٹ کے وی آئی پی روم میں گلم جم کے جرنیلوں کے ساتھ

غزنی کے سفر نے ہمیں بہت تھکا دیا تھا چنانچہ اب سوچا کہ مزار شریف جانے کے لئے ہوائی جہاز کا پتہ کریں چنانچہ ہم دونوں ہم سفر ساتھی کابل ایئرپورٹ پہنچے پاکستانی ہونے کے ناطے ہر جگہ ہمارے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا گیا ایئرپورٹ کہ جہاں عام لوگوں کو جانے کی بالکل اجازت نہ تھی ہمیں ایئرپورٹ کے معاملات کے نگران قومندان پناہ خان کے پاس لے جایا گیا تعارف اور ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ کل صبح مزار شریف ہوائی جہاز جائے گا آپ اس میں تشریف لے جائیں جب کہ رات میرے پاس بسر کریں ہم نے کہا صبح حاضر ہو جائیں گے جب کہ قیام ہمارا ہوٹل میں ہے۔

۱۲ مئی کی صبح ہم ایئرپورٹ پر پہنچے قومندان پناہ خان نے ہمیں رقعہ دیا اور گلم جم ملیشیا کے ایک افسر کو ہدایت کی کہ یہ ہمارے پاکستانی مجاہد ساتھی ہیں ان کو ہوائی جہاز میں سوار کر دیجئے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفیسر نے ہمیں ایئرپورٹ کے گیٹ پر پہنچنے کو کہا ہم وہاں پہنچے سکیورٹی والوں کو پناہ خان کا لیٹر دیا ایک آدھ منٹ کے بعد وہ واپس آگئے اور ہمیں اندر چلنے کو کہا ---- سکیورٹی والوں نے ہمارے بیگ اٹھا کر ایک جگہ رکھ دیئے اور ہمیں کابل ایئرپورٹ کے وی' آئی' پی روم میں چلنے کو کہا ہم اس میں داخل ہوئے تو وہاں گلم جم ملیشیا کے دو جرنیل موجود تھے انہوں نے ہمیں بڑی عزت افزائی کے ساتھ بٹھایا اور پھر تعارف کے بعد گفتگو شروع کر دی۔

ان دو جرنیلوں میں ایک جنرل عبدالمجید تھا یہ گلم جم ملیشیا کے سربراہ جنرل عبدالرشید دوستم کا بھائی اور کابل میں گلم جم ملیشیا کو کنٹرول کرنے والا ہے جب کہ جنرل عبدالرشید مزار شریف میں بیٹھا ہے ---- جنرل عبدالرشید نے مجھ سے سوال کیا موجودہ جماعتوں میں سے آپ کے خیال میں کون سی اچھی ہے۔ میں نے کہا سیاف ہو یا حکمت یار' ربانی ہو یا مولوی خالص سب نے آپ کے خلاف جہاد کیا ہے لہٰذا سب ہی بہتر ہیں پھر کہنے لگا اب جو حکمت یار اور مسعود میں ٹھنی ہوئی ہے چھڑپیں بھی ہوئیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جنگ اسلام کے لئے نہیں اقتدار کے لئے ہے۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ اسے الزامی جواب دوں کہ تم کمیونسٹوں کی خلق اور پرچم پارٹیاں ایک دوسرے کی دشمن ہیں اور کس قدر انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا ہے مگر پھر میں نے یہ جواب اس لئے نہ دیا کہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ جیسے تم لڑتے ہو ایسے ہی مجاہدین لڑتے ہیں ---- جب کہ میں نے اسے کہا کہ قبائلی معاشرے میں چودہ سالہ جہاد کے بعد (اب درمیان میں تمہاری الجھن کی وجہ سے) مجاہدین کے درمیان جو اختلافات دکھائی دیتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ یہ انشاء اللہ عنقریب ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس نے پوچھا آپ کہاں جہاد کرتے رہے ہیں تو میرے مجاہد ساتھ ابو شرحبیل نے بتایا کہ یہیں کابل کے قریب تیزین کے مقام پر ہم کابل کی جانب اور اسی ایئرپورٹ کی طرف گولے برساتے رہے ہیں جب کہ لوگر کی طرف بھی ہم آپ کے خلاف لڑتے رہے ہیں ---- اور اب؟ میں نے کہا اب انشاء اللہ کشمیر میں کام تیز ہے اور یہ میرے مجاہد ساتھی وہاں مصروف جہاد ہیں۔

اب اس نے میرے مجاہد ساتھی کو سگریٹ پیش کیا تو ابو شرحبیل نے اسے مزاقاً" یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا یہ خوراک آپ ہی کے لئے ہے۔

یہ گفتگو جاری تھی کہ ایک شخص اندر داخل ہوا اور کہا کہ جہاز تیار ہے۔ چنانچہ اب ہم جہاز کی طرف چل دیئے جنرل عبدالمجید بھی ہمراہ ہو لیا جہاز پر جا کر اس نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو ہدایت کی کہ ان دو مسافروں کا خیال رکھنا ہم الوداعی ملاقات کر کے جہاز میں سوار ہو گئے اور آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ یہی وہ ایر پورٹ ہے جہاں سے اڑ کر جہاز ہم پہ بمباری کیا کرتے تھے آج الحمدللہ جہاد کے راستے سے فتح کا وہ مبارک دن ہے کہ ایک مجاہد کی ہدایت پر ہم وی آئی پی روم میں بیٹھتے ہیں اس جنرل سے جہاد کی باتیں کرتے ہیں اور سگریٹ کو اس کی خوراک قرار دیتے ہیں کہ جو اس ملیشیا کا جنرل ہے جو اپنی چنگیزیت میں معروف ہے' ہمیں شیخ ولی اللہ نے بتلایا تھا کہ یہ گلم جم ملیشیا والے ازبک ہیں چنگیز خان کی اولاد سے ہیں روس میں انہوں نے تربیت پائی ہے اور گلم جم کا مطلب ہے دری کو لپیٹ دینا یعنی یہ اپنے مخالفوں کو دری کی طرح لپیٹ کر اسے بچھا دیتے ہیں ---- احمد شاہ مسعود کے ساتھ مل کر یہ نجیب کے خاتمے کا سبب بنے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ کابل میں موجود ہیں مگر اس کے باوجود ہم نے جو مشاہدہ کیا وہ یہ تھا کہ یہ ملیشیا مجاہدین کے سامنے پست اور شکست خوردگی کی حالت میں موجود ہے اور اس پر سب سے بڑی دلیل خود ہماری وی آئی پی روم میں موجودگی اور ان سے گفتگو تھی۔ یہ محض جہاد کے راستے کی عظمت اور عزت تھی جس سے اللہ نے مجاہدین کو سرخرو فرمایا ہے۔

ہوائی ٹرک میں سفر

یہ جہاز جس میں ہم سوار ہوئے اسے ہوائی ٹرک بلکہ ہوائی گڈ کہنا زیادہ درست ہو گا اس نے اڑان کے لئے کابل ایئر پورٹ پر ایک چکر لگایا اور پھر ورکشاپ جا کر یہ ہوائی ٹرک کھڑا ہو گیا ہمیں بتلایا گیا کہ مزار شریف کا موسم خراب ہے اس لئے انتظار کریں مسافر اکثر مجاہدین تھے راکٹ لانچر آر' بی' جی اور کلاشنکوفیں اٹھائے ہوئے تھے بہرحال سب ہی رن وے پر بیٹھ گئے ہم دونوں ساتھی کچھ دیر فرش پر ہی سو کر اٹھے تو دو بجنے کو تھے صبح ناشتہ بھی نہ کیا تھا چنانچہ بھوک بھی بہت لگ چکی تھی میرے ساتھی نے ابھی روٹی کا نام لیا تو اللہ نے روٹی بھیج دی ایک مجاہد ہاتھ میں روٹی پکڑے اور پانی کا برتن تھامے ہماری طرف بڑھنے لگا اور پھر اس نے یہ کھانا ہمارے حوالے کر دیا سب ہی لوگ اس طرح کا کھانا یعنی خمیری اور تین چار انچ موٹی روٹی پانی میں بھگو کر کھا رہے تھے چنانچہ ہم نے بھی یہ کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔

چار بجے اعلان ہوا کہ موسم ٹھیک نہیں ہو رہا لہٰذا جہاز کل جائے گا۔ چنانچہ ہم دوسرے روز پھر ایئر پورٹ پر پہنچ گئے دوسرے مسافروں کے ہمراہ بیٹھ گئے اس روز اقوام متحدہ کا نمائندہ بینن سیوان اور دیگر امریکی عہدیدار بھی ایئر پورٹ پر موجود تھے بینن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیوان تو ہمارے قریب ہی گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا اکیلا ہی چہل قدمی کر رہا تھا ۔۔۔۔ سوچتا ہو گا کہ گلم بجم ملیشیا کا مستقل کردار افغانستان میں کیسے برقرار رکھا جائے مجاہدین کو آپس میں جنگ کی بھٹی میں جھونک کر جہاد کے ثمرات کو کیسے برباد کیا جائے ۔۔۔۔ اور یہ بات یونہی نہیں ہے بلکہ افغان مجاہدین کی ایک انتہائی ذمہ دار شخصیت نے کابل میں مجھے یہ بات بتلائی کہ اقوام متحدہ کے امریکی نمائندے اپنی چالبازیوں سے پوری کوششیں کر رہے ہیں کہ مجاہدین آپس میں لڑ پڑیں اور علاقائی اور لسانی تعصبات کی آگ میں کود جائیں ۔۔۔۔ مگر اللہ کے فضل سے ان کی یہ کوششیں برباد ہوتی جا رہی ہیں۔

ہم نے سوچا کہ کل والا جہاز شاید یہیں آئے گا مگر اسے تو کل والی جگہ سے ہی اڑنا تھا چنانچہ اب جو اس کی روانگی کی خبر ہوئی تو ہم اس کی طرف گئے ہمارے ساتھ چار پانچ اور بھی مسافر لیٹ ہو گئے تھے بہرحال ہم پہنچے تو جہاز چل پڑا تھا ہم نے بھاگ کر اسے ہاتھ دیا پائیلٹ نے لمحہ بھر کے لئے روکا مگر وہاں موجود افسر نے بتلایا کہ ایک اور جہاز بھی جانے والا ہے اس پر چلے جائیں چنانچہ یہ جہاز روانہ ہو گیا جب کہ ہم پچھلے جہاز پر جا بیٹھے اس جہاز میں کچھ خرابی تھی بہرحال اسے درست کرنے کے بعد آخر کار یہ چل پڑا۔

میں نے جہاز کو ہوائی ٹرک کا نام اس لئے دیا ہے کہ یہ دراصل مال بردار فوجی جہاز ہیں اب ان میں سفر بھی ہوتا ہے مال بھی لادا جاتا ہے اور جنگ کے دنوں میں مجاہدین پر ان جہازوں سے بمباری بھی کی جاتی تھی افغانستان اس قدر تباہ حال ہو چکا تھا کہ ان جہازوں میں سے کوئی ایک بھی صحیح حالت میں نہیں ہے بلکہ اسے صحیح کر کے روانہ کیا جاتا ہے جہاز میں جو ارد گرد باہر کے دیکھنے کے لئے شیشے والی کھڑکیاں لگی ہوتی ہیں مسافر اندر بیٹھے بیٹھے جس کی وجہ سے انہیں اتار دیتے جہاز چلنے لگتا تو انہیں پھر ساتھ چمٹا دیا جاتا بہرحال یہ جہاز فضا میں اڑنے لگا پائیلٹ کا معاون پیچھے آیا اس نے ہم دونوں کو اٹھایا اور فسٹ کلاس وی' آئی' کیبن میں لے گیا اور وہاں لے جا کر احمد شاہ مسعود کی شوری نظار کے وزیر مالیات کے ساتھ جا بٹھایا یہاں اور بھی کئی اعلیٰ شخصیات موجود تھیں مگر یہ وی آئی' پی کیبن بھی ہماری منی بس کی طرح کا تھا کہ جس کی سیٹیں لوہے کی اور وہ بھی ٹوٹی ہوئی تھیں ہم افغانوں کی اس مہمان نوازی اور پاکستانیوں کے لئے عزت افزائی پر بہرحال بڑے خوش تھے اور اس بات پر بھی کہ ہوائی اڈے کا ایک بڑا آفیسر جو کہ ہمارے ساتھ ہی مزار شریف اپنے گھر جا رہا تھا کہنے لگا کہ وہاں میرا گھر ہے اور گھر کے ساتھ ہی میرا عالی شان ہوٹل ہے وہ ہم سے ایئرپورٹ پر بڑے دوستانہ ماحول میں گفتگو کرتا رہا تھا حتیٰ کہ ایئرپورٹ پر ایک تباہ شدہ جہاز کھڑا تھا میں نے اس سے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگا ہمارے اندر ایک مجاہد تھا مگر اس نے اپنے آپ کو چھپا رکھا تھا ایک روز اس نے اس طیارے میں بم رکھ دیا اور یہ تباہ ہو گیا یہ مجاہد قید کر لیا گیا اور ابھی پل چرخی جیل سے رہا ہوا ہے-----

اب طیارے میں بیٹھا میں سوچ رہا تھا کہ مزار شریف میں اس آفیسر کے ہوٹل میں رہیں گے ---- مگر جہاز ۲۵ منٹ ہی اڑ پایا تھا کہ واپس کابل ایئرپورٹ آ گیا پتہ چلا کہ اس کے پہیے بند نہیں ہوئے چنانچہ اس کے پہیے تو ٹھیک نہ ہوے اور اب ایک اور جہاز تیار ہوا اب ہم اس میں سوار ہو گئے یہ چلنے لگا تو پتہ چلا کہ اس کے دروازے بند نہیں ہوتے اب انہیں ٹھیک کیا جانے لگا دو تین گھنٹوں کے بعد جب وہ ٹھیک ہوئے تو اب مزار شریف کا موسم خراب ہو گیا کچھ دیر موسم کا انتظار ہوا مگر ٹھیک نہ ہوا چنانچہ پائیلٹ نے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ کل صبح تشریف لے آئیں ہم مزار شریف جائیں گے۔

یہ سن کر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ اب ان گڈوں پر نہیں جائیں گے بلکہ بس ہی بہتر ہے چنانچہ ایئرپورٹ سے باہر آئے مجاہدین کی ایک سرکاری گاڑی تھی اس میں بیٹھ گئے اور انہیں کہا کہ ہم تو پلازا ہوٹل جائیں گے جب کہ آپ نے جہاں تک جانا ہو وہیں کسی مناسب جگہ پر اتار دیں تب وہ کہنے لگے یہ جہادی حکومت کی گاڑی ہے ہم مجاہدین ہیں آپ بھی مجاہدین ہیں جتنا ہمارا حق ہے اتنا ہی تمہارا حق ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو راستے میں اتار دیں وہیں تک چھوڑ کر آئیں گے جہاں آپ چاہیں گے چنانچہ ہم ان مجاہد بھائیوں کا شکریہ ادا کر کے مطلوبہ جگہ پر اترے اور ایک ریڑھی والے سے انگوروں کا پانی پیا اسے معلوم ہوا کہ ہم پاکستانی ہیں تو اس نے باوجود اصرار کے ہم سے پیسے ہی نہ لئے یہ وادی پنج شیر کا رہنے والا تھا۔

مسلمانوں اور مجاہدوں کی یہ وہ باہمی محبت اور الفت ہے جس نے جہاد کی کوکھ سے جنم لیا ہے اور جسے افغانستان میں ہم نے قدم قدم پر دیکھا ہے یہ دیکھ کر اور زیادہ پختہ یقین ہو گیا کہ دنیا بھر میں مسلمان جہاد کے نبوی سلسلے کو جاری رکھیں گے تو ساری دنیا کے مسلمان ایک وقت آئے گا کہ عقیدہ توحید اور جہادی منہج پر ایک ہو جائیں اور یہی وہ حقیقت ہے کہ جس سے آج کفر کانپ رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روس کے تعاقب میں
شاہراہ سالانگ پر نہر جیحون (دریائے آمو) تک

۱۴ مئی کو صبح چھ بجے ہم کابل سے روانہ ہوئے شہر سے نکلنے کے بعد اب ہم اس سڑک پر محو سفر تھے جسے شاہراہ سالانگ کہا جاتا ہے سارے افغانستان میں کابل سے آمو تک یہی وہ واحد سڑک ہے جو صحیح حالت میں ہے وجہ ظاہر ہے کہ یہی وہ راستہ تھا جس سے روسی فوجی کابل میں اسلحہ لاتے تھے اور یہی وہ راستہ ہے جس سے انہیں بھاگ کر واپس جانا تھا۔

دو اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد صوبہ پروان کا دارالحکومت چاریکار کا شہر تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹا سا خوبصورت شہر "جبل السراج" تھا یہیں سے دائیں جانب پنج شیر کو سڑک جاتی ہے دوسرا یہ کہ کابل سے جبل السراج تک وادی بڑی کشادہ اور سڑک بالکل ہموار ہے ایسے کہ جیسے پنجاب کی کسی سڑک پر سفر ہو رہا ہے جب کہ جبل السراج کے بعد تنگ وادی شروع ہو جاتی ہے اس وادی میں بل کھاتے ہوئے دریائے سالانگ کے کنارے دریائے کابل کی طرح روسی بربادیوں کے بے شمار نشانات ہیں اور وہ نشانات برباد شدہ ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں تیل کے ٹینکروں اور فوجی جیپوں کی صورت میں ہیں اس وادی کے وہ بلند و بالا خشک پہاڑ کہ جنکی بلندیاں آسمان کو چھو رہی ہیں ان بلندیوں سے رینگ کر اور چھپ چھپا کر جب مجاہدین سالانگ سڑک پہ رواں روسی قافلوں پر حملہ آور ہوتے تھے انہیں جہنم واصل کرتے تھے تو کریملن میں بیٹھے روسی زعما سر پکڑ کر بیٹھ جاتے تھے کہ ہمارا کس قوم سے واسطہ پڑا ہے کہ جو مہینوں سفر کرنے کے بعد دشتوں' دریاؤں اور سنگلاخ پہاڑوں کو عبور کرنے کے بعد ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں غرض جبل السراج سے کوہ سالانگ تک وادی کا ایک ایک چپہ روسی بربادیوں اور افغان مجاہدوں کی عظمتوں کا حال سنا رہا تھا کہ روسیوں نے اس خوبصورت وادی میں بیسیوں بستیوں میں سے ایک بھی سلامت نہیں چھوڑی اور پھر کسی بستی کا ایک گھر بھی تو اصل حالت میں دکھائی نہیں دیتا روسیوں نے یہاں کے مکینوں کو شہید کیا جو باقی بچے وہ مہاجر ہوئے انکا اثاثہ روسیوں کے ہاتھ آیا حتیٰ کہ ان کے مکانوں کی چھتوں کی لکڑیوں کو اکھاڑ کر انہیں اپنے مورچوں میں استعمال کیا مگر یہ سب کچھ کرنے کے بعد روسی اور زیادہ غیر محفوظ ہو گئے پہلے تو مجاہدین کنارے پر آباد آبادیوں کی وجہ سے جہادی کاروائیاں کرتے ہوئے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شاہراہ سالانگ پر ایک روسی بکتر بند گاڑی مجاہدین کے ہاتھوں بربادی کا عبرتناک نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑا بہت ہچکچاتے تھے کہ جہادی کاروائی کے بعد روسی درندے آبادیوں کے بے گناہ لوگوں پر اپنا غصہ نکالتے تھے مگر اب وہ ہچکچاہٹ بھی ختم ہو چکی تھی اس لئے کہ نہ کوئی مکان رہا اور نہ کوئی مکین چنانچہ جہاد کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے کے بعد مجاہدین نے اب روسیوں پہ بے دریغ کاروائیاں کرنا شروع کر دیں اور عظمتوں کی وہ تاریخ رقم کی جس کا مشاہدہ اس سڑک پر سفر کرنے سے ہی ہوتا ہے۔

کوہ سالانگ پر

اس وادی کا سفر مکمل ہونے کے بعد اب ہمیں کوہ سالانگ پر چڑھنا تھا چڑھائی سے قبل دریا کے پل پر گلم جم ملیشیا والے چیکنگ کر رہے تھے گاڑیوں کی ایک لمبی لائن تھی چنانچہ ہم نیچے اترے اور میں نے کچھ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی تصویر بنانی چاہی جو کہ اوندھے منہ دریا میں اور اس کے کنارے گری ہوئی تھیں تاکہ انہیں مجلّہ کے صفحات پر شائع کر کے قارئین کو بتلا سکوں کہ روس افغانستان میں قدم قدم پر اس طرح اوندھے منہ گرا ہے کہ کہیں اس کے دانت ٹوٹے ہوئے ہیں کہیں ناک کی ہڈی ٹوتی ہوئی ہے اور کہیں جبڑا سلامت نہیں ہے اور اب اسی حالت میں وہ دنیا کے نقشے پر موجود ہے وہ روس کہ جو کبھی سپر پاور ہوا کرتا تھا۔

مگر میں جب سڑک کے نیچے چلنے لگا تو گلم جم کا ایک فوجی دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور اس نے کہا سڑک کے دائیں بائیں ہر طرف بارودی سرنگیں بچھی ہیں اس لئے سڑک سے ہٹ کر چلنا خطرناک ہے۔

میں سوچنے لگا کہ کس قدر بزدل تھے یہ روسی کہ جنہوں نے مختلف قیمتی چیزوں حتیٰ کہ کھلونوں کو بم کی شکل دے کر افغانستان کے میدانوں اور وادیوں میں بکھیر دیا تا کہ جب معصوم افغان بچہ بھی روسی کھلونا اٹھائے تو اسے دونوں ہاتھوں سے محرومی کا تحفہ ملے کسی کو آنکھوں سے محرومی کا تحفہ ملے اور کسی کو سارے چہرے کے لہولہان ہو جانے کے بعد سرخ انقلاب کی سرخی کا ہدیہ ملے۔ بارودی سرنگوں پر پاؤں پڑنے سے کسی کے پاؤں نہ رہیں کسی کی ٹانگیں اڑ جائیں اور کوئی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے غرض ان سرنگوں اور کھلونوں کا شکار آج افغانستان میں بے شمار افغان بڑے اور بچے دکھائی دیں گے ـــــ مگر یہ کچھ کرنے کے بعد بھی جب اس قوم سے روسی محفوظ نہ ہوئے تو بڑے شہروں کے گرد یہ سرنگیں بچھا کر خود ہی محصور ہو کر بیٹھ گئے۔

مگر ـــــ کب تک؟ آخر کار اس شاہراہ سالانگ پر انہیں واپس بھاگنا ہی پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ ہائے کوہ پر کہ جس کا نام سالانگ ہے اور اس کے نام پر سڑک بھی سالانگ ہے اب ہم اس پر چڑھ رہے تھے مئی کے مہینے میں بھی یہ پہاڑ برف باری کی زد میں تھے ہر سو برف ہی برف تھی ڈیڑھ دو گھنٹوں کے لگ بھگ ان برفانی پہاڑوں پر سفر کیا روسی چوکیاں اور چھاؤنیاں دیکھیں کہ جن میں سے کئی ابھی تک برف میں دبی ہوئی تھیں ---- سوچا تھا کہ شاید ان برفانی بلندیوں پر۔ سالانگ کی چوٹیوں پر روسی محفوظ رہے ہوں گے مگر آفرین ہے مجاہدوں پر کہ انہوں نے یہاں بھی ان کافر بھیڑیوں کو ان کے ظلم و ستم کا بدلہ خوب چکھایا کہ یہاں بھی روسی بربادیوں کے نشانات کم نہ تھے تباہ شدہ گاڑیاں اور ٹینک یہاں بھی روس کی بربادیوں کا حال سنا رہے تھے۔

برف یہاں اس قدر ہوتی ہے کہ اس سے بچاؤ کے لئے اس سلسلہ ہائے کوہ پر بہت سی سرنگیں تعمیر کی گئی ہیں ایک سرنگ تو اس قدر لمبی تھی کہ بس کو اس میں کم از کم پندرہ منٹ تک چلنا پڑا اس گھپ اندھیر سرنگ میں لائیٹوں کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔

پل خمری میں

کوہ سالانگ سے نیچے اترے تو اب صوبہ .بغلان کا ایک قصبہ "خنجان" آیا اس کے بعد "دوشی" اور پھر "پل خمری" کا شہر آیا پل خمری کافی بارونق' بڑا اور اچھا شہر ہے یہاں سے دو بڑے راستے اور سڑکیں جدا ہوتی ہیں بائیں طرف کا راستہ کہ جو شاہراہ سالانگ ہی کہلاتا ہے یہ ایبک اور مزار شریف سے ہو کر دریائے آمو پار کر کے ازبکستان سے جا ملتا ہے اس راستے کا پہلا شہر ایبک ہے اور سلطان قطب الدین ایبک کہ جو شہاب الدین غوری کے بعد ہندوستان کا بادشاہ بنا تھا اس کی قبر آج بھی نیو انار کلی لاہور کے پہلو میں ہے وہ ایبک کا باسی ہے اس کے بعد افغانستان کا کابل کے بعد دوسرا بڑا شہر مزار شریف ہے۔

مزار شریف سے یہ سڑک "حیرتان" تک جاتی ہے اسی مقام پر دریائے آمو پہ پل ہے کہ جب روسی فوج افغانستان سے دم دبا کر بھاگی اور سماجت کی کہ ہمیں بھاگتے ہوئے مارا نہ جائے یعنی بھاگنے دیا جائے تو روسی فوج کے جرنیل نے اس پل کو پار کرنے کے بعد پیچھے مڑ کر دیکھا اور توبہ کی کہ اب جو کوئی روسی اس پل کو پار کرے --- مگر جہاں روسی جرنیل کھڑا تھا اس مقام پر اس کے قریب "ترمذ" کا قصبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہے اور دریائے جیحون پار کرتے ہی یہ قصبہ ماوراء النہر "دریا کے پار" کا قصبہ بن جاتا ہے وہ قصبہ کہ جس کے رہنے والے امام ابو عیسیٰ ترمذی تھے جنہوں نے حدیث کی وہ کتاب لکھی جو صحاح ستہ میں بخاری مسلم کے بعد تیسرے درجے کی کتاب ہے۔

قندوز کی جانب

کابل سے شمالی علاقوں کی طرف روانگی سے ایک روز قبل نوجوان عالم دین عبدالحلیم صدیقی پلازہ ہوٹل میں تشریف لائے تعارف ہوا تو فرمانے لگے کہ مجلہ الدعوۃ کے حوالے سے آپ کا غائبانہ تعارف تو تھا ہی بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج ملاقات بھی ہو گئی اور وہ بھی کابل میں مولانا آج کل دیر میں جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے دعوت توحید میں مصروف کار ہیں اصلاً یہ دریائے آمو کے کنارے آباد ایک قصبے "دشت ارچی" کے رہنے والے ہیں انہوں نے بتلایا کہ وہاں جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے باقائدہ محاذ اور مجاہدین کی قرار گاہیں ہیں لہٰذا آپ وہاں ضرور جائیں چنانچہ انہوں نے اپنے بھائی مولانا عزیز اللہ اور مولانا عبدالباقی کی طرف ہمیں خط لکھ دیا چنانچہ اب ہم اپنے ان سلفی بھائیوں سے ملاقات کرنے کے لئے دریائے آمو کے پار دشت ارچی جانے کا پروگرام بنا چکے تھے اس مقصد کے لئے ہم پل خمری سے کندوز کے لئے روانہ ہوئے۔

پل خمری سے .بغلان شہر تک سڑک اچھی حالت میں تھی یہاں .بغلان کا ایک کالج دیکھا جس کی دیوار پر افغانستان کا نقشہ بنا ہوا تھا اس نقشے میں اردگرد کے ممالک کے نام روس' ایران لکھے گئے تھے مگر پاکستان کی جگہ پر پختونستان لکھا ہوا تھا مجاہدین کے ہاتھوں کالج کی عمارت تباہ ہو چکی تھی اور یہ تباہی فقط اینٹوں اور پتھروں سے بنی ہوئی عمارت ہی کی نہ تھی بلکہ اس قوم پرستانہ نظریے کی بھی تباہی تھی جسے کمیونسٹ ابھارا کرتے تھے اور پاکستان میں ان کا ایجنٹ ولی خان پختونستان کا سٹنٹ کھڑا کئے رکھتا تھا آج کمیونزم اور قوم پرستی کا بت مجاہدین کے ہاتھوں پاش پاش ہو چکا تھا۔

.بغلان کے بعد سڑک خراب تھی بہر حال چھ گھنٹوں کے سفر کے بعد ہم صوبہ کندوز کے صدر مقام کندوز شہر میں پہنچے رات ہوٹل میں بسر کی عبدالحکیم ہوٹل والے کو جب معلوم ہوا کہ ہم پاکستانی ہیں تو اس نے ہماری خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی کہنے لگا اتفاق سے ہمارے گھر میں پانچ بہن بھائی موجود تھے والدین موجود تھے بہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کی اولاد موجود تھی کہ گھر میں روسی بم گرا اور میرے خاندان کا کوئی ایک فرد بھی سوائے میرے بچ نہ سکا میں اس وقت گھر میں موجود نہ تھا اب میں نے شادی کی ہے اور میری دو بیٹیاں ہیں۔

دشت و جنگل میں

کندوز سے ہم صبح چھ بجے روانہ ہوئے تاجکستان کی طرف جانے والی سڑک پر ہماری گاڑی رواں دواں تھی افغان ہم سفروں سے تعارف کے بعد گفتگو شروع ہو گئی دوران گفتگو عرب بھائیوں کا ذکر چھڑا تو وہابیت زیر بحث آگئی چنانچہ کہنے لگے کہ وہابی تو تیسری' پانچویں اور ساتویں بیٹی سے شادی کرتے ہیں سوتیلی ماں سے شادی کر لیتے ہیں چنانچہ یہ سن کر ہم نے کہا کہ بھئی جو ہمارے پاکستان میں وہابی ہیں وہ تو ایسا نہیں کرتے نا ہی عرب وہابی ایسا کرتے ہیں اور کنڑ میں ہم نے شیخ جمیل الرحمان رحمہ اللہ کو دیکھا ہے ان کے ساتھی بھی ایسا نہیں کرتے ------ اب مزاروں کی بات چھڑ گئی تو میرے ساتھی نے اس مسئلے پر بھی انہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے سمجھایا تو وہ کافی حد تک قائل ہو چکے تھے۔

پل خمری سے کندوز تک بھی علاقہ میدانی ہے کہ پہاڑ کم ہی دکھائی دیتے ہیں مگر کندوز سے دریائے آمو کی طرف چلتے ہوئے تو پہاڑ دکھائی ہی نہ دیتے تھے تا حد نظر شاداب دشت ہی دشت تھا بھیڑوں کے بے شمار ریوڑ تھے اور ہزاروں کی تعداد میں گھوڑے تھے جو دشت میں چر رہے تھے سڑک بھی اچھی حالت میں تھی اور یہ اس لئے اچھی حالت میں تھی کہ اس دشت میں روسیوں کا قیام تھا اور وہ اسی سڑک سے تاجکستان واپس بھاگے تھے بہرحال گھنٹہ بھر اس دشت میں چلنے کے بعد اچانک ہماری گاڑی سڑک سے اتر کر کچے راستے پہ دشت میں چلنے لگی کچھ دیر بعد گندم کے کھیت تھے آڑو اور زیتون کے باغات تھے نالے تھے جو ان کھیتوں میں بہہ رہے تھے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہم صوبہ کندوز کے ضلعی صدر مقام "امام صاحب" میں تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"کندوز" میں روسیوں کا چھوڑا ہوا ایک ٹینک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسینؓ کے مزار پر

ہمیں معلوم ہوا کہ اس شہر میں حضرت حسینؓ کا مزار ہے اور اسی کی مناسبت سے شہر کا نام بھی "امام صاحب" ہے چنانچہ ہم شہر سے ذرا باہر تانگے پر بیٹھ کر مزار پر پہنچ گئے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ حضرت حسینؓ شہید تو ہوئے کربلا میں اور وہیں ان کی قبر بھی ہے یہاں ان کا مزار کیسے بن گیا تو جواب ملا کہ وہاں ان کا دھڑ جب کہ یہاں ان کا سر مدفون ہے۔

یاد رہے افغانستان کے بزرگوں کی زیارتیں ہمارے پاکستان کی طرح ٹھاٹھ باٹھ والی نہیں ہیں بلکہ افغان علاقوں کی طرح وہ بھی پسماندہ ہی ہیں بس ایک قبر پر رنگ برنگی ٹاکیوں اور چیتھڑوں کے جھنڈے گاڑ دیئے یہی بزرگ کی زیارت ہوتی ہے کوئی بڑی زیارت ہوئی تو اس پر ایک کچا سا کوٹھا بنا دیا اور جو بڑی زیارتیں ہیں وہ تو میرے خیال میں دو ہی ہیں ایک مزار شریف میں حضرت علی والی اور دوسری ان کے بیٹے حضرت حسینؓ کی امام صاحب والی۔ ان میں بھی باپ کی زیارت سب سے بڑی ہے اور بیٹے کی چھوٹی ہے۔

اتفاق دیکھئے روسی افغانستان میں دو راستوں سے آتے ہیں ایک ازبکستان میں مزار شریف کے راستے اور دوسرے تاجکستان سے امام صاحب کے راستے مگر دونوں راستوں سے یہ زیارتیں افغان عوام کو بچا نہ سکیں نہ ان پہ ظلم و ستم کو روک سکیں نہ دھریت کے سیلاب کو تھام سکیں حالانکہ یہ مین ناکوں پر موجود تھیں۔

حضرت علیؓ کی زیارت کے بارے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ کی قبر تو ملک عراق کے شہر نجف میں ہے تو یہاں حضرت علیؓ کا مزار کیسے بن گیا؟ تو جس سے بھی پوچھا جواب میں یہ حکایت سننے کو ملی کہ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ان کا جسد خاکی ایک اونٹنی پر رکھ دیا گیا اور اسے جنگل میں ہانک دیا گیا کہ جہاں وہ بیٹھے گی وہیں ان کی قبر بنا دی جائے گی چنانچہ وہ یہاں مزار شریف میں آگئی اور یہاں ان کا مزار بن گیا میں نے پوچھا پھر نجف میں کون مدفون ہے؟ تو جواب بہرحال یہی ملتا تھا کہ اصل مدفن یہیں مزار شریف میں ہے۔

بہرحال عملی طور پر حضرت علیؓ کے دو مزار اور ان کے لخت جگر نواسہ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جسم کے دو حصوں کے الگ الگ مزار بنے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسینؓ کے اس مزار کے بارے میں ماسوائے کچی باتوں کے کوئی ٹھوس تاریخی حقیقت نہیں ہے جب کہ حضرت علیؓ کے بارے میں تو بات واضح ہے کہ ایک شخص کے دو مزار کیسے ہو سکتے ہیں؟ مگر یہ قبر پرستی کا وہ چلن اور وہ مرض ہے کہ جو آج امت مسلمہ کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر چکا ہے اور یہ اسی شرکیہ مرض کا مالیخولیا ہے کہ جس میں مبتلا قوم ایک شخص کے دو دو مزار تعمیر کر رہی ہے اور بعض بزرگوں کے تو کئی ایک ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب کئی بزرگوں کی پگڑیوں لاٹھیوں اور دیگر چیزوں کے بھی مزار بننے لگ گئے ہیں ایسا ہی ایک مزار فیصل آباد میں بھی ہے جسے امام جلوی کہا جاتا ہے مگر اس مزار میں کہ جہاں کروڑوں روپیہ خرچ کر دیا گیا ہے وہاں امام جلوی مدفون نہیں بلکہ جلوی نامی کسی شخص کا عصا اور پگڑی مدفون ہے۔

قارئین کرام! حضرت علیؓ داماد رسول تھے تو حضرت حسینؓ نواسہ رسول تھے شرف صحابیت کے حامل تھے اور حضرت علیؓ تو جزیرۃ العرب میں تمام مورتیوں اور پختہ و بلند قبروں کو ڈھانے والے عظیم موحد اور مجاہد تھے ---- مگر آج شرک میں مبتلا لوگوں نے ان پاکباز ہستیوں کے ناموں پر ان کے مزاروں پر اپنا شرک کا کاروبار سجا رکھا ہے مگر اللہ نے عراق کو امریکہ سے برباد کروا دیا حضرت علیؓ حضرت حسینؓ اور پیر بغداد عبدالقادر جیلانی کے مزارات کو نقصان پہنچا کر لوگوں کو بتلا دیا کہ جنہیں تم پوجتے ہو وہ تو اپنے مزاروں کی حفاظت سے بھی قاصر ہیں افغانستان میں روسیوں کو روکنے سے قاصر تھے ---- تو پھر اب تو ان کی پوجا سے باز آجاؤ۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ وہ نیک لوگ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ جیسی برگزیدہ اور شہید ہستیاں اپنے اللہ کے پاس جنت کی ابدی بہاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اپنے رب کے ہاں وہیں زندہ ہیں مگر تمہاری مدد کرنے سے بے بس اور تمہاری پکاروں کے سننے سے بے خبر ہیں تمہارے شرک سے وہ لاعلم اور بری ہیں۔

بہرحال ہم مزار کے اندر گئے وہاں ایک گدی نشین بیٹھا تھا زیارت کرنے والے اس کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے وہ قرآن کی چند آیات پڑھتا اور پھر لوگ اٹھائے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیرتے گدی نشین کو پیسے دیتے قبر کو چھوتے اور واپس چل دیتے ---- یعنی جس طرح کا شرک اپنی آخری حدوں کو پھلانگتے ہوئے برصغیر میں دکھلائی دیتا ہے اس درجے کا شرک افغانستان میں بہرحال مجھے دکھلائی نہیں دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننگے بابے کی درگاہ پر

واپسی پر یہاں مجاہدین کا ایک ٹرک کھڑا تھا ہم اس میں سوار ہو گئے اور واپس شہر میں آگئے یہاں ایک بابا تھا اس کے بارے مشہور یہ ہے کہ وہ چالیس سال سے ایک ہی جگہ بیٹھا ہے بالکل ننگا ہے نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور نہ ہی حاجت ضروریہ کرتا ہے چنانچہ ٹرک وہیں جا کر کھڑا ہوا اور ہم اسے دیکھنے کے لئے چلے گئے پندرہ بیس افغانی بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے اسے دیکھ کر پشتو فارسی اور اردو میں یہاں موجود لوگوں کو سمجھانا شروع کر دیا کہ اس کے نہ کھانے پینے کی بات محض فراڈ ہے یہ ٹٹی پیشاب بھی ضرور کرتا ہے اس قسم کی باتوں کا مقصد تو اس بزرگ کو سوائے مشکل کشا حاجت روا اور مافوق الفطرت ہستی ثابت کرنے کے اور کچھ نہیں ہے نا ---- تو عیسائیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور ان کی ماں حضرت مریم کو کرنی والی بنا کر پیش کیا تو اللہ نے ان کے دعووں کو یہ کہہ کر قرآن میں رد کیا۔

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ (مائدہ: ۷۵)

وہ دونوں تو کھانا کھاتے تھے

اور جو کھاتا ہو تو وہ مشکل کشا اور حاجت روا نہیں ہو سکتا اور یہ بھی کہ جو کھائے گا تو وہ حاجت ضروریہ بھی کرے گا ---- تو جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے یہ وضاحتیں کر کے لوگوں کی غلط فہمیاں دور کر رہے ہیں تو یہ بابا بے چارہ کیا شئے ہے ---- حقیقت یہ ہے کہ یہ تو بے چارہ پاگل ہے اس کا دماغ ٹھیک نہیں ہے نہ جانے یہ کونسی مصیبت میں پھنسا ہے اس کا تو علاج کروانا چاہئے مگر ہم لوگوں نے اس پاگل کو کرنی والا سمجھ رکھا ہے ---- چنانچہ اس پر دو نوجوانوں نے اعتراضات کئے ان کے اعتراضات کے بھی جواب دیئے گئے۔ لوگ ہمارے اس وعظ و تبلیغ سے بحمداللہ بڑے متاثر تھے وہابیت کا کوئی الزام ہم پہ نہ لگا تھا چنانچہ ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جب حکمت کے ساتھ حق بیان کیا جائے تو وہ بہرحال اپنا اثر چھوڑتا ہے اور مخالفین کا پراپیگنڈہ اسی وقت تک موثر ہوتا ہے جب تک وہ یک طرفہ رہتا ہے جب قرآن و حدیث کا نور وہاں پہنچتا ہے حق اپنے دلائل کے ساتھ میدان میں آتا ہے تو پھر صورتحال کچھ اس طرح سے ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ

بلکہ ہم حق کے ذریعہ باطل پر ایسی ضرب لگاتے ہیں کہ وہ اس کے سر کا کچومرنکال دیتا ہے جس سے باطل برباد ہو کر رہا جاتا ہے۔

قارئین کرام! جب برہنہ بابے نے یہ صورتحال دیکھی تو وہ غضبناک ہو کر افغانی فارسی میں (برو ۔ برو) (دفعہ ہو جاؤ یہاں سے) کہنے لگا چنانچہ ہم وہاں سے چل دیئے یہ کہہ کر کہ بے چارہ قابل رحم ہے اور پاگل ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو شیطان کا مارا ہوا ہے ---- بابا بس یہ الفاظ ہی کہہ سکا ہمارا کچھ بھی تو نہ بگاڑ سکا اس وقت ہماری عملی کیفیت قرآن کے الفاظ میں کچھ اس طرح تھی۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا
لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی پوجا کرتے ہو جو تمہارے برے کے مالک ہیں اور نہ بھلے کے (مائدہ: ۷۶)

دشت ارچی کی طرف کوچ

وعظ و تبلیغ کے بعد دوپہر ہو چکی تھی چنانچہ ہوٹل سے دوپہر کا کھانا کھایا اور دشت ارچی کی سواری تلاش کرنے لگے مگر وہ نہ ملی آخر کار ایک روسی ٹریکٹر اس طرف کو جا رہا تھا چنانچہ ٹرالی پر بیٹھ گئے کہ چلو آدھا سفر اس پر کرتے ہیں باقی پیدل کر لیں گے چنانچہ دو گھنٹے چلنے کے بعد ٹریکٹر نے اپنی راہ لی اور ہم پیدل چلنے لگے ٹرالی میں سوار جب لوگوں کو پتہ چلا کہ ہم پاکستانی ہیں تو ہر شخص کی خواہش تھی کہ ہم اس کے مہمان بنیں مگر ہم نے سب سے معذرت کی اور منزل کی طرف چل دیئے۔

چودہ پندرہ سال کا یک افغانی لڑکا جو کہ کراچی میں رہ کر مزدوری کرتا تھا دو سال بعد واپس آیا تھا اور اب وہ اپنی ماں کے ہمراہ اپنے وطن کو جا رہا تھا ان کے پاس کافی سارا سامان تھا جسے وہ اٹھانے سے قاصر تھے آخر کار یہ سامان ہم دونوں ساتھیوں نے مل کر اٹھایا مگر سفر لمبا تھا ہم بھی تھک گئے اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ سامنے سے ایک گدھے والا آرہا تھا اسے تین ہزار افغانی پر ہم نے راضی کیا سارا سامان گدھے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا اور چلنے لگے دو گھنٹے پیدل چلے ہوں گے کہ اس لڑکے نور اللہ کا گاؤں "ملا خلی" آگیا اس گاؤں کے بائیں جانب دریائے آمو کے کنارے پر تاجکستان کے پہاڑ اور وہاں مکانوں پر ٹین کی چمکتی چھتیں صاف دکھائی دے رہی تھیں تھوڑی دیر بعد ہم اس گاؤں میں نور اللہ کے گھر پہنچ گئے نماز پڑھی چائے اور کھانے کا گھر والوں نے بڑا اصرار کیا رات یہاں گزارنے کو بھی بہت کہا مگر ہم نے معذرت کی اور کہا کہ آپ ہمیں مولانا عزیز اللہ مولانا عبدالباقی قومندان عبدالحمید عابدی یا قومندان جلات خان کے پاس پہنچائیں۔ نور اللہ ہمارے ہمراہ ہو لیا اس کے دادا کو ہم نے الوداعی سلام کیا یہ تاجکستانی بزرگ جس کی عمر سو سال کے قریب ہو گی اور آج سے ستر سال قبل یہ ہجرت کر کے اس وقت افغانستان آگیا جب وہاں روسی انقلاب آیا مگر ساٹھ سال بعد

دہریت کا علمبردار یہ ذلیل انقلاب بوڑھے تاجکستانی کا پیچھا کرتے ہوئے افغانستان میں بھی آیا تھا اور آج اس بوڑھے کی زندگی میں ہی یہ انقلاب ذلیل و خوار ہو کر افغانستان سے ہی رخصت نہیں ہوا بلکہ تاجکستان سے دم دبا کر بھاگتے ہوئے اپنی موت آپ مرگیا ہے۔ اس بوڑھے بزرگ کو جب معلوم ہوا کہ ہم پاکستانی ہیں اور بغیر کھائے پیئے جا رہے ہیں تو اس کی پریشانی دیدنی تھی کہ پاکستانی مسلمان ---- اس دشت میں ---- ہمارے گھر ---- اور پھر رات گزارے بغیر ---- کھانا کھائے بغیر ---- یقیناً اس پریشانی کا ادراک وہی کر سکتا ہے جسے افغانوں اور عربوں کی مہمان نوازی سے واسطہ پڑا ہو ---- ہم میدانی لوگ کیا جانیں کہ مہمان نوازی کیا ہوتی ہے (الا ما شاء اللہ)

بہر حال ہم یہاں سے نکلے تو گاؤں میں بچوں کو معلوم ہوا نور اللہ آیا ہے تو وہ دوڑتے آئے نوجوان اپنے یار کو ملنے کے لئے چلے آئے حتیٰ کہ گاؤں کی عورتوں نے بھی نور اللہ سے شفقت و مودت کا اظہار کیا۔ مجھے یہ منظر بڑا اچھا لگ رہا تھا نور اللہ کوئی چوہدری کا بیٹا نہ تھا جس کا یوں استقبال ہو رہا تھا بلکہ یہاں وہی محبت بھرا دیہاتی ماحول تھا جو کبھی نصف صدی قبل ہمارے پاکستان کے دیہات میں بھی ہوا کرتا تھا ---- گاؤں کا قومندان کہ اتفاق سے اس کا نام بھی نور اللہ تھا اسے جب معلوم ہوا کہ ہم پاکستانی ہیں ان کے مجاہد ساتھی ہیں تو انہوں نے بھی رات گزارنے کو بڑا اصرار کیا مگر ہم نہ مانے تو انہوں نے کلاشنکوف اٹھائی کلاشن بردار محافظ ہمراہ لئے ہمارے بیگ اٹھائے اور ہمیں جلات خان کے ڈیرے پر پہچانے کے لئے چل پڑے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روس افغانستان سے
کیوں بھاگا؟ ایک سبب

راستے میں جہاد کی باتیں چلتی رہیں قومندان نور اللہ نے بتلایا کہ جب روسی فوجوں کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو مجاہدین نے فیصلہ کیا کہ روس کے اندر کارروائیاں کی جائیں چنانچہ ہم کئی دفعہ تاجکستان کے اندر گئے اور اس وقت کے روس میں جا کر جہاد کیا نور اللہ کی یہ بات سن کر مجھے افغان جہاد پر جنرل ضیاء الحق اور جنرل اختر عبدالرحمان کی میٹنگ یاد آگئی "فاتح" کا اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

بہت پہلے جب روسیوں نے ابھی جنگ کی حرارت محسوس کرنا شروع نہیں کی تھی افغان سیل کے ایک اجلاس میں جنرل اختر نے کہا تھا کہ کابل میں معمول کی زندگی گزارنے والے روسی جرنیل کو جب تک ہراساں اور خوف زدہ نہیں کیا جائے گا وہ پسپائی پر آمادہ نہیں ہوں گے اب ایک اجلاس میں انہوں نے یہ کہا کہ اگر سرحد پار سے روسی افغانستان میں داخل ہو سکتے ہیں تو افغان مجاہدین کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ دریائے آمو کے اس طرف مختصر سی کارروائی کر ڈالیں اس اجلاس میں دوسروں کے علاوہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان بھی موجود تھے چیختے ہوئے انہوں نے کہا اس طرح تو آپ لوگ پاکستان کو برباد کر ڈالیں گے ---- یہ الگ بات ہے کہ جب ایسا ہوا تو گوربا چوف نے اپنے ملک میں افغانستان سے واپسی کے لئے (اس کارروائی کو) ایک دلیل کے طور پر استعمال کیا۔

قارئین کرام! روسی افغانستان سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے جہاں دیگر بہت سے اسباب تھے وہاں ایک بڑا سبب روس کے اندر جہادی کارروائی تھی کہ جس سے بوکھلا کر گوربا چوف نے واپسی کا اعلان کر دیا اور ہمارے لئے خوشی کی بات تو یہ تھی کہ آج ہم ان قومندانوں اور مجاہدوں سے جہاد کی وہ ایمان افروز باتیں سن رہے تھے ان کارروائیوں کو ملاحظہ کر رہے تھے کہ جو اقدام کرتے ہوئے روس کے پیٹ میں گھس گئیں ---- ان کارروائیوں نے تو تبوک کی وہ یادیں تازہ کر دیں کہ جب اللہ کے رسولؐ کے زمانے کی سپرپاور سلطنت روم کی فوجیں مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کے لئے مدینے کا رخ کرنے لگیں تو اللہ کے رسولؐ نے اس سپرپاور کو سبق سکھانے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے صحابہ کا لشکر اس وقت تیار کیا جب سخت گرمیوں کا موسم تھا اور ادھر مدینے کے پھل اور فصل پک کر تیار ہو چکی تھی اقتصادی حالت بھی دگرگوں تھی مدینے میں منافقین بھی موجود تھے یعنی حالت یہ تھی کہ اللہ کے رسولؐ سپرپاور سے مقابلہ کے لئے مدینے سے باہر نکل کر اقدام نہ کریں تو تب بھی رومیوں کے حملہ آور ہونے کا خطرہ اور اگر مدینے سے باہر نکلیں تو منافقوں کی شرارتوں کا خطرہ غرض مدینے کی ریاست ہر طرف خطرے ہی خطرے میں تھی ---- مگر اللہ کے رسولؐ نے ان عسرتوں اور تنگیوں کے باوجود اسلامی فوج کو تیار کیا اور تقریباً بارہ سو کلومیٹر کا سفر کرنے کے بعد تبوک کے مقام پر پڑاؤ کیا اب رومیوں کو معلوم ہوا کہ محمدؐ تو تیاری کر کے اپنے لشکر سمیت ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے گھر کے دروازے پر پہنچا چاہتے ہیں نہ معلوم وہ کس قدر عسکری قوت کے مالک ہیں کہ جو اتنی دور تک ہم سے

مقابلہ آرائی کے لئے آئے ہیں چنانچہ اس وقت کی سپرپاور اس رعب تلے دب کر پسپا ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ اللہ کے رسولؐ کے بعد صدیق و فاروق کے دور میں اس کا نام و نشان مٹ گیا۔

عساکر صحابہ کے عظیم سالار جرنیل اعظم امام المجاہدین امام الانبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی دشمنوں پر دفاع کی بجائے اقدام کرنے کی اس سنت کا احیاء آج میں افغان کمانڈر سے سن رہا تھا ایک نظر کلاشن بردار مجاہدوں کو دیکھتا اور دوسری نظر سامنے دکھائی دیتا دریائے آمو سے پار تاجکستان کا پہاڑ دیکھتا اور پھولے نہ سماتا تھا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کے طریقے پر چلنے کی برکت سے آج مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے (الحمدللہ)

قومندان جلات خان کے مہمان

ڈیڑھ گھنٹہ چلنے کے بعد اب جلات خان کا گھر سامنے تھا ان کا بھائی اور دیگر مجاہد ساتھی کہیں جا رہے تھے جب انہیں نور اللہ نے بتلایا کہ یہ تمہارے پاکستانی مہمان ہیں تو وہ اپنے سارے پروگرام چھوڑ کر ہمیں گھر لے آئے ابھی بیٹھے ہی تھے کہ کھانا آگیا قہوہ پیش ہوا اور پھر وہی اپنا من پسند عنوان اور موضوع جہاد کی باتیں ---- قتال کی یادیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشت ارچی کا یہ سارا علاقہ میدانی ہے قریب قریب کوئی پہاڑ نہیں گندم کے کھیت درخت اور خود رو رنگ برنگے پھول کہ یہاں اب بہار کا موسم آیا ہے ------ اور بہار کے موسم میں ہی ۱۴ سال بعد فتح کی بہار بھی دیکھنے کو ملی ہے اور ہم اس بہار میں گلستان جہاد کے پھول مجلتہ الدعوۃ کے قارئین کے لئے چن رہے تھے۔

اس گلستان جہاد و قتال کا ایک پھول گل آغا بولا سرحد پر ہونے کی وجہ سے ہمارے یہاں روسیوں کی بمباری بڑی شدید ہوتی تھی پھر علاقہ بھی میدانی اور اس پر مستزاد یہ کہ پاکستان سے یہاں خوراک اسلحہ اور ادویہ وغیرہ کے لئے ایک ایک ماہ کی مسافت درکار ہوتی تھی کہ جس کی دشوار گزاری ناقابل بیان ہے چنانچہ ہم میں سے جب کوئی زخمی ہوتا تھوڑا بہت زخمی ہوتا تو اس کا خود ہی علاج کر لیتے اور جب کوئی زیادہ زخمی ہو جاتا تو ہم اس کا سر مونڈھ دیتے اور بڑے بوڑھوں کے ہاتھ روسی ہسپتال میں پہنچا دیتے وہ بوڑھے روسیوں سے کہتے کہ یہ مجاہد نہیں ہے گھر میں ہی بمباری سے زخمی ہو گیا ہے چنانچہ جب یہ زخمی مجاہد اور غازی صحیح ہو جاتا تو دوبارہ جہاد شروع کر دیتا ------ مگر انہیں اگر پتہ چل جاتا کہ یہ تو مجاہد ہے تو اسے زہر کا ٹیکہ لگا کر شہید کر دیتے۔

جہاد افغانستان میں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کا بھی ایک کردار ہے وہ خلقی کمیونسٹوں سے اشیاء ضرورت خریدتے اور پھر مجاہد ان سے خرید لیتے ایسا بھی ہوتا کہ کوئی بوڑھا بھیس بدل کر کمیونسٹوں کے اندر گھومتا اور پھر اچانک موقع پا کر فائر کرتا اور بھاگ کھڑا ہوتا اس سے کمیونسٹ پریشان ہو جاتے کہ یہ ہمارے اندر سے کون تھا جو یوں کاروائی کر کے بھاگ اٹھا۔

گدھے پر سفر

رات کا کھانا کھانے کے بعد دیر تک گفتگو کرتے رہے صبح بیدار ہوئے اور قومندان عبدالحمید عابدی کی قرار گاہ کی طرف چل دیئے طاہر خان گدھا اور کلاشنکوف لے کر ہمارے ہمراہ ہو لیا ہم دونوں باری باری گدھے پر بیٹھتے رہے اڑھائی تین گھنٹے یوں سفر کرنے کے بعد طاہر خان ایک ڈیرے پر رک گیا اور کہنے لگا کہ یہاں اب ناشتہ کر لیں پھر آگے چلیں گے۔ چنانچہ اس نے ڈیرے کے مالک آدم خان کو آواز دی آدم خان باہر آیا طاہر خان نے اسے بتلایا کہ یہ ہمارے پاکستانی مجاہد بھائی ہیں یہ سنتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی آدم خان نے اپنے مزارع کو کہا اور وہ اندر سے قالین اٹھا لایا۔ رات بھر بارش ہوتی رہی تھی صبح بھی ہلکی ہلکی پھوار تھی اب تھم چکی تھی باہر کا موسم بڑا خوشگوار تھا آدم خان نے یہیں ایک بڑے درخت کے نیچے قالین بچھا دیا ہم نے کہا کہ کیچڑ پر قالین بچھانے کی کیا ضرورت تھی تو آدم خان کہنے لگا آپ جیسے مہمان اور یہ قالین ------ کیا چیز ہے ------ بہرحال تکئے لگ گئے اور ہم قالین پر بیٹھ گئے۔

فوراً گائے کا دودھ آگیا۔ قہوہ تو تھا ہی افغانی روٹیاں بھی دسترخوان پہ سج گئیں چنانچہ ناشتہ شروع ہو گیا چار سالہ معصوم سا خوبصورت بچہ قریب آکر بیٹھ گیا میں نے آدم خان سے پوچھا یہ آپ کا بیٹا ہے ؟ جواب اثبات میں دیتے ہوئے پھر وضاحت کرنے لگا کہ یہ محمد خان کا بیٹا ہے جو روسیوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا اس کے بعد شہید کی بیوہ سے میں نے شادی کرلی یہ میری دوسری بیوی ہے جب کہ پہلی سے بھی میری اولاد موجود ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ افغان قوم بڑی غیور قوم ہے ایسی قوم کہ جس کے سترہ لاکھ لوگ جنگ کی نذر ہو گئے جب کہ زخمیوں اور معذوروں کا کوئی شمار نہیں مگر غور کیجئے کہ افغان بیواؤں کا اس قوم نے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیا اور وہ مسئلہ اسی لئے پیدا نہیں ہوا کہ افغانوں نے دو دو تین تین اور چار چار شادیاں کرلیں تعداد ازواج کے قرآنی حکم کی حکمت یہاں بخوبی سمجھ آتی ہے وگرنہ جنگ عظیم کے بعد سارا یورپ ایسی اخلاقی بے راہ روی اور بد کرداری کا شکار ہوا کہ جسے دیکھ کر شیطان آج بھی شرما اٹھتا ہے چنانچہ افغان معاشرے کا یہ اسلامی پہلو بھی عربوں کی طرح ایسا تابناک ہے کہ جسے دیکھ کر دل بے اختیار بول اٹھتا ہے کہ زندگی کا وہ کون سا شعبہ ہے کہ جہاں ہمارے رب کی راہنمائی موجود نہیں ہے۔

محمد خان کے اس یتیم بچے کا نام صمد خان تھا دنیا و ما فیھا سے بے نیاز ہو کے "گوفیہ" چلا رہا تھا دس بارہ سال کا جب ہو گا تو کلاشنکوف تھام لے گا اسے جب معلوم ہو گا کہ میرے باپ کو روسیوں نے شہید کیا ہے تو اس کا دل آخر ماسکو تک روسیوں کا پیچھا کرنے کو کیوں نہ چاہے گا میرے ہم سفر ساتھی کو بادام بڑے پسند تھے چنانچہ انہوں نے جیکٹ کی جیب سے بادام نکالے اور صمد خان کو دے دیئے اس کی جیب میں افغانی کرنسی ڈالی جی بھر کر اسے پیار کیا کہ یہ ایک شہید کا بیٹا تھا۔

ایک سوال کے جواب میں آدم خان نے بتلایا کہ اس کا ماں باپ اور ایک بھائی بھی اللہ کے راستے میں شہید ہوئے ہیں سچی بات تو یہ ہے کہ افغان قوم جو جہاد میں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کود پڑی اس کے ملک افغانستان میں شاید ہی ایسا کوئی گھر ہو کہ جس میں ایک بھی شہید نہ ہوا ہو یعنی ایک نہ ایک تو بہر صورت ہے جب کہ دو دو تین تین اور چار پانچ تک تو عام میں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جس گھرانے کا ایک فرد بھی شہید نہیں ہوا اس گھر کو افغانستان میں اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔

ناشتہ کر کے چلے تو ڈیڑھ گھنٹے بعد ہم قومندان صاحب کی قرار گاہ پر تھے جلات خان جو کہ اپنے گھر میں موجود نہ تھے وہ بھی یہیں تھے چنانچہ دونوں قومندانوں سے ملاقات ہو گئی کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد ہم نے مولانا عبدالباقی صاحب کی قرار گاہ پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو ایک کلاشن بردار مجاہد کو ہمارے ہمراہ کر دیا گیا اور گھنٹہ بھر سفر کرنے کے بعد ہم سلفیوں کی قرار گاہ پر تھے۔

سلفی مجاہد مولانا عزیز اللہ شہید کی قرار گاہ پر

روسی سرحد پر واقع دشت ارچی جو کہ دریائے آمو کے کنارے صوبہ کندوز کا ضلع بھی ہے ہم اس کی بستی باجوڑی میں پہنچے یہی مولوی عزیز اللہ کا گاؤں ہے اس گاؤں کے جس گھر میں ہم پہنچے یہ گھر تو مولوی عزیز اللہ ہی کا ہے مگر یہ مجاہدین کی قرار گاہ ہے کابل سے ہمیں مولوی عبدالحلیم برادر مولوی عزیز اللہ نے اپنے بھائی کے نام خط دیا تھا مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ وہ تو عرصہ دو سال سے شہید ہو چکے ہیں مگر دوریاں اس قدر تھیں کہ ہنوز مولوی عزیزی اللہ کی شہادت سے اس کا بھائی بھی بے خبر تھا اور باقی احباب بھی۔

ہم قرار گاہ میں پہنچے تو مولانا عبدالباقی جو کہ جماعۃ الدعوۃ الی القرآن و السنہ کی طرف سے مجاہدین کی قرار گاہ کے قومندان تھے انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا یہ مولانا عزیز اللہ کے ماموں ہیں اب اپنے بھانجے کے جانشین ہیں جب ہم پہنچے تو دوپہر کا دستر خوان بچھ چکا تھا ہم بھی شامل ہو گئے اور ساتھ ہی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مولوی عزیز اللہ جو کہ شیخ جمیل الرحمان رحمہ اللہ کی جماعت سے وابستہ تھے انہوں نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے اس علاقے میں دعوت و جہاد کا کام شروع کیا اور اس قدر تیزی لگن اور محنت سے کام شروع کیا کہ جہاد میں قرار گاہ اور جبھہ بنایا دعوت کا کام کر کے لوگوں کے عقائد کو سنوارا اور پھر انہیں مجاہد بنایا ان کا یہ کام کمیونسٹوں کو مطلق نہ بھایا چنانچہ ان کے قتل کے پروگرام بننے لگے حتیٰ کہ افغان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دست ارچی کی بستی میں عزیز اللہ شہید کی مسجد کے ساتھ مورچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسوسی ادارے خاد نے اس شخص کے لئے ۶۰ لاکھ افغانی کا انعام مقرر کیا جو مولوی صاحب کو قتل کرے چنانچہ اس مقصد کے لئے اس علاقے کا ایک شخص صوفی اسماعیل جو کہ مولوی صاحب کی دعوت کا بڑا دشمن تھا وہ اپنے مقصد کے لئے کمیونسٹ بن گیا اور دو سال قبل جب کہ مولوی صاحب عیدالفطر کی نماز پڑھا کر واپس جا رہے تھے کلاشنکوف کے برسٹوں سے ان پر وار کر دیا گیا چنانچہ مولوی صاحب ان کے چار ساتھی قومندان مومن خان' ہارون خان یعقوب خان اور بدخشاں کے ایک سلفی قاری شہید ہو گئے۔

مولوی صاحب کے چھوٹے بھائی مولوی عبدالحمید نے بتلایا کہ جب بھائی جان شہید ہوئے تو احمد شاہ مسعود ان دنوں اسی علاقے میں کہیں موجود تھے انہوں نے مولوی صاحب کی شہادت پر کہا تھا کہ جب حالات ساز گار ہوئے تو میں مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے قتل کا بدلہ لوں گا۔

مولوی صاحب کے گاؤں باجوڑی میں سے جب ہم گزرے تو باقی دیہات کی طرح

اس کا بھی کوئی ایک گھر سلامت نہ تھا چھتوں کے بغیر دیواریں موجود تھیں مکین غائب تھے مولوی صاحب کا گھر مجاہدین کی قرار گاہ ہے جس کا نام "النجم" ہے دعوت و توحید کا یہ ستارہ آج بھی جگمگا رہا ہے دشمن اپنے مقاصد میں ناکام ہوئے ہیں مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی شہادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے وہ تو سرخرو ہوئے (انشاء اللہ) جب کہ دنیا میں بھی ان کا لگایا ہوا پودا بار آور ہو رہا ہے مولوی صاحب کی مسجد بھی دیکھی جہاں وہ خطبہ جمعہ دیا کرتے تھے یہ مسجد آج بھی آباد ہے اس کی داہنی دیوار کے ساتھ وہ مورچہ آج بھی موجود ہے جہاں مولوی عزیز اللہ کمیونسٹوں کے خلاف مورچہ زن ہوا کرتا تھا مسجد اور مورچے کا یہ حسین امتزاج دل کو بڑا ہی بھا رہا تھا بہار کا موسم تھا ہر طرف قدرتی پھول ہی پھول تھے مسجد کے سامنے شہداء کا قبرستان تھا یہیں مولوی صاحب کی قبر تھی مجاہدین نے ہماری راہنمائی کی وہاں جا کر فاتحہ پڑھی کیونکہ خود رو پھول اس قدر تھے کہ یہاں کوئی قبرستان اور قبر کا وجود تو معلوم ہی نہ ہوتا تھا۔

مولوی صاحب جب شہید ہوئے تو اڑھائی سو آدمی جماعۃ الدعوۃ سے منسلک ہو چکے تھے جب ہم قرار گاہ میں گئے تو دستر خوان پر بیس کے قریب مجاہد موجود تھے مولانا عبدالباقی نے ہمیں شیخ ولی اللہ کے لئے رقعہ دیا اور پھر ہم نے واپس جانے کی اجازت چاہی چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ رات گزارے بغیر جب ہم رخصت ہوئے تو ہمیں روسی ٹریکٹر اور ٹرالی دی گئی کہ اس دشت میں سفر کیلئے یہ سواری لینڈ کروزر سے کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں --- تین سلفی مجاہد ہمارے ہمراہ تھے پانچ گھنٹے کے بعد ہم امام صاحب واپس پہنچ چکے تھے راستے میں ایک قرار گاہ پر سلفی کمانڈر نظام الدین سے ملاقات کی خواجہ غار کا سلفی نوجوان ذبیح اللہ بھی تپاک سے ملا۔

کندو کے سب سے بڑے کمانڈر سے ملاقات

صبح اٹھے تو بائیس ہزار افغانی پر کرائے کی جیپ پکڑی اور کمانڈر صاحب کی ملاقات کو روانہ ہوئے ڈرائیور نے سیدھے راستے کے بجائے مختصر راستہ اپنایا اور صحراء نماء دشت میں جیپ دوڑاتے ہوئے کوئی ایک گھنٹے بعد مین روڈ پر پہنچا یہاں ہم ایک بستی میں اس صوبے کے سب سے بڑے کمانڈر مولوی عبداللطیف سے ملاقات کرنے ان کی قرار گاہ میں گئے قرار گاہ کے باہر جیپیں ٹینک بکتر بند گاڑیاں کھڑی تھیں قرار گاہ سے باہر کلاشن بردار مجاہدین کا گروپ کھڑا تھا ہم نے انہیں اپنا تعارف کروایا اور کمانڈر سے ملاقات کے لئے کہا ہمیں استقبالیہ کمرے میں بٹھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی مولوی صاحب کا ملاقات کے لئے پیغام آگیا چنانچہ ہم گئے تو کمانڈر مولوی عبداللطیف ابراہیمی امیر جہاد کندوز و حدود روس حاجی عبدالرؤف ابراہیمی امیر نظامت حدود روس اور استاذ طارق امیر امور سیاسی صوبہ کندوز و حدود روس نے ہمیں خوش آمدید کہا تعارف کے بعد گفتگو شروع ہوئی پندرہ بیس منٹ بات چیت جاری رہی اس بات چیت میں جو سب سے زیادہ اہم اور خوش کن بات تھی وہ یہ کہ مولوی صاحب نے بتلایا کہ ہم الحمدللہ روس کے اندر جا کر کاروائیاں کرتے رہے ہیں میں نے پوچھا اب تو یہ کاروائیاں نہیں ہوتی ہوں گی کیونکہ تاجکستان جو کبھی روس کا حصہ ہوا کرتا تھا آج وہ آزاد ہے تو تقریباً میرے ہم عمر نوجوان امیر جہاد نے کہا وہاں اب بھی اہم پوسٹوں پر روسیوں کا کنٹرول ہے اور جو باقی حکام ہیں وہ بھی وہی پرانے کمیونسٹ ہیں کہ جن کے ذہن نظریات اور عادات و اطوار وہی ہیں یعنی نجیب جیسے ہیں وہ ---- چنانچہ ہمارا جہاد جو روسیوں کے وقت سے ہم نے شروع کر رکھا ہے وہ جاری ہے یہ کبھی ختم نہ ہو گا اور ابھی حال ہی میں ہم دو تاجکستانی گروپوں کو تاجکستان کے اندر بھیج چکے ہیں ان میں سے ایک گروپ تیرہ جب کہ دوسرا پچاس افراد پر مشتمل تھا انہیں ہم نے یہاں ٹریننگ دی ہے اور دریائے آمو کے پار بھیجا ہے۔

گفتگو کے آخر پر میں نے دریائے آمو دیکھنے کی خواہش کی تو کمانڈر نے ایک کلاشن بردار مجاہد ہمارے ساتھ روانہ کیا گاڑی کا پوچھا تو ہم نے کہا کہ گاڑی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس موجود ہے چنانچہ گاڑی تک انہوں نے ہمیں الوداع کیا اور ہم دریائے آمو کی طرف چل دیئے۔

دریائے آمو کے کنارے بندر شیر خان میں

اب ہمارا رخ بندر شیر خان کی طرف تھا راستے میں ہمیں دو تین جگہ چوکیوں پر مجاہدوں نے روکا مگر جونہی انہیں ہمارا ہمراہی مجاہد آگاہ کرتا کہ یہ کمانڈر صاحب کے پاکستانی مہمان ہیں تو محبت اور تشکر بھرے جذبا سے ہمارا راستہ صاف کر دیا جاتا دس پندرہ منٹ بعد ہم بندر شیر خان میں تھے۔

ہم ابھی جیپ سے اترنے کی تیاری کر رہے تھے کہ مجاہد نے بندر شیر خان کے کمانڈر کے پاس جا کر ہمارا تعارف کرا دیا چنانچہ ہم اندر گئے تو والہانہ ملاقات کے بعد ہم اس دارالضیافہ میں بیٹھے جہاں بڑے بڑے روسی جرنیل کھانا کھایا کرتے تھے صوفے اور ٹیبل سجے ہوئے قالین بچھے ہوئے تھے مجاہدین ابھی یہاں ناشتہ کرکے بیٹھے ہی تھے ہم پہنچے تو ہمارے لئے ناشتہ چن دیا گیا ناشتہ کرتے رہے باتیں کرتے رہے جہاں کبھی روسی جرنیل کھانے کھاتے ہوئے پاکستان تک کو روندنے کی باتیں کیا کرتے تھے آج ہم ناشتہ کرتے ہوئے اپنے مجاہدین کیلئے ماسکو تک یلغاریں کرنے کی سوچیں سوچ رہے تھے کمانڈر صاحب عربی خوب جانتے تھے چنانچہ عربی میں اور کبھی درمیان میں پشتو اور فارسی میں بھی کوئی بات کر لیا کرتے تھے۔ ناشتے کے بعد ہم باہر نکلے تو اردگرد اس بڑی بلڈنگ میں کئی دفاتر تھے وسیع و عریض سرسبز لان تھا مجاہدین کا گھوڑا اب اس لان میں گھاس کھا رہا تھا۔

ایران اور افغانستان میں "بندرگاہ" کو صرف "بندر" کہتے ہیں چنانچہ اس بندرگاہ کا نام بندر شیر خان ہے اب ہمارا رخ دریائے آمو پر بنی ہوئی بندر شیر خان کی عمارت کی طرف تھا قومندان صاحب کا گائیڈ بھی ہمارے ہمراہ تھا چنانچہ جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو یہ واقعی بندرگاہ تھی جب کہ دریا میں مال بردار کشتیاں اور سامان اٹھانے والی کرینیں بھی ایستادہ تھیں دریا بہت بڑا تھا گہرا اور خاموش تھا ہمیں بتلایا گیا کہ کبھی اس دریا میں کشتیوں کے ذریعے لمبی مسافت طے ہوتی تھی بندر شیر خان سے حیرتان و ترمز اور اس سے آگے تک کشتیاں چلتی تھیں۔

بندرگاہ پر واقع روسیوں کی لائبریری میں بھی ہم گئے یہاں لینن اور مارکس کی کتابیں دیکھنے کو ملیں اللہ کے انکار پر مبنی دہریت کا لٹریچر اب زمین پر بکھرا پڑا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغان کمیونسٹ لیڈر ببرک کارمل اور نجیب وغیرہ کے حوالے سے بھی افغانیوں کا دھریت کا سبق دینے والا لٹریچر موجود تھا یہی وہ جگہ تھی جہاں سے لٹریچر آتا اور پورے افغانستان میں پھیلایا جاتا مگر اب اس سارے لٹریچر اور نظریے کا قرآن نے منہ توڑ دیا ہے چنانچہ اب یہ سارا لٹریچر جمع کر کے کچھ دریائے آمو کی نذر کیا جائے گا اور کچھ یادگار کے طور پر باقی رہے گا تاکہ آنے والی نسلیں اس احمقانہ لٹریچر کو دیکھ کر اس کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔

لائبریری سے نکلے تو ساتھ ہی اس دفتر میں گئے جس میں بڑا روسی جرنیل بیٹھا کرتا تھا اور یہاں کے معاملات کی نگرانی کیا کرتا تھا اس دفتر سے نکلنے کے بعد ہم نے دریا کے کنارے تاجکستان کا نظارہ کیا ننگی آنکھ کے ساتھ اور دوربین کے ساتھ اس سرزمین کو دیکھا کہ جو آج روسی درندوں کی زندیق چیلوں سے تو آزاد ہو گئی ہے مگر ابھی اس کے دانتوں سے کلی طور پر خلاصی نہیں ہوئی۔

وہ اس طرح کہ مولوی عبداللطیف صاحب نے مجھے بتلایا کہ ابھی تک ترکستان یعنی ازبکستان تاجکستان قازقستان کرغستان اور ترکمانستان میں اہم پوسٹوں پر روسی ہی براجمان ہیں اور جو مسلمان حکمران ہیں تو وہ بھی وہی پرانے کمیونسٹ ہیں جو سیکولرازم کے حامی حتیٰ کہ سابق نجیب اور اس کے حواریوں کے طرفدار اور مجاہدین کے مخالف ہیں کہ مجاہدین کے افغانستان میں کنٹرول حاصل کرنے سے انہیں بہرحال خطرہ ہے ---- لہٰذا افغان جہاد کی برکت سے یہ علاقے آزاد ہو گئے ہیں مگر وہ کامل آزادی کہ جو کبھی اس علاقے کا طرہ امتیاز ہوا کرتی تھی تو وہ ابھی باقی ہے چنانچہ اب میں بندرگاہ کے پلیٹ فارم سے نیچے اترا دریائے آمو کہ جسے دریائے جیحوں بھی کہا جاتا ہے اس کے پانی سے وضو کیا ---- اس عزم کے ساتھ کہ اے دریائے جیحون ---- عنقریب تیرے پانیوں سے پھر مجاہدین وضو کر کے اپنے مالک کے حضور جھکتے اور دعائیں مانگتے ہوئے اور ہاتھوں میں کلاشنکوفیں تھامے تجھ سے پار (ماوراء النہر) سمرقند و بخارا سے آگے اوفا اور قازان سے اس طرف دریائے وولگا سے پار داغستانی لشکروں کو ہمراہ لے کر ماسکو کی طرف بڑھنے والے ہیں۔

اے دریائے آمو ----- روسی تجھے پار کر کے ان دونوں راستے سے بھاگے ہیں مگر ہم مجاہدین۔ روس کے تعاقب میں شاہراہ سالانگ پر حیرتان بندر سے اور شیر خان بندر سے اپنا سفر جاری رکھیں گے (انشاء اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"مدیر مجلہ" تاجکستان اور افغانستان کے درمیان دریائے آمد کے کنارے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان سے ترکستان تک

روس کے تعاقب میں

اللہ عزو جل کی توفیق سے افغانستان میں دریائے آمو تک پہنچ گیا تھا لہٰذا اب ۳ اگست ۹۲ کو سوا بارہ بجے (پی آئی اے) کے بوئینگ پر سوار ہوا اور پھر اپنے ہمسفر ساتھی حافظ عبدالعزیز کے ہمراہ پاکستان کے بعد افغانستان کی فضاؤں میں اڑ رہا تھا کہ پائیلٹ نے کچھ یوں باخبر کیا۔

"اس وقت ہم مزار شریف کے اوپر محو پرواز ہیں۔ اور اب دریائے آمو پار کر کے ازبکستان میں داخل ہوتے ہوئے ترمذ پر اڑ رہے ہیں"

جی ہاں ---- ٹھیک اسی جگہ آج سے چار سال قبل روسی افواج کا سربراہ جنرل گراموف جب اپنی فوج کو افغانستان سے بھگا کر یہاں پہنچا تھا تو شاہراہ سالانگ پر مجاہدین اس کے تعاقب میں تھے وہ اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اس نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا دریائے آمو پر افغانستان کی سرحدی چوکی "حیرتان" سے وہ جلدی جلدی پل عبور کر کے ترمذ میں داخل ہوا وہ سراپا حیرت میں ڈوبا ہوا تھا سوچ رہا تھا کہ روس تو جہاں گیا وہاں سے نکلا نہیں مگر اب یہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ حیرتان سے گزرتے ہوئے اس حیرت و استعجاب نے اس کی ہمت اس حد تک مار دی کہ اس نے جو تقریر اپنی افواج کے سامنے افغانستان میں کرنا تھی اسے وہ ترمذ میں بھی نہ کر سکا صحافیوں کے روبرو بس وہ اتنا سا شکست خوردہ اور ذلت آمیز جملہ بول سکا

"آج کا دن وہ دن ہے کہ جس کا ہمیں کئی سالوں سے انتظار تھا"

یہ دن پندرہ فروری ۱۹۹۲ء کا دن تھا کہ گراموف یہاں یہ دن بھی گزار نہ سکا جہاد کا خوف اسے آگے بھگا لے گیا۔

آج سے بارہ سال قبل امام ترمذی کے اس شہر کے راستے قدرے آزاد ازبکستان میں جانے کا کسی کے دل میں کوئی تصور اور خیال تک نہ تھا مگر جہاد نے اسے عملی حقیقت کا روپ دے دیا اور آج اللہ نے جہاد کی برکت سے ہمارے لئے یہ ممکن بنا دیا کہ اڑھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھنٹے کی فلائیٹ کے ذریعے ہمیں تاشقند ایئرپورٹ پر اتار دیا ہوائی جہاز سے لاؤنج میں آئے تو دو گھنٹے کلیرنس میں لگ گئے سارا عملہ روسی تھا۔ کسٹم کا طریق کار یہ تھا کہ جس کے پاس آم کی پیٹی تھی اس سے تین چار آم رکھ لئے جس کے پاس کپڑا تھا اس سے تھوڑا سا کپڑا رکھ لیا اور جس کے پاس جیکٹیں تھیں اس سے ایک جیکٹ رکھ لی یعنی یہ کسٹم عملہ کیا تھا یہ تو ہمارے ہاں سبزی منڈی میں بولی دینے والوں کا ایک گروہ تھا کہ جو آڑھتیوں کی طرح سبزی اور فروٹ کی ٹوکریوں سے اپنی چونگی وصول کر رہا تھا

ماسکو کا سفر

ہمارا ویزا یکم اگست سے ۱۵ اگست تک تھا اور وہ بھی صرف ازبکستان کے تین شہروں تاشقند، سمرقند اور بخارا کے لئے کہ جسے اسلام آباد کے روسی سفارتخانے نے جاری کیا تھا پھر تین اگست کو ہم یہاں پہنچے تھے لہٰذا ہمارے پاس صرف ۷ دن تھے تاشقند آکر ۲۴ گھنٹوں کے اندر ہم نے اپنے آنے کی اطلاع کرنا تھی وہ بھی نہ کر سکے اور اپنے اللہ پر توکل کرتے ہوئے ماسکو کا پروگرام بنا لیا تین دن تاشقند میں لگ گئے اور پھر دو نوجوان جو کہ عربی زبان سے آشنا تھے ہمارے ہمراہ ہو لئے۔ ماسکو کا ٹکٹ خریدا اور سات اگست کو چھ بجے صبح ہم تاشقند سے ماسکو کی طرف روانہ ہوئے

ٹکٹ ہمارا درجہ دوم کا تھا اور ہم چار ساتھیوں کے لئے چار بیڈز پر مشتمل پورا کیبن ہمارے تصرف میں تھا بستر تو پہلے ہی اوپر موجود تھے اب صاف ستھرے سفید تولئے اور چادریں بھی ہمیں فراہم کر دی گئیں گاڑی چل پڑی اور ہم مصروف گفتگو ہو گئے تب ایک روسی افسر ہمارے پاس آیا اور ہمارے ساتھیوں سے ٹکٹ دکھانے کو کہا انہوں نے ٹکٹ دکھائے تو کہنے لگا یہ جو غیر ملکی ہیں ان کے لئے تین گنا زیادہ پیسوں کا ٹکٹ ہوتا ہے لہٰذا وہ کیوں نہیں خریدا ساتھیوں نے کہا ہمیں پتہ نہیں تھا اور یہ ٹکٹ بھی ہم نے ہی خریدا ہے اس کے بعد اس نے ہمارے پاسپورٹ اور ویزا دیکھنا شروع کر دیا کچھ دیر دیکھنے کے بعد اس نے بغیر کوئی اعتراض کئے ہمیں ہمارے کاغذات واپس کر دیئے اور چل دیا ہم سمجھتے ہیں یہ خالص اللہ کا کرم تھا جو ہم پر ہوا کہ اس نے پھر تین گنا وصول کئے اور نہ ھی ویزے پر اعتراض کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ماسکو کی ایک مسجد کا منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاڑی آدھا گھنٹہ چلی ہو گی کہ اب قاز قستان شروع ہو گیا اور پھر متواتر دو دن تک گاڑی قاز قستان میں چلتی رہی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی ریاست ہے اس کا رقبہ انڈیا کے رقبے کے برابر ہے اور آبادی دو کروڑ کے قریب۔ قاز قستان میں ہم نے کپاس کی فصلیں بھی دیکھیں اور صحرا بھی' جنگلات بھی دیکھے اور شہر بھی مگر جو خاص شے دیکھی وہ خوبصورت عمارتیں تھیں کہ ایک بڑے سے کمرے کے چار کونوں پر مینار ہیں درمیان میں گنبد ہے اور ایک ھی جگہ پر سو سو دو دو سو کے قریب یہ عمارتیں۔ میں سمجھا کہ یہ ولیوں کے مزارات ہوں گے مگر اس قدر؟ اور پھر قاز قستان میں --- اب میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا بھئی یہ آبادیاں ہیں یا ولیوں کے مزار؟ تو وہ کہنے لگے یہ تو عام لوگوں کے قبرستان ہیں قاز قستان میں قبرستان ایسے ہی ہوتے ہیں جبکہ انہیں بنانے والے خود بے چارے کچے گھروں میں رہتے ہیں مگر جب کوئی مرتا ہے تو ساری پونجی اس کی قبر پر لگا دیتے ہیں۔

گاڑی میں دوسرے دن ہم ساڑھے بارہ بجے کے قریب "اور نبرگ" شہر میں پہنچے اب ہم یورپ میں تھے ایشیا کی زمین ختم ہو چکی تھی شہر کے نام سے اس پورے علاقے اور ریاست کا نام بھی "اور نبرگ" ہے۔ اس کا رقبہ ایک لاکھ بارہ ہزار کیلومیٹر مربع ہے نہر اورال جو کہ "بشکیریا" سے آتے ہوئے اس ریاست سے گزرتی ہے اور "بحر خزر" میں گرتی ہے تو یہ ماضی میں مسلمانوں کی عظمتوں کے نشان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے "اور نبرگ" شہر اسی نہر کے کنارے آباد ہے یہ شہر جو کبھی اسلامی تاریخ میں بڑا اہم شہر ہوا کرتا تھا آج یہاں آدھ گھنٹہ کے لئے گاڑی رکی تو میں پلیٹ فارم سے باہر نکل کر اس شہر میں گھومتا رہا مگر اب یہاں اسلامی عظمت کا کوئی نشان نہ تھا روسیوں نے مقامی مسلمانوں کو اٹھا کر ادھر ادھر دھکیل دیا۔ اکثر کو قتل کر دیا اور اب یہاں روسیوں کی اکثریت ہے مگر اس کے باوجود بھی بشکیر' قازاق اور تاتار مسلمان کافی تعداد میں ہیں اور ان کا اسلام صرف اس قدر ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں

اگلے دن یعنی نو اگست کو ساڑھے تین بجے ہم ماسکو کے ریلوے اسٹیشن پر تھے ہم نے تین دن اور دو راتیں گاڑی میں گزاریں

گاڑی میں دوران سفر ہمارے ساتھی عبدالقدوس اور ابوالرشید دینی مسائل پوچھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے 'قرآن حفظ کرتے رہے 'اور جس قدر وہ حفظ کر لیتے میں اس کا ترجمہ اور تفسیر انہیں پڑھا دیتا۔ اسی طرح سے ہمارا یہ سفر بحمداللہ بڑا بابرکت اور خوشگوار رہا۔

ماسکو میں

جتنا عرصہ ہم نے گاڑی میں گزارا اتنا ہی ماسکو میں قیام رہا ہم ریلوے اسٹیشن سے میٹرو کے ذریعے جامع مسجد میں پہنچے۔ یہاں نماز ادا کرنے کے بعد ہم نے طلباء کا ہوسٹل ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ مقصد یہ تھا کہ وہاں پاکستانی طلباء بھی ہوں گے ان سے ماسکو کے بارے کچھ معلومات لیں گے۔ خیر ہم شام کے وقت طلباء کے ہوسٹل میں پہنچے تو وہاں مختلف ملکوں کے طلباء موجود تھے یہ سب روسی بلاک کے ممالک کے طلباء تھے۔ اور کچھ طالب علم بنے ہوئے تھے۔ ہمارا واسطہ ایسے ہی پاکستانی نوجوانوں سے پڑا یہ لوگ چار سو ڈالر دے کر یہاں یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات میں داخلہ لے لیتے ہیں اور پھر کاروبار کرتے ہیں اور آگے جرمنی فرانس وغیرہ میں جانے کی کوشش کرتے ہیں کوئی نیا ملک پاکستانیوں کے علم میں آئے بس پھر کیا ہے۔ ایجنٹ حضرات سبز باغ دکھاتے ہیں اور لوگ گھر بار بیچ کر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور سب کچھ لٹا کر گھر کا رخ کرتے ہیں کچھ ایسی ہی صورتحال آج کل یہاں بھی موجود ہے۔

ہم انہی پاکستانیوں کے پاس ہی رات ٹھہر گئے پھر کچھ نہ پوچھئے رات کیسے گزری۔ یہ ہوسٹل یوں تھا جیسے جنگل میں جانوروں کا مسکن ہو شور شرابا اور ہوہا کی بلند آوازیں اور ہوتی کیوں نہ کہ لڑکوں نے شراب پی رکھی تھی 'روسی لڑکیاں ان کے ہمراہ تھیں رقص کا دور چل رہا تھا کہیں کہیں نشے میں دھت آپس میں لڑائی جاری تھی شراب کی بوتلیں فرش پر ٹوٹ رہی تھیں --- پچھلی رات تک یہ مشق جاری رہی اور پھر یہ لوگ سوئے تو دن کے بارہ بجے اٹھے۔ صبح کے وقت ایسے تھا جیسے یہاں کوئی آدمی موجود ہی نہ ہو۔

غور کیجئے! یہ ہیں وہ ہاسٹل کہ جہاں کمیونسٹ ملکوں کے لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے اور واپس اپنے ملکوں میں جا کر روس کی مدد سے وہ انقلاب برپا کرتے تھے اور پھر وہ پورے ملک کو ان ہوسٹلوں جیسی رہائش گاہوں میں بدل دیتے تھے افغانستان کا ببرک کارمل' حفیظ اللہ امین اور ڈاکٹر نجیب اللہ کہ جس نے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی تو اس نے بھی یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماسکو سے ہی ڈاکٹری کی سند لی اور انہی ہوسٹلوں میں رہا اور افغانستان کا صدر بن کر اس نے وہاں وہی کچھ کیا جو ان ہوسٹلوں میں وہ کیا کرتا تھا۔ اس قدر گندے ماحول میں بھی چند اللہ والے ہمیں مل گئے عشاء کی نماز پڑھنے کیلئے ہم نے وضو کا ارادہ کیا۔ کمرے سے باہر نکلے تو برآمدے میں یمن کا طالب علم مل گیا۔ سلام دعا اور عربی میں گفتگو ہوئی۔ نماز کا ذکر ہوا تو اس نے کہا ہم نے ہوسٹل میں ایک کمرے کو مسجد بنا رکھا ہے۔ اب ہم وہاں پہنچ گئے اذان ہوئی یمن ' الجزائر اور مراکش کے عرب طلباء اکٹھے ہو گئے مجھے آگے کر دیا گیا میں نے نماز پڑھائی نماز کے بعد کافی دیر اکٹھے بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ طلباء کہنے لگے یہاں تو ایسے ہی ہر روز ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں ہمارے ملکوں نے بھیجا ہے ہم تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں اور دین کو بھی تھامے ہوئے ہیں

ماسکو کی جامع مسجد کے خطیب سے ملاقات

ماسکو میں دو مسجدیں ہیں ایک تو ابھی واگزار ہوئی ہے اور یہ پرانی اور تاریخی مسجد ہے جبکہ مرکزی مسجد جو کہ ماسکو میں منعقد ہونے والی اولمپک گیمز کی بلڈنگ کے ساتھ واقع ہے یہ کبھی بند نہیں ہوئی دس اگست کو ہم اس مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے گئے تو اس کے دفتر میں حسن حضرت سے ملاقات ہوگئی۔ یہ مسجد کے امام اور نائب خطیب ہیں۔ کوٹ کے ساتھ انہوں نے ٹائی لگا رکھی تھی کلین شیو تھے اور سر پر سفید پگڑی تھی اپنے خوبصورت اور ماڈرن سوٹ سے مزین دفتر میں براجمان تھے۔ ان کا سیکرٹری بھی کلین شیو نوجوان لڑکا تھا۔ مغربی لباس زیب تن کئے دو نوجوان لڑکیاں بھی یہاں موجود تھیں۔ لڑکے بھی تھے ہمارے آنے پر وہ چلے گئے امام صاحب سے تعارف ہوا اور پھر گفتگو کا سلسلہ چل نکلا امام صاحب عربی نہیں جانتے تھے میں نے سوچا چلو بول نہیں سکتے تو سمجھتے تو ہوں گے مگر وہ اس سے بھی قاصر تھے --- تھوڑی دیر بعد ہی میں نے حضرت صاحب سے داڑھی کا سوال کر دیا اب انہوں نے کافی دیر جواب دینے میں لگا دی۔ حاصل کلام یہ تھا کہ داڑھی تو عیسائی رکھتے ہیں یہ تو ان کی نقل ہے حالانکہ حضرت صاحب کو ٹائی میں ان کی نقل نظر نہ آتی تھی۔ میں نے کہا عیسائیوں کی مخالفت انہیں کاموں میں ہے جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کے رسولؐ نے مخالفت کی ہے اور یہ کہ عیسائیوں کے غلط کاموں میں مخالفت ہے ۔ اب اگر کیا عیسائی رفاہ عامہ کا کام کریں تو ہم اس سے رک جائیں گے اس کے بعد حضرت صاحب کہنے لگے کہ اللہ کے رسولؐ کی داڑھی زندگی کے اوائل میں تھی اور آخر میں نہ تھی اسلیئے میری بھی نہیں ہے اس پر میں نے نعوذباللہ کہہ کر اللہ کی پناہ مانگی اور امام صاحب سے کہا کہ آپ مجھے اس کی دلیل دیں تو وہ الٹا مجھے کہنے لگے آپ دلیل دیں کہ اللہ کے رسولؐ کی داڑھی تھی اس پر میں نے انہیں داڑھی کی حدیثیں پڑھ کر سنا دیں اور کہا کہ امام بخاری ترمذی اور نسائی جو ترکستان میں پیدا ہونے والے عظیم محدثین ہیں ان کی کتابیں مجھے دیجئے میں دلائل آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اس پر امام صاحب خاموش ہو گئے اور پھر اس کے بعد اس ان پڑھ انسان سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھا اور دفتر سے نکل کر ہم مسجد میں آگئے ۔

سنا تھا کہ مسجد میں ظہر اور عصر کی دو نمازیں باجماعت ہوتی ہیں مگر آج تو وہ بھی دیکھنے میں نہ آئیں البتہ نوجوان جوڑے ضرور مسجد میں آتے امام صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے اور پھر چلے جاتے یہ عقدہ ہم پر اس وقت کھلا جب اس دفتر کے دروازے پر ہماری نظر پڑی وہاں لکھا ہوا تھا اسلامی مسائل معلوم کرنے کا دفتر اور یہ کہ نکاح کی فیس کم از کم ۳۰۰ روبل ہے اب پتہ چلا کہ یہ جو عریاں لباس میں جوڑے یہاں آتے ہیں یہ نکاح کے لئے آئے ہیں اور پھر جب حضرت صاحب بھی واپس جانے لگے تو اب ان کی پگڑی بھی غائب تھی اور ایک سوٹڈ بوٹڈ انسان ہاتھ میں بریف کیس تھامے واپس گھر جا رہا تھا بالکل اسی طرح جس طرح دفتر میں کوئی بابو ڈیوٹی دے کر واپس جاتا ہے

اب سمجھ میں آیا کہ ماسکو چونکہ دارالحکومت ہے مسلم ممالک کے سربراہ یہاں آتے تھے اب وہ مسجد میں جانا چاہیں جمعہ پڑھنا چاہیں تو ان کے لئے محض دکھاوے کے لئے روس نے یہ انتظام کر رکھا تھا ۔ اس ضرورت کے علاوہ مجھے ایسے امام کی اور کوئی حاجت دکھائی نہیں دے رہی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریملن کی سیر اور ریڈ سکوائر میں لینن کی لاش

ماسکو میں کریملن وہ جگہ ہے جہاں روس کے بادشاہ رہا کرتے تھے ۔ پھر زاران روس کی بادشاہی ختم ہوئی اور یہاں کمیونسٹ حکمرانوں کا بسیرا ہوا ۔ اب کریملن میں یلسن کا دور ہے ۔ کریملن جو کہ کئی مربع اراضی پر پھیلا ہوا ہے ہم اسے دیکھنے کے لئے گئے تو ریڈ سکوائر میں دس دس روبل کی ٹکٹیں فروخت ہو رہی تھیں لوگ خرید رہے تھے ہم نے بھی خریدیں اور پھر ۳۵ ۔ ۴۰ مردوں اور عورتوں کے قافلے کو ایک معلم کی سربراہی میں دے دیا گیا اور وہ ہمیں لے کر کریملن کی طرف نکل کھڑا ہوا اسی طرح گروپ بنتے جا رہے تھے اور انہیں معلمین جو کہ مرد اور خواتین تھیں ان کے حوالے کیا جا رہا تھا ۔۔۔ جس گروپ میں ہم تھے اس کے معلم نے کوئی پندرہ بیس جگہوں پر کھڑے ہو کر ۱۰ ۔ ۱۰ اور پندرہ پندرہ منٹ تقریر کی ایک جگہ پر آگ جل رہی تھی اردگرد پھول پڑے تھے ۔ یہاں زاروں نے کمیونسٹوں کو قتل کیا تھا ۔ ایک جگہ پر مینار بنا تھا یہاں کمیونسٹ مفکرین مارکس اینجلس وغیرہ کے نام لکھے ہوئے تھے کریملن کے اندر گئے تو کوئی زاروں کی رہائش گاہ تھی اور کوئی ان کے آثار کا عجائب گھر ۔۔۔ ایک جگہ گئے جہاں چار گرجا گھر تھے اور یہ کافی بڑے بڑے اور تاریخی تھے ان میں ایک گرجا گھر کا تعارف کراتے ہوئے روسی معلم نے کہا کہ اس کی تعمیر کے لیے ماسکو کے بادشاہ نے روم سے کاریگر منگوائے اور اسے بڑے اہتمام سے تعمیر کرایا ۔

روسی معلم کی اس بات کا ترجمہ جب میرے مترجم ساتھی نے روسی سے عربی میں کیا تو میری نگاہوں کے سامنے تاریخ کے وہ اوراق گھومنے لگے کہ جب ۸۵۷ میں عثمانی خلیفہ سلطان محمد فاتح نے عیسائیوں کے سیاسی اور مذہبی مرکز قسطنطنیہ شہر پر قبضہ کر لیا اور اس کا نام بدل کر استنبول رکھ دیا جس کا معنی ترکی زبان میں "دارالاسلام" ہے مسلمانوں کا اقتدار اور عظمت اس وقت عروج پر تھی کہ ایک طرف ترکوں نے آرتھوڈکس عیسائیوں کے مرکز پر قبضہ کر لیا تھا ۔ اور پھر آگے بڑھ کر مشرقی یورپ کے ملکوں یوگوسلاویہ ' بلغاریہ ' رومانیہ اور ہنگری تک کو فتح کر لیا دوسری جانب سارا ترکستان اور دریائے وولگا کے کنارے پر مسلمانوں کی حکمرانی تھی اور ماسکو تو ایک چھوٹی سی ریاست تھی جو کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی باجگزار ہو جایا کرتی تھی اور کبھی آزاد ---- اب ۸۸۶ میں ماسکو کے بادشاہ نے روس کو مضبوط کرنا شروع کر دیا اور عزم کر لیا کہ وہ قسطنطنیہ کا بدلہ مسلمانوں سے لے کر رہے گا یہاں کے امراء نے قسطنطنیہ میں عیسائیوں کے مرکز کو ماسکو میں منتقل کر لیا کریملن میں گرجے بن گئے اور تیاریاں شروع ہو گئیں تاتاری مسلمانوں اور روسی عیسائیوں کے درمیان لڑائیاں نئے سرے سے شروع ہو گئیں ---- خیر یہ تو تاریخی باتیں ہیں مگر اس وقت جو قابل غور بار تھی وہ یہ کہ کمیونسٹ انقلاب تو مذہب کا دشمن تھا اور انہوں نے مسلمانوں کی کوئی مسجد باقی نہ چھوڑی مگر کریمن میں گرجے باقی ہیں ان گرجوں پر لوہے کی منوں وزنی گھنٹیاں باقی ہیں ۔ ۶۲ ٹن کا ایک بڑا گھڑیال بھی یہاں پڑا تھا اور ان گرجوں کے میناروں پر جو سونے کے پترے ہیں اور سونے کی صلیبیں ہیں کمیونسٹوں نے انہیں بھی ہاتھ تک نہیں لگایا تو کمیونسٹ جو کہ مذہب دشمن تھے ان کا نشانہ بھی اس انقلاب کی زد میں اسلام ہی تھا اور یہ اسی دشمنی کا بدلہ تھا جسے زاروں نے شروع کیا اور کمیونسٹوں نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ۔

کریملن دیکھنے کے بعد اب اس کے مرکزی دروازوں کے درمیان دیوار کے ساتھ بنی عمارت کی طرف چل دیئے اس میں لینن کی حنوط شدہ لاش رکھی گئی ہے سامنے کھلا میدان ہے جسے ریڈ سکوائر کہا جاتا ہے یہیں کمیونسٹ انقلاب کی سالانہ پریڈ ہوا کرتی تھی جسے دیکھنے کے لئے دنیا بھر کے اکثر سربراہ آیا کرتے تھے

کارلمارکس یہودی کے فلسفے کو عملی جامہ پہنانے والے لینن کی لاش کو دیکھنے کے لئے ایک لمبی لائن لگ چکی تھی تلاشی بڑی سخت تھی مجھ سے کیمرہ بھی پولیس والوں نے رکھوا لیا جب ہم اس کے قریب پہنچے تو پہرہ داروں کی گارڈ تبدیل ہو رہی تھی عیسائیوں کے مذہبی گھڑیال کی گھنٹیاں کریملن کے گرجا نما میناروں سے بجیں اور پھر ساکت و جامد کھڑے دو پہرہ داروں کی جگہ دوسرے دو پہرہ دار آکر کھڑے ہو گئے ماسکو کے شوروموں میں مومی مجسمے رکھے ہوتے ہیں یقین جانیئے یہ پہرہ دار بھی مومی مجسمے ہی لگتے تھے یہ مین گیٹ کے دائیں بائیں آمنے سامنے کھڑے تھے ہم جب یہاں سے گزرنے لگے تو ان کی طرف دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی پہرہ دار کہ جس کے لئے ہنسی ممنوع ہے وہ بھی تھوڑا سا مسکرائے بغیر نہ رہ سکا ---- اب ہم اندر چلے گئے ہمارے ساتھی عبدالقدوس کے سر پر ٹوپی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پہرہ دار آگے بڑھا اور اس نے ٹوپی سر سے اتار کر عبدالقدوس کے ہاتھ میں تھما دی یعنی ان کے ہاں سر پر ٹوپی رکھ کر لینن کی زیارت کرنا لینن کی توہین تھی۔خیر اب ہم اندر چلے گئے وہاں لینن جامد و ساکت پڑا تھا ٹائی اور کوٹ پہنے ہوئے تھا روشنیاں اس کے جسم پر پڑ رہی تھیں باقی اندھیرا تھا۔

لینن کے مقبرے سے اب ہم باہر آچکے تھے اور مقبرے کے پیچھے باقی روسی سربراہوں کی قبریں تھیں اور ہر قبر پر صاحب قبر کا مجسمہ تھا ---- یہ برزنیف ہے جس نے روسی فوج کو افغانستان میں داخل کیا وہ مرگیا تو اس کے بعد آندروپوف تھا اس کی قبر بھی یہاں تھی ---- چرنکو بھی یہیں دفن تھا اس کے بعد گوربا چوف آیا اور پورا کمیونزم نظام ہی دفن ہو گیا ---- گوربا چوف اب یہاں دفن نہیں ہو سکے گا اس لئے کہ اس کے دور میں کمیونزم جو دفن ہو گیا ہے۔

غرض یہ بیسویں صدی کے فرعونوں کا دور تھا جس کا کچومر جہاد کی ضربات حق نے نکالا مصر کے فرعونوں کی لاشوں کو بھی حنوط کر کے مقبرے بنائے جاتے تھے اور جو سب سے بڑا فرعون موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوا اس کی لاش آج بھی سامان عبرت ہے جو اللہ کی قدرت سے سمندر میں غرق ہونے کے بعد محفوظ ہے اس فرعون نے اپنے وزیر ہامان کو کہا تھا کہ ایک بلند و بالا محل تیار کرو تاکہ میں اس پر چڑھ کر دیکھوں کہ موسیٰ کا رب کہاں ہے اور پھر وہ پاگل اس محل پر چڑھ کر آسمان کی طرف تیر چلاتا رہا اور پھر کہتا رہا کہ موسیٰ کا رب مجھے تو کہیں دکھائی نہیں دیا ------ سٹالن کے بعد روسی سربراہ خروشیف بھی ایسا ہی جدید روسی فرعون تھا کہ اس کا سائنسدان جب پہلا خلائی سیارہ اسپوتنک خلاؤں میں اڑا کر واپس آیا تو خروشیف نے کہا ہم نے زمین کے گرد چکر لگا لئے خلاؤں میں گھوم لیا ہمیں مذہبی جنونیوں کا رب کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔

غور کیجئے! ان دونوں پاگل فرعونوں کی ذہنیت ایک ہے اس نے اپنے زمانے کے مطابق پکی اینٹوں کے محل پر چڑھ کر ایک بات کہی اور آج کے اس فرعون نے آگ میں ڈھالے ہوئے لوہے کی مشین یعنی جہاز پر چڑھ کر وہی بات دہرائی --- دونوں کا دور لد چکا محض باقی رہ گئے لاشیں سامان عبرت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد و قتال ---- زندہ باد

ہر باطل نظام --- مردہ باد

اللہ نے اپنے ماننے والوں کو ایک بار پھر آگاہ کردیا ہے کہ مجھ پر مضبوط ایمان رکھ کر جہاد و قتال کے راستے پر چلتے رہے تو پھر سنت یہی ہے کہ باطل مٹتا رہے گا حق ابھرتا رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطانی مذہب اور سٹالن کا انجام

کریملن اور لینن کو دیکھنے کے بعد پہلا تصور جو صاحب فکر و عقل کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیمونزم کے الحادی نظریئے کو جس نے پھانسی دی وہ تو بلاشبہ اسلام کا نظریہ جہاد و قتال ہے جس کا عملی مظاہرہ افغانستان میں ہوا جب کہ فکری طور پر کیمونزم اپنی حرکتوں سے ہی اعلان کر رہا تھا کہ وہ ناکام ہے ---- اب ایک طرف تو وہ مذہب کو افیون کہتا تھا عبادت کو فضول رسومات کے نام سے تعبیر کرتا تھا اس مقصد کے لئے اس نے مساجد ڈھا دیں - کلیسے بند کر دیئے کہیں کوئی ایک آدھ کلیسا بھی نقصان سے دو چار کر دیا ----- مگر اس نظام کے حاملین نے اپنے لئے ایک نیا معبود گھڑ لیا اور اس کے ساتھ دوسرے کئی معبود ---- کیا لینن کا مقبرہ عبادت گاہ نہیں اس کے احسانات تلے دب کر اس کی لاش کو حنوط کر کے اس کا احترام نہیں کیا جاتا مجسّموں کی طرح وہاں جو پہرہ دار کھڑے کیے ہیں ان کا کیا مقصد ہے اس کے احترام کے لئے سر پر ٹوپی نہ رکھنے دینا آخر یہ عبادت کی رسم نہیں تو اور کیا ہے۔ بیرونی سربراہ یہاں آئیں اور ہاتھ باندھے ایک منٹ کے لئے ساکت و جامد اس کی لاش پر کھڑے رہیں یہ عبادت نہیں تو اور کیا ہے --- پھر کیمونسٹوں کے اس معبود کے جو حواری ہیں وہ گویا کہ ولی ٹھہرے ان کے مجسمے۔ ان کی یادگاروں پر پھول اور آگ کا جلایا جانا یہ مراسم عبادت نہیں تو اور کیا ہیں ----- غرض کیمونسٹوں نے لاکھوں انسانوں کا قتل عام کیا۔ عبادت گاہیں مسمار کر دیں کتب خانے جلا دیئے ماں بہنیں اور بیٹی کے احترام تک کو ختم کر دیا اور کہا کہ یہ بھی مذہب ہے اور اشتراکیت یہ ہے کہ یہ محض عورتیں ہیں عورت ہونے کے ناطے بلا امتیاز اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ احترام وغیرہ سب مذہبی افیون ہے ---- کیمونسٹوں نے عملی طور پر یہ سب کچھ روس میں کر دکھایا اور سب مذہبوں کو ختم کر کے انہوں نے کیمونزم کا ایک مذہب بنا لیا - لینن اور اس کے حواریوں کی پوجا شروع کر دی ------ حقیقت یہ ہے کہ عبادت کا تصور انسان کی فطرت میں ہے اور وہ اپنی فطرت سے جدا نہیں ہو سکتا - یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنے حقیقی معبود کی عبادت نہیں کرے گا تو شیطان کی عبادت کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غیر اللہ کی عبادت شیطان ہی کی عبادت ہے وہ غیر اللہ کمیونسٹوں کا لینن ہو' ہندوؤں کا رام ہو عیسائیوں کا سینٹ پال ہو یا مسلمان کہلانے والوں کا قبر میں مدفون کوئی ولی ہو ---- اس کی عبادت دراصل شیطان کے راستے کی پیروی ہے۔ اور شیطان کے راستے کی پیروی ابلیس ہی کی عبادت ہے۔

لینن کے بعد سٹالن کہ جس کا ظلم و بربریت تاریخ کا ایک حصہ ہے اس کی قبر پر پہنچا تو مجھے اس کی بیٹی سویلانہ یاد آگئی کہ جس نے اپنے باپ کی موت کو دیکھ کر روس چھوڑ دیا تھا اور امریکہ جا پہنچی اس نے عیسائیت اختیار کر لی اس نے دنیا والوں کو بتایا کہ جب میرا باپ مرنے لگا وہ کہ جو رب کو گالیاں نکالا کرتا تھا اور اسے ماننے والوں کو سائبیریا کے ٹھٹھرتے جامد برفانی علاقوں میں مرنے کے لئے چھوڑ دیا کرتا تھا ---- اس ظالم پر جب نزع کا وقت آیا آنکھیں پتھرا کر آسمان کی طرف جا لگیں تو اس کی بیٹی "سویلانہ" کہتی ہے۔ میرا باپ ہاتھ اٹھاتا انگشت شہادت آسمان کی طرف کرتا اور پھر ہاتھ نیچے گر جاتا وہ زبردست کرب میں مبتلا تھا مگر بول نہ سکتا تھا وہ اپنے عمل سے بتلا رہا تھا کہ میں جسے نہ مانتا تھا اب اس کی گرفت میں ہوں کاش بولنے کو ایک آدھ منٹ مل جائے توبہ کر لوں لوگوں کو اپنے اور ان کے خالق و مالک سے باخبر کر دوں مگر اس نے اپنے پیشرو فرعون موسیٰ کی طرح وقت ضائع کر دیا تھا وہ فرعون کہ جو اپنے کو رب کہلاتا تھا جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا میں اب موسیٰ اور اس کے رب پر ایمان لایا ---- اللہ کا فرشتہ آگے بڑھا منہ میں مٹی ڈال دی کہ اب کیا فائدہ ایمان کا یہ تو نزع کا وقت ہے توبہ کے دروازے بند ہونے کا ٹائم ہے دنیا امتحان گاہ تھی وہاں امتحان ہو چکا اب تو نتیجہ سننے کا وقت ہے چنانچہ اب اسے سنے اور دیکھے بغیر چارہ نہیں ---- دیکھ کہ اب تیرا بنتا کیا ہے؟

اللہ کی طرف سے ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن میں اعلان موجود ہے۔

ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾

عذاب کا مزہ) چکھ تو (دنیا میں) بڑا جابر اور معزز بنا پھرتا تھا۔

اور یہ سزا اس لئے ہوگی! کہ

إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾

وہ عظمتوں والے اللہ کو مانتا ہی نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ایک قازق مسلمان نے بتایا کہ اسی کے دور میں ہمارے گاؤں کے پانچ آدمیوں نے اپنے گھر کے ایک کمرے میں نماز پڑھی انہوں نے سٹالن کی تصویر پر کپڑا ڈال دیا کہ اس کے دور میں ہر گھر کے اندر اس کی تصویر لٹکانا ضروری قرار دے دیا گیا تھا ------ ان مسلمانوں نے نماز تو پڑھ لی مگر رب کے حضور سر جھکانے کی خبر حکومت کو مل گئی۔ چنانچہ نماز کی ادائیگی اور سٹالن کی تصویر پر پردہ ڈالنے کے جرم میں ان پانچ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا اس کے بعد آج تک کسی کو خبر نہیں کہ ان پانچ نمازیوں کے ساتھ کیا بیتی؟ ---

ڈالر پری کو پکڑنے کی دوڑ

کمیونزم کی ناکامی کے بعد روس میں سرمایہ داری کی جانب دوڑ تیز ہو گئی ہے مگر یہ دوڑ صنعت لگانے یا محنت کرنے کی صورت میں نہیں بلکہ ڈالر کے حصول کی صورت میں ہے ہم جب یہاں آئے تو ایئرپورٹ پر ۱۳۵ ڈالر کا روبل ملا اس کے بعد ۱۵۰ کا اور یہ بڑھتے بڑھتے اب دو سو چالیس تک پہنچ گیا ہے لہٰذا ہر شخص زیادہ سے زیادہ ڈالر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ خود بخود ہی بڑھ جاتا ہے محنت کرنے کی ضرورت ہی نہیں اس صورتحال سے روبل گرتا جا رہا ہے اور مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے ہر شخص ڈالر ہی کے ذریعے راتوں رات امیر بننا چاہتا ہے ان لوگوں کی غیر ملکیوں پر خاص طور پر نظر ہوتی ہے کہ اس کے پاس ڈالر ہوں گے' ریلوے اسٹیشن میٹرو اسٹیشن اور شہر کی اکثر با رونق جگہوں پر اوباش نوجوانوں کے غول دکھائی دیں گے موقع ملے تو یہ لوٹنے اور قتل تک کرنے سے گریز نہ کریں گے۔ ہم سے نہ جانے کتنے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس ڈالر ہیں؟ ہم چار ساتھی تھے یقین جانئے! اکیلے کا تو کوئی حال نہیں مجھے پاکستانی نوجوانوں نے بتلایا ابھی اسی چکر میں ایک پاکستانی نوجوان کو چند دن پہلے روسی اوباشوں نے قتل کر دیا ------ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ نوجوان غیر ملکی سے ڈالر پوچھتے ہیں کہ ہم تبدیل کر دیتے ہیں۔ وہ تبدیل کرنے کے لئے جونہی ڈالر نکالے گا یہ جھپٹ کر بھاگتے بنیں گے اور کہیں شنوائی نہ ہو گی۔ ریلوے اسٹیشن پر دیکھا۔ ٹکٹیں بلیک میں بک رہی ہیں پولیس گھوم رہی ہے لوگوں کو ٹکٹ نہیں مل رہا مگر لڑکیاں اور لڑکے ہاتھوں میں ٹکٹ تھامے بلیک میں فروخت کر رہے ہیں غرض پوری قوم پیسے کے پیچھے بھاگ رہی ہے اور پیسے سے روس میں جو شخص جو کام بھی چاہے وہ کروا سکتا ہے۔ عام لوگ تو رہے درکنار خود

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کا یہ حال ہے کہ غیر ملکیوں سے ریلوے ٹکٹ کی قیمت تین گنا زیادہ - ہوائی جہاز سے سفر کیا جائے تو ڈالروں میں - اچھے ہوٹلوں میں رہا جائے تو وہ بھی ڈالر مانگیں گے ---- اور تو اور تاشقند میں ایئرپورٹ کا قلی جو ہمارا سامان ٹرالی پر رکھ کر باہر لایا وہ بھی ڈالر مانگتا تھا بہرحال ان ڈالر خوروں سے بچا جائے تو پھر روس مہنگا نہیں بلکہ روبل کے حساب سے غیر ملکیوں کے لئے بہت سستا ہے۔

سرمایہ داری کی یہی وہ دوڑ ہے کہ جس کا حل لینن نے اشتراکیت میں ڈھونڈا اور ستر سال تک وہ اور اس کے جانشین اسی کوشش میں لگے رہے مگر ستر سال بعد وہ جہاں سے شروع ہوئے تھے وہاں سے بھی بدتر حالت میں جا گرے اور اب پھر یہ قوم برطانیہ اور امریکہ کے پیچھے دوڑ رہی ہے جمہوریت کو اپنا رہی ہے ڈالر کو پوج رہی ہے اور عیسائیت کے ساتھ اسی طرح کی برائے نام وابستگی اختیار کر رہی ہے جیسی وابستگی امریکہ اور برطانیہ میں ہے۔ اور جو لوگ عیسائیت کے ساتھ مذہبی وابستگی کا عملی اظہار کرتے ہیں تو وہ اظہار وہی ہے جو فرسودہ' دقیانوسی غیر عقلی اور مشرکانہ ہے۔ کریملن کے سامنے ایک کونے میں ولیوں کے دو مجسمے تھے ایک روسی لڑکی یہاں کھڑی تھی دیا جلائے ہوئی تھی اور نذرانے وصول کرتی تھی اسی طرح اتوار کے روز کئی چوکوں پر میں نے دیکھا مذہبی لوگ ایک میز پر دیئے جلائے ولیوں کی تصویریں لٹکائے صلیب رکھے ہوئے نذرانے وصول کر رہے ہیں اور یہ عقیدہ رکھے ہوئے ہیں کہ اتوار کو ولیوں کی روحیں آتی ہیں۔ میں سوچ رہا تھا ان کے ہاں اتوار کو آتی ہیں ہمارے ہاں جمعرات کو آتی ہیں (اللہ کی پناہ ان خرافات سے)

لینن کی لاش دیکھ کر سامنے بڑے بازار میں آیا تو اعلان ہو رہا تھا کہ ماسکو کی سیر کے لئے بسیں تیار ہیں جو جانا چاہیں ٹکٹ حاصل کر کے بسوں میں بیٹھ جائیں۔ ہم بھی ٹکٹ لے کر بس میں جا بیٹھے بس چل پڑی ایک شخص ماسکو کی تاریخ بتلاتا رہا اور پھر ایک بڑے قبرستان میں داخل ہوا۔ یہاں ولیوں کے مزار تھے ان کی قبروں پر پھول اور چراغ جل رہے تھے اور یہ شخص زائرین کو ان کے قصے کرامات اور دیگر خرافات سے آگاہ کر رہا تھا ---- تو اب یہ ہے روسی قوم کا حال کہ جن خرافات سے بھاگ کر اس نے کمیونزم کو اپنایا تھا ستر سال کی ٹھوکروں کے بعد مذہبی معاشی اور سیاسی طور پر پھر ستر سال پیچھے جا پہنچی ہے---- کاش! جس نظریے نے اسے ستر سال پیچھے دھکیلا ہے اس کے حاملین اور آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں اور اسے اس حق سے آشنا کریں جو اللہ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔

ماسکو میں میٹرو

ماسکو کراچی کی طرح بہت بڑا شہر ہے مگر سڑکیں صاف ستھری بڑی بڑی اور رش سے پاک۔ رش نہ ہونے کا سب سے بڑا سبب میٹرو یعنی زیر زمین ٹرین ہے یہ زمین کے نیچے پورے ماسکو میں پھیلی ہوئی ہے ہر اسٹیشن پر خود کار سیڑھیاں ہیں جن سے لوگ ایک جانب نیچے اتر رہے ہوتے ہیں اور دوسری جانب اوپر چڑھ رہے ہوتے ہیں۔ آٹھ دس بوگیوں کی گاڑی ہوتی ہے ہر اسٹیشن پر دو پلیٹ فارم ہوتے ہیں ایک گاڑی کی آمد کے لئے اور دوسرا روانگی کے لئے۔ دونوں گاڑیاں بیک وقت اور ہمہ وقت آتی اور جا رہی ہوتی ہیں انتظار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ان کی رفتار بھی بڑی تیز ہے ایک روبل میں بے شک سارا ماسکو زیر زمین گھومتے رہیں۔ ہر اہم جگہ پر یہ میٹرو ٹرین جاتی ہے البتہ اسے سمجھنا خاصا مشکل کام ہے ایک اسٹیشن پر لکھا تھا ۱۹۰۵ء یعنی یہ کام ان لوگوں نے بیسویں صدی کے اوائل سے شروع کر رکھا ہے اور جوں جوں شہر پھیلتا گیا توں توں یہ میٹرو بھی پھیلتی چلی گئی۔

دوسرا یہ کہ تمام روسی شہروں میں زمین کے اوپر سڑک کے درمیان بھی ڈبل ریلوے لائن موجود ہے دو دو بوگیوں کی ٹرین آرہی ہے اور جا رہی ہے اور ان کے دونوں جانب کاریں اور بسیں چل رہی ہیں ان بسوں میں بجلی والی بسیں بھی ہیں ان سڑکوں پر ریلوے لائنیں اس انداز سے بنائی گئی ہیں کہ بجلی پر چلنے والی ان ٹرینوں کی لائنوں کو کاریں اور بسیں بھی کراس کر لیتی ہیں۔

یہاں اختلاط مرد و زن کے نہایت شرمناک مناظر تھے۔ نیز انتڑیوں میں ڈال کر سور کا گوشت جگہ جگہ لکڑیوں کی طرح لمبی شکل میں بکتا ہوا دیکھا۔ شراب اس طرح نوش کی جاتی ہے جس طرح پیپسی اور فانٹا تو یہی بات ہے یہ سب دیکھ کر دل گھبرا اٹھتا کہ کب اس گندے اور غلیظ ماحول سے جان چھوٹے گی ماسکو سے تو بہرحال نکل بھاگنے کا فیصلہ کر لیا حافظ عبدالعزیز تو عبدالقیوم کے ہمراہ ماسکو میں ٹھہر گئے جب کہ میں نے اپنے ساتھی ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرشید کو لیا۔ قازان کا ٹکٹ خریدا اور ریل کے ذریعے ۱۱ اگست کو رات پونے گیارہ بجے ماسکو سے نکل کھڑے ہوئے اللہ نے چاہا تو دوبارہ ماسکو میں آئیں گے جس طرح کہ ہمارے آباء آیا کرتے تھے تب ماسکو میں سور اور خمر نہ ہو گا بلکہ یہ شہر انگریزی کے لفظ "Mosque" کا عملی منظر پیش کر رہا ہو گا۔ ہمارے اس فقرے کو لوگ پاگل پن کہیں گے مگر یہ تو اس وقت بھی کہتے تھے جب افغان مجاہدین نے روس سے ٹکرلی تھی اللہ کے رسولؐ پیٹ پر پتھر باندھے جب غزوہ خندق میں قیصرو کسریٰ کی فتح کی نوید سنا رہے تھے تو آج کے دانشوروں کی طرح اس وقت کے دانشو رؤساء عرب بھی ایسی ہی باتیں کرتے تھے کہ کھانے کو ملتا نہیں اور کسریٰ و قیصر کو زیر کرنے کی باتیں ہیں مگر اللہ نے بتلا دیا ہے کہ میں اسی راستے یعنی جہاد و قتال سے ہی مجاہدوں کے ہاتھوں سپرپاوروں کو زیر و زبر کیا کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گم کردہ عظمتوں کی تلاش میں دریائے وولگا کے کنارے کنارے

قازان سے آستراخان تک

ہم دونوں ساتھی ماسکو سے قازان جانے والی گاڑی کے کیبن میں جا کر بیٹھ گئے میں قازان کے تصور میں گم تھا کہ روسی عورت ہمارے کیبن میں داخل ہوئی اور بیٹھ گئی پھر ایک اور نوجوان عورت عریاں لباس میں سامنے آکر براجمان ہو گئی یہ چار کا کیبن تھا رات یہیں گزارنا تھی اب گاڑی چل چکی تھی اور ہم دونوں سوچ میں پڑ گئے کہ اب ہم کیا کریں اور کہاں جائیں ---- یا اللہ تو ہی مدد کر اور پھر دو تین منٹ نہ گزرے ہوں گے کہ دو تاتاری نوجوان ہمارے کمرے میں داخل ہوئے السلام علیکم کہا اور کہنے لگے ہم نے آپ کو دیکھا ہمارا کیبن ساتھ والا ہے وہاں ہمارے ساتھ بھی دو عورتیں ہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ آپ کے پاس رہیں ہم نے کہا ہم تو پہلے ہی پریشان تھے اور کیا چاہیں گے ان عورتوں کی منت کریں یہ اکٹھی ہو جائیں اور ہم مسلمان بھائی یہاں اکٹھے ہو جائیں اللہ نے ہماری سن لی یہ لڑکیاں مان گئیں اور ہم چاروں اکٹھے ہو گئے۔ (الحمدللہ)

ہمارے یہ دونوں ہم سفر نوجوان ساتھی آزاد اور الدار تاتاری تھے ماسکو میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب کاروبار کرتے تھے ہم نے اکٹھے کھانا کھایا تعارف ہوا ہلکی پھلکی گفتگو ہوئی نماز پڑھی اور پھر سو گئے -- صبح بیدار ہوئے نماز اور ناشتے کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ روس کے موجودہ حالات میں مسلمانوں کے احوال سے انہوں نے مجھے آگاہ کیا اور مجھ سے انہوں نے پاکستان کے احوال 'جہاد افغانستان کی یادیں۔ ایران عراق اور پھر عراق اور کویت کی جنگ پر پھر دینی مسائل پر انہوں نے مجھ سے سوالات کئے اللہ کی توفیق سے میں انہیں جوابات دیتا رہا وہ بغور سنتے رہے۔

آخر میں ان صالح طبیعت نوجوانوں سے دو باتیں عرض کیں ایک یہ کہ آپ تاتاریوں کو روسی گھٹن کے بعد اتنی سی آزادی ملی ہے کہ جس قدر چاولوں کی ایک دیگ سے ایک چاول اٹھا کر اس کا ذائقہ زبان کی نوک پر چکھا جائے اور یہ انتہائی قلیل سی آزادی آپ کو افغان جہاد کی برکت سے ملی ہے--- اب آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اسلام کو سمجھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام کو سمجھنے کے لئے کتاب و سنت کی طرف رجوع کریں قرآن کا مطالعہ کریں بخاری، مسلم، ترمزی، اور نسائی حدیث کی کتب پڑھیں اور پھر مسلمانوں کو اس طرف دعوت دیں فی الحال یہ دعوت کا کام کریں مذہمی تعصبات کی دعوت سے بچیں اور یہ سیدھی سادی اسلام کی دعوت لوگوں کو دیں آپ نے اس قوم کو دوبارہ نئے سرے سے مسلمان بنانا ہے۔ عظمتوں کی طرف دوبارہ سفر شروع کرنے کی یہ پہلی سیڑھی ہے اگلی منزلیں بعد میں آئیں گی۔

یہ گفتگو جاری تھی راستے میں آنے والے دیہات اور قصبات کا تعارف بھی جاری تھا سارا علاقہ بڑا ھی خوبصورت اور شاداب تھا۔ ریلوے لائن کے دونوں جانب درختوں کی ایک قطار تھی جو ماسکو سے لیکر قازان تک ہمراہ رہی۔۔۔ ہم ساڑھے بارہ بجے قازان میں پہنچ چکے تھے۔

تاتارستان کی تاریخی سیر

تاتارستان میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا شرف عرب تاجروں کو حاصل ہے۔۔ یہ عرب تاجر کہ جن میں نزیر حزی ایک ممتاز داعی کی حیثیت رکھتے تھے ان سے متاثر ہو کر تاتارستان کے بادشاہ بلطوار نے اسلام قبول کرلیا۔ اس کے بعد نذیر حزمی کو ہی بادشاہ نے تاتاری وفد کا قائد بنا کر عباسی خلیفہ المقتدر باللہ ۲۹۵۔۔۔۳۲۰ھ کی خدمت میں وفد بھیجا اور درخواست کی کہ وہ ایسے داعیوں کو ہمارے پاس بھیجیں جو ہمیں دین اسلام سمجھائیں اور پھر یہاں مسجدیں بنائی جائیں۔۔

خلیفہ نے اس وفد کا بڑا احترام کیا اور پھر جوابی طور پر بادشاہ بلطوار کے پاس وفد بھیجا جس میں ابن فضلان بھی شامل تھے انہوں نے اس سارے سفر کی روداد لکھی جو کہ رسالہ ابن فضلان کے نام سے معروف ہے۔

شاہ بلطار کا ایمان افروز واقعہ

خلیفہ کا وفد جب بادشاہ کے پاس پہنچا تو بادشاہ نے شاندار ضیافت کی ضیافت سے فارغ ہوئے تو حسب رواج ایک شخص نے بادشاہ کے لئے منبر پر چڑھ کر دعا کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاتارستان کا ایک گرجا جو کبھی مسجد ہوا کرتی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ بلغار (تاتارستان) کے بادشاہ شاہ بلطوار کو سلامت رکھ۔

اس پر ایک عرب نے کہا بادشاہ اللہ ہے۔ اور ممبروں پر چڑھ کر کسی دوسرے کو بادشاہ کہنا مناسب نہیں اور پھر بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ امیرالمومنین یعنی خلیفہ عباسی جو آپکے امیر ہیں انہوں نے بھی وصیت کر رکھی ہے کہ میرے لئے دعا کی جائے تو اللہ کا بندہ اور خلیفہ کہہ کر دعا مانگی جائے اس پر بادشاہ نے پوچھا پھر میرے لئے کونسے الفاظ کہے جائیں جو جائز ہیں اس پر ابن فضلان کہتے ہیں۔ میں نے کہا آپ کا اور آپ کے باپ کا نام لیا جائے تب بلطوار نے کہا میرا باپ تو کافر تھا میں نہیں چاہتا کہ میرے نام کے ساتھ میرے باپ کا نام آئے جو کہ کافر تھا۔ اس کے بعد بادشاہ نے خود ہی کہا میرے امیر کا نام کیا ہے۔ ابن فضلان نے کہا "امیرالمومنین جعفر" اس پر بادشاہ نے کہا تو کیا یہ نام میرے لے جائز ہوگا؟ ابن فضلان نے "نعم" کہا تو بادشاہ فوراً بولا آج کے بعد میرا نام جعفر ہے اور میرے باپ کا نام عبداللہ ہے لہٰذا اب دعا مانگنے والے نے یوں دعا مانگی۔

اے اللہ! اپنے بندے جعفر بن عبداللہ کو سلامت رکھ جو کہ بلغار کا امیر اور امیرالمومنین کا تعلق دار ہے۔

تاتاریوں پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ وہ ایک طرف ترکستان کے حکمران تھے دوسری جانب قازان سے اوپر اوفا اور سائبیریا پر حکمرانی کرتے تھے ماسکو کو انہوں نے تاراج کیا اور قازان سے لیکر آستراخان تک وہ حکمران تھے مگر ان ساری فتوحات کے باوجود دین ان میں اچھی طرح مستحکم نہ ہو سکا۔۔۔ اللہ کا یہ قانون ھے کہ وہ کسی قوم کو ایسے ہی برباد نہیں کرتا بلکہ اس کے دیئے ہوئے مواقع سے جب قوم فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیتی ہے تو پھر اللہ کے غضب کا کوڑا حرکت میں آتا ہے لہٰذا اس قوم کے قریب ای دور میں اللہ نے امام محمد بن اسماعیل ابو عیسی ترمذی اور نسائی جیسے محدثین کو پیدا کیا کہ جن کی لکھی ہوئی کتابوں کا سارا عالم اسلام رہتی دنیا تک محتاج ہے مگر یہ لوگ جغرافیائی اور قومی اعتبار سے قریب ہونے کے باوجود ان محسنوں سے فائدہ نہ اٹھا سکے کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام نہ سکے اور پھر مزید یہ کہ آپس میں انتشار کا شکار ہو گئے۔ صرف دولگا کنارا ہی تین ریاستوں قازان' سرائے' اور آستراخان میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ پھر آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لڑنے لگے اور اس لڑائی میں پھر وہ وقت بھی آیا کہ اپنے محکوم روسیوں سے ایک دوسرے کے خلاف مدد کے طالب ہونے لگے۔۔۔ نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا تھا کہ یہ آہستہ آہستہ روسی قیصروں اور زاروں کے پنجوں میں جکڑتے چلے گئے۔۔۔ حتی کہ کمیونسٹ انقلاب آگیا تو ان میں سے کئی وہ لوگ بھی تھے جو اپنی اور اپنے مذہب کی عافیت اس انقلاب میں سمجھنے لگے کوئی مخالفت کرنے لگے کوئی ساتھ دینے لگے مگر بہرحال پانی سر سے گزر چکا تھا کمیونسٹوں نے اس علاقے پر قبضہ کرلیا جسے تاتارستان کہا جاتا ہے۔ اب میں اسی تاتارستان کے اہم شہر قازان میں تھا۔

قازان میں

سب سے پہلے ہم قازان کی مرکزی اور بڑی مسجد مرجانی میں گئے۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ جب ہم اس میں پہنچے تو نماز ظہر ہو رہی تھی نماز کے بعد مصر سے آئے ہوئے ایک عرب نے مختصر تقریر عربی زبان میں کی۔ امام مسجد نے اس کا تاتاری زبان میں ترجمہ کیا نماز کے بعد امام صاحب سے ملاقات ہوئی اور پھر ریاض' سعودی عرب کے سلفی نوجوان صالح بن ریاض سے ملاقات ہوئی جو کافی دنوں سے اس سارے علاقے میں گھوم پھر رہے تھے۔ وہ کہنے لگے سب لوگوں کی توجہ کا مرکز ازبکستان ہے جبکہ اس دور دراز علاقے میں داعی حضرات کو زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا میں دیہات میں گیا ہوں لوگ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر کلمہ نہیں آتا یہاں دعوتی کام کے سلسلے میں ہم دونوں کے درمیان کافی دیر تک تبادلہ خیال ہوتا رہا میں نے بعض تجاویز پیش کیں جنہیں شیخ نے پسند کیا۔

مرجانی مسجد کے بعد ہم قازان شہر میں کر۔ملن یعنی ا۔لوان صدر گئے دریائے وولگا کے کنارے پر ۱۵۔ بیس ایکڑ میں انتہائی خوبصورت مقام ہے اور یہ وہی مقام ہے جہاں بلطار بادشاہ نے اسلام قبول کیا تھا پھر زاروں نے اس پر قبضہ کیا تو انہوں نے یہاں مسجد کو ڈھا کر گرجا بنا دیا میں جب اس گرجے کے قریب گیا تو دیکھ کر جگر پھٹنے لگا کہ جہاں الہ واحد کی عبادت ہوتی تھی اب وہاں تثلیث کے پجاریوں کا قبضہ ہے اور وہ بھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں کہ اس سابق مسجد اور حالیہ گرجے کے اوپر صلیب بنائی گئی ہے اور صلیب کے نیچے ہلال بنایا گیا ہے ہلال مسلمانوں کا نشان ہے اور صلیب عیسائیوں کا یعنی صلیبیوں نے یہ کام کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ صلیب ہلال پر غالب آگئی ہے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ہلال مجھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہو کہ بس تمہاری دوڑ افغانستان تک ہی تھی جبکہ میں تو ابھی قازان میں مغلوب ہوں۔۔۔ صلاح الدین ایوبی کے بیٹو! مجھے کب غلبہ نصیب ہو گا توحید کے داعیو! توحید کا نشان تثلیث سے کب اونچا ہو گا میرے نیچے مسجد عرصہ دراز سے رکوع و سجود کو ترس گئی ہے اس میں کب اذان بلالی گونجے گی کب اللہ اکبر کا آوازہ بلند ہو گا کہ جس کی گرج سے صلیب اور اس کے پجاری ٹوٹ کے رہ جائیں گے۔

ہاں۔۔۔تو یہی وہ مقام ہے جہاں عیسائیوں نے اور پھر کیمونسٹوں نے ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔ امیر قازان کو قتل کیا تھا ملکہ قازان کو عیسائی بننے پر مجبور کیا تھا اس نے انکار کیا تو اسے مینار پر لے جاکر نیچے پھینک دیا گیا۔ کریملن کی عمارت سے نکلے تو سامنے عجائب گھر تھا ہم نے بھی دیکھا اس کے ایک حصے میں اب قرآن کے مخطوطات دوبارہ رکھے گئے ہیں جس جگہ یہ رکھے گئے ہیں وہاں اللہ جل جلالہ کے الفاظ کندہ کیے گئے ہیں۔ یہ سب کچھ کیمونزم کی بربادی کے بعد ممکن ہوا ہے۔

اب ہم شہر میں ایک پرانی اور تاریخی مسجد میں چلے گئے یہ بالکل ٹوٹی پھوٹی مسجد تھی اب اسے نئے سرے سے تعمیر کیا جارہا تھا کیمونسٹوں کے دور میں یہ فیکٹری بنادی گئی تھی کیمونسٹ جب اس شہر میں داخل ہوئے تھے تو انہوں نے اس شہر کی تمام مساجد کو بالکل ملیامیٹ کر دیا تھا اور وہ مدارس کہ جہاں قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی وہاں الحادی تعلیم کے سکول و کالج کھول دئیے گئے قرآن مجید اور دینی کتابیں جس جگہ شائع ہوتی تھیں اس پریس کو اور کتب کو جلا ڈالا گیا جن مدرسوں کو برباد کیا گیا ان میں اس وقت سات ہزار طلباء زیر تعلیم تھے۔

قازان کافی بڑا اور انتہائی خوبصورت شہر ہے دریائے وولگا کے کنارے آباد ہے کہ جس میں بحری جہاز چلتے ہیں اس سے اوپر "ادمورت" اوپر "جوفاش" کی ریاستیں ہیں دائیں جانب مشرق میں بشکیریا کی ریاست ھے جس کا دارالحکومت "اوفا" شہر ہے اس سے اوپر "پیرم" کا شہر ہے اس شہر کے نام کی وجہ سے روس نے بحرا لکاہل تک سارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے کو سائبیریا کا نام دے دیا یہ سارے علاقے تاتار مسلمانوں کے علاقے ہیں جہاں انہوں نے صدیوں حکومت کی ہے۔

قازان کے تاتاری مسلمانوں نے بتلایا کہ انقلاب کے بعد کمیونسٹوں نے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا اور لاکھوں کو سائبیریا کی طرف پھینک دیا اور یہاں روسیوں کو لا بسایا لہٰذا اب قازان میں اور قازان کے اردگرد قصبات و دیہات میں عددی طور پر روسی اکثریت میں ہیں۔

دریائے وولگا کی لہروں پر بحری جہاز میں

تاتاری مسلمان بھائیوں کا اللہ بھلا کرے کہ انہوں نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا وگرنہ اتنے کم وقت میں ہم قازان کا ہر اہم مقام کیسے دیکھ سکتے تھے۔اب میں نے ان ساتھیوں سے کہا کہ ھمارے لئے ٹکٹ کا بندوبست کریں جیسے بھی ہو سکے انہوں نے کہا ریل کا ٹکٹ نہیں ملتا تو آپ بحری جہاز میں چلے جائیں آپ کا پروگرام بھی آسترا خان تک کا ہے اور یہ بھی آستراخان تک جاتا ہے ---- میں نے کہا اور کیا چاہیے اگر اس کا ٹکٹ مل جائے تو ---- بہرحال ہم دریائے وولگا کے کنارے قازان بندرگاہ پر آگئے بڑی محنت اور کئی گھنٹے کی تگ و دو کے بعد آخر کار ان نوجوانوں نے ہمارے لئے فسٹ کلاس کے دو ٹکٹ حاصل کر لئے اور ہمیں جہاز کے اندر بٹھا دیا میں نے ان بھائیوں کو اپنا اڈریس دیا شکریہ بھی ادا کیا اور جو تحائف میرے پاس موجود تھے وہ بھی اصرار کے ساتھ ان کو دیئے۔

۱۲ اگست کو رات کے گیارہ بج کر دس منٹ پر ہمارا جہاز روانہ ہوا یہ چار منزلہ جہاز بالکل اسی طرح تھا جس طرح فائیو سٹار ہوٹل ہو ہمیں ہمارے کمرے کی چابی دے دی گئی دو بیڈ اس میں لگے ہوئے صوفے رکھے ہوئے ٹیبل موجود تھا نیچے قالین بچھا ہوا سفید دھلی ہوئی چادریں اور تکیئے ہمیں فراہم کر دئے گئے ایئرکنڈیشنز کمرہ تھا ریڈیو موجود گرم اور سرد پانی کا بیسن موجود استعمال کے برتن کپڑے لٹکانے کے لئے الماری اور ہینگر حاضر۔ شیشے کی کھڑکی موجود کہ جس سے دریا کا سارا منظر دکھائی دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"مدیر مجلہ" قازان سے "آستراخان" تک دریائے وولگا میں پانچ دِن کے سفر پر بحری جہاز میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز میں دو ریستوران تھے جن میں تین ٹائم کھانا دیا جاتا تھا جب کہ صبح کا ناشتہ مفت تھا کھانا بھی انتہائی اعلیٰ اور نفیس ہوتا تھا جہاز میں نہانے کے لئے حمام اور کپڑوں کے لئے استری تک کی سہولت موجود تھی۔

لینن کے شہر میں

رات ہم سو گئے صبح اٹھے ناشتہ کیا اور پھر ہمارا جہاز "ستاریا ماینا" کے گاؤں کے پاس لنگر انداز ہوا یہاں اس نے پانچ گھنٹے قیام کیا پھر چل دیا اور دن کے چار بجے "اولیا نسک" شہر کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا یہاں اس کا قیام پانچ گھنٹے کا تھا لہٰذا ہم شہر میں چلے گئے بڑا خوبصورت شہر ہے خاص طور پر بندرگاہ سے جب لمبی سیڑھیاں چڑھ کر شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس منظر کے حسن کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ــــــ ہم نے شہر میں مسجد ڈھونڈنا شروع کر دی ایک ہی مسجد تھی سو ہم نے وہ بحمداللہ ڈھونڈ نکالی عصر کا وقت تھا ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک بوڑھی تاتارین عورت موجود تھی اسے پتہ چلا کہ میں پاکستانی ہوں اور عربی بولتا ہوں تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اب ہم نے وضو کیا ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھیں بوڑھی اماں ہمیں دیکھتی رہی اور ذکر کرتی رہی نماز کے بعد ہم اس کے پاس بیٹھ گئے اماں کا نام پوچھا تو اس نے کہا میرا نام اللہ کے رسولؐ کی والدہ کے نام پر آمنہ ہے میں مسجد کی خادمہ اور محافظ ہوں میں نے پوچھا کہ اس شہر کا پرانا نام کیا تھا جو مسلمانوں کے دور میں تھا تو اس نے کہا اس کا پرانا نام "سمبر" تھا چونکہ اس شہر میں لینن پیدا ہوا تھا اس لئے اس کے دادا کے نام پر اس کا نام "اولیانسک" کر دیا گیا ہے جب کہ اس کے دادا کا نام "اولیا نوف" تھا مسلمانوں کے احوال پوچھے تو اماں رو پڑی کہنے لگی یہاں سب مسلمان تھے مسجدیں بھی کافی تعداد میں تھیں انقلاب کے بعد مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا اور جو باقی بچے انہیں نہ جانے کہاں کہاں پھینک دیا گیا اور پھر ان کے بہترین گھروں میں روسیوں کو بسا دیا گیا اب یہاں روسیوں کی اکثریت ہے مسجد میں صرف ظہر اور عصر کی جماعت ہوتی ہے چند نمازی ہوتے ہیں جب کہ جمعہ میں یہ مسجد بھر جاتی ہے اب یہ ایک ہی مسجد ہے۔

مسجد کے ایک کونے میں سٹیل کا مینارہ بنایا گیا ہے اس کے اوپر ہلال کا نشان ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ ہلالی مینارہ مسجد کے اوپر نصب کر دیا جائے گا یقین جانیے ان علاقوں میں گھومتے ہوئے قدم قدم پر افغان جہاد کی برکت و عظمت کا ایک نیا نقش نئے انداز سے میرے ذہن میں منقش ہو رہا تھا ---- اولیا نسک میں اب پھر ہلال کا نقش بلند ہو گا ---- دریائے وولگا کے اس شہر میں افغان جہاد کا ایک اور نقش نہیں ابھرا تو آخر اور کیا ہوا ہے؟

کوئیبیف شہر

اگلے دن چودہ اگست کو جب پاکستان میں میرے ہم وطن یوم آزادی منا رہے تھے تو میں غلام دنیا میں اپنی متاع گم گشتہ تلاش کرتا پھر رہا تھا اس شہر کے کنارے جہاز نے ساڑھے چار گھنٹے رکنا تھا اور پھر ہم اس بڑے شہر کی سڑکوں پر مسجد کا پتہ پوچھتے پھر رہے تھے جو کبھی مسجدوں کا شہر ہوا کرتا تھا آج وہاں ایک ہی مسجد تھی وہ بھی شہر سے بہت دور اور اس کا پتہ بھی چلا تو بڑی تگ و دو کے بعد اس طرح کہ ایک روسی نوجوان نے کہا کہ میری بیوی تاتاری ہے اور میری ساس کو پتہ ہو گا وہ بھی میرے ساتھ ہی رہتی ہے۔ روسی کے یہ الفاظ سن کر کلیجہ منہ کو آگیا میں فوراً سمجھ گیا مسلمان قتل ہو گئے عورتیں بچ گئیں اب وہ اسی طرح روسیوں کے گھروں میں ہیں جس طرح پاک و ہند کی تقسیم کے وقت سے لے کر اب تک ہزاروں مسلمان عورتیں ہندوؤں سکھوں کے گھروں میں رہ گئی ہیں ---- اور اب تو ستر سال گزرنے کے بعد ویسے ہی امتیاز ختم ہو چکا ہے روسی سمجھتا ہے کہ چونکہ میں روسی ہوں اس لئے عیسائی ہوں اور تاتاری سمجھتا ہے کہ میں چونکہ تاتاری ہوں اس لئے مسلمان ہوں باقی نہ ان کو عیسائیت کا پتہ ہے اور نہ انہیں اسلام کا۔

بہرحال وہ اپنی ساس سے پتہ پوچھ کر آیا اور ہم مسجد کے قریب پہنچ تھی گئے مگر وہ اب بھی دور تھی سر پر رومال رکھے ہوئے ایک بوڑھی تاتارین مسلمان عورت نے ہمیں بتایا کہ اب وہ اتنی دور نہیں ہے مگر ہم کیا کرتے ٹائم بہت ہو چکا تھا اگر جہاز کھو جاتا تو پھر ہمارے پاس کیا رہ جاتا لہٰذا ناچار ہم اپنا یہ مشن درمیان میں ہی چھوڑ کر واپس جہاز میں آگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفریح کے شیطانی مناظر

اور ہم

"کونیسیف" سے چلنے کے تھوڑی دیر بعد جہاز ایک ساحلی تفریحی مقام پر رکا جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ یہاں جہاز ڈیڑھ گھنٹہ رکے گا۔ ہم دونوں ساتھی بھی اترے اور جنگل میں چلے گئے وہاں گھوم پھر کر جب واپس جہاز کے پاس آئے تو جہاز کے سب مردوں عورتوں اور بچوں نے کپڑے اتار رکھے تھے کچھے پہن رکھے تھے کوئی نہا رہے تھے کوئی نہا کر ساحل پہ کھڑے تھے اور کوئی ریت پر جانوروں کی طرح لیٹ رہے تھے اور وہ شرمناک مناظر پیش کر رہے تھے کہ اللہ کی پناہ

خیر جہاز چل پڑا اور پھر ہم کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے جہاز کے پچھلے حصے کی طرف نکل گئے وہاں مرد اور خواتین آفتابی غسل میں مصروف تھے جسے ان کے ہاں (Sun Bath) کہا جاتا ہے یہ شیطانی منظر دیکھتے ہی ہم جلدی سے واپس مڑے۔

دوسری جانب گئے تو نوجوان شراب پینے میں مصروف تھے انہوں نے ہمیں بھی دعوت دی ہم نے کہا ہمارا اسلام اجازت نہیں دیتا اور اجازت تو آپ کا مذہب بھی نہیں دیتا مگر آپ کو پتہ ہی نہیں کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے ڈسکو ڈانس میں ہمیں شرکت کی دعوت دی ہم نے کہا شراب جائز نہیں تو یہ مخلوط ڈانس کیسے جائز ہو گا بہرحال وہ ہماری ان باتوں پر تعجب کر رہے تھے کہ یہ کیا مخلوق ہے اور کہاں سے آگئی ہے جو نہ عورتوں سے بات چیت تک کرتی ہے نہ شراب پیتی ہے اور نہ ہمارے ساتھ ڈانس کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس موسم میں اکثر لوگ وولگا کا سفر ہی اس شیطانی تفریح کے لئے کرتے ہیں اور وولگا کا جو حسن ہے وہ اپنی مثال آپ ہے بعض جگہوں پر تو یہ اس قدر چوڑا ہے کہ چوڑائی میں تا حد نظر پانی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا کہیں درمیان میں انتہائی خوبصورت شاداب چھوٹے چھوٹے جزیرے دکھائی دیتے ہیں پھر جہاں دریا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارے دکھائی دیتے ہیں تو وہ انتہائی شاداب اور گھنے ہیں ٹھنڈی ہوائیں جہاز کو چھوتی ہیں مرغابیاں اور پرندے دریا میں تیرتے اور اڑتے ہیں اور جہاز دریا میں اس قدر سکون سے چلتا ہے جیسا کہ وہ زمین پر کھڑا ہو چل نہ رہا ہو

اللہ کی توفیق سے ہماری تفریح یہ تھی کہ ان مناظر میں ہمیں اپنا رب یاد آتا تھا میرا بھائی فتح اللہ قرآن یاد کرتا تھا اور میں اپنا سفرنامہ لکھنے میں مصروف ہوتا تھا جب کمرے سے باہر نکلتے تو ایک کونے میں بیٹھ کر قرآن کا حسن اور سنگھار جسے اللہ کے رسولؐ نے "عروس القرآن" قرآن کی دلہن کہا ہے اس کے چہرے سے نقاب اٹھاتے یعنی سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرتے۔ اور اس سے ہمارے دلوں کو جو سرور لطف اور فرحت ملتی تھی اطمینان کی جو دولت ہاتھ آئی تھی خنزیر کھا کر ام الخبائث پی کر اور شیطانی ڈانس کرنے سے وہ بھلا کہاں مل سکتی ہے؟

یہاں پر مجھے حیرانی ہو رہی تھی ان والدین پر کہ جو اپنی اولادوں کو یورپ کے جہنم میں محض پیٹ پوجا کے لئے بھیجنے کو بڑے بے تاب رہتے ہیں ----- یہاں کون سلامت بچتا ہو گا سوائے اس کے کہ جس پر میرا رب رحم فرمائے ایڈز کی ماری اس قوم میں اگر کوئی جائے تو پختہ ایمان والا تجارت کے ساتھ ساتھ داعی کی حیثیت سے جائے اس کے علاوہ یہاں جانا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے یہ مناظر دیکھ کر میری سوچ اور مشورہ یورپ کے عاشقوں کے لئے بہرحال یہی ہے۔ مجھے تو اب جو فکر لاحق تھی وہ یہی تھی کہ میرے آباء کی بستیوں میں وولگا کے کنارے پر کون سی قوم آبسی ہے وولگا کے مقدس کنارے اس سے کب پاک ہوں گے؟

"سرائے" جواب "ساراتوف" ہے

۱۵ اگست کو ایک بجے جہاز ایک ایسے شہر کے کناسے لنگر انداز ہوا جسے تاریخ اسلامی میں "سرائے" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس شہر کی بنیاد چنگیز خان کے پوتے باتو بن جوجی خان نے رکھی تھی۔ باتو مسلمانوں پر بڑی شفقت اور رحم دلی سے پیش آتا تھا باتو کے حصے میں قفقاس کے علاقے داغستان 'خوارزم 'قازان اور روس کے کچھ علاقے بادشاہی میں بطور ورثہ ملے اس کے بعد اس نے ماسکو پر قبضہ کیا۔ "کیف" کو زیر نگین کیا اور پھر پولینڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سارا توف کی ایک مسجد جو ایک مکان خرید کر بنائی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جا پہنچا۔ باتو خان نے "سرائے" کو اپنا پایہ تخت بنایا پھر جب باتو اور اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا تو باتو کا چچا برکہ خان باتو کی جگہ بادشاہ بنا برکہ خان نے ۶۵۰ھ میں اسلام قبول کیا وہ ابوالمعالی ناصرالدین برکہ خان کہلایا۔۔۔۔ اللہ کی قدرت ملاحظہ کیجئے کہ ایک جانب چنگیز کا پوتا ہلاکو بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا تھا اور دوسری جانب جو کہ برکہ خان چنگیز کی ھی اولاد تھا وہ سرائے میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی سلطنت کی بنیاد رکھ رہا تھا۔ اس" سرائے" کا نام اب روسیوں نے "سارا توف" کر دیا ہے اس شہر سے خاص طور پر مسلمانوں اور ان کی مسجدوں اور مدرسوں کا وجود مٹایا گیا ہے صرف ایک مسجد ہے جو کہ بندرگاہ ہے دس منٹ کے پیدل فاصلے پر ہے اور یہ بھی مکان خرید کر بنائی گئی ہے اس مسجد میں اس کے خادم ایوب سے ملاقات ہوئی وہ کہہ رہا تھا یہاں بھی صرف دو نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں ظہر و عصر اور یہ بھی ملا کر ایک ہی وقت میں پڑھ لی جاتی ہیں چند نمازی ہوتے ہیں جبکہ جمعہ میں ۵۰ کے قریب ہو جاتے ہیں۔

باتو نے اس شہر کی بنیاد رکھی برکہ خان کے اس شہر میں کہ کبھی ماسکو جس کے زیر نگیں ہوا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر دل بڑا مغموم ہوا مگر اس غم کی دوا بالاخر وہی نسخہ جہاد ہے کہ جس کی تاثیر سے برکہ خان کے وارث بھی آگاہ ہو چکے ہیں اور تثلیث کے پجاری بھی۔

وولگا گراڈ

۱۶ اگست کو صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جب کمرے سے باہر نکلے تو ہمارا جہاز ایک سرنگ میں کھڑا تھا اس کے آگے بھی ایک جہاز کھڑا تھا اب اس سرنگ کا اگلا دروازہ بند ہونا شروع ہو گیا اور پچھلا بھی بند ہو گیا اور پھر پانی نیچے اترنا شروع ہو گیا حتیٰ کہ ہم چالیس فٹ تک نیچے چلے گئے اب سامنے کا دروازہ کھلا اور ہم اگلی سرنگ میں چلے گئے وہاں تیں فٹ نیچے چلے گئے اب جہاز چل پڑا اوپر جو پل تھا اسے کراس کر لیا اور اسی پل کو کراس کرنے کے لئے انجینئرنگ کا یہ حیرتناک عجوبہ بنایا گیا ہے دیگر جگہوں پر تو پل کافی بلند تھے وہاں سے جہاز گزر جاتا تھا مگر یہاں یہ منصوبہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ پل اونچا نہیں ہے۔ جہاز یہاں سے گزر کر ایک گھنٹہ بعد وولگا گراڈ کے کنارے جا لگا قازان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیانسک بھی بڑے خوبصورت شہر تھے مگر اس شہر کی بندرگاہ اور پھر کنارے پر سیڑھیوں کی شکل میں لمبے لمبے پارک اور پھر شہر میں گئے تو وہ بھی ایسا ہی حسین تھا غرض اس کا حسن بھی اپنی مثال آپ تھا اس شہر کا نام مسلمانوں کے دور میں "ر۔سن" تھا کیمونسٹ انقلاب کے بعد اس کا نام سٹالن گراڈ رکھا گیا اور اب اسے بدل کر وولگا گراڈ کر دیا گیا ہے کیونسٹوں نے اس میں بھی کسی مسجد کا وجود باقی نہیں رہنے دیا حال ہی میں جو مسجد بنی ہے وہ درگرا کے علاقے میں ہے ہم ڈھونڈتے ہوئے اس میں پہنچے تو مسجد کے ساتھ رہائش پذیر شامل سے ملاقات ہوئی اس کے پاس چابیاں تھیں اس نے مسجد کے تالے کھولے اور ہم مسجد میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ شامل نے بتلایا کہ وہ روسی فوج میں ایک افسر کی حیثیت سے جلال آباد لوگر اور دیگر کئی جگہوں پر دو سال تک کام کرتا رہا ہے۔ شامل نے بتلایا کہ میں میری بیوی مسجد کی خادمہ ہے اس لئے ہم مسجد کے ساتھ ہی رہتے ہیں جب کہ امام مسجد حضرت حمزہ ہیں جنہوں نے اوفا میں سال ڈیڑھ سال تعلیم حاصل کی ہے اور اب وہ یہاں سے کافی دور ایک گاؤں میں ہیں۔

میں نے شامل سے پوچھا کہ انقلاب سے قبل تو شہر میں کافی مسجدیں ہوں گی کہنے لگا بہت مسجدیں تھیں ارد گرد دیہات میں بھی تھیں مسلمانوں کی بھی اکثریت تھی مگر اب یہ ایک ہی مسجد ہے جو حال ہی میں بنائی گئی ہے علاوہ ازیں اس مسجد میں بھی ظہر اور عصر کی دو نمازیں ہی ہوتی ہیں جب کہ جمعہ میں ۴۰ ۔ ۵۰ آدمی ہو جاتے ہیں جب ہم اس مسجد سے نکلنے لگے تو اس نے ہمیں سورۃ الفاتحہ سنائی اور کہنے لگا کہ جب میں چھوٹا سا تھا تو میرے دادا نے جو کہ امام مسجد ہوا کرتے تھے انہوں نے سکھلائی تھی بس یہی مجھے یاد رہ گئی اور کچھ نہیں آتا۔ اب انشاء اللہ سیکھوں گا ــــــــ میں سوچ میں پڑ گیا کہ دادا نے تو پوتے کا نام شامل رکھا اس امام شامل کے نام پر جو کہ داغستان میں روسیوں سے لڑتا رہا مگر وہی پوتا افغان مجاہدین کے خلاف افغانستان میں روسیوں کے ہم رکاب رہا ــــــــ تو یہ ہے وہ انتقام جو روسی صلیبیوں نے مسلمانوں سے لیا ہے ــــــــ یقین جانئے اس کا قرض مسلمانوں کے سروں پر ہے اور جہاد کی بے شمار قسطوں میں سے ابھی تو ہم نے پہلی قسط کا ہی قرض اتارا ہے وہ افغانستان میں اترا ہے جب کہ بقیہ اقساط اسی طرح موجود ہیں وولگا کا کنارہ اس بات کی دہائی دے رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آستراخان

۱۷ اگست کو صبح ساڑھے دس بجے ہم آسترا خان پہنچے۔ قازان سے آستراخان تک ہمارا سفر پانچ دنوں میں مکمل ہوا یہ سارا علاقہ یورپ میں ہے اور انتہائی اہم ہے جس کے پاس یہ ہو اس کی زد میں ایک طرف ترکستان یعنی وسط ایشیا کی پانچ ریاستیں ہوتی ہیں دوسری طرف آستراخان سے آگے بحر قزوین اور بحیرہ اسود کے درمیانی ممالک جو کہ سارے کے سارے مسلمانوں کے علاقے ہیں یہ بھی اس کی دسترس میں ہوتے ہیں اور روس کہ جس کا دارالحکومت ماسکو ہے وہ بھی ان سے دور نہیں ہو گا کہ جن کا قبضہ وولگا پر ہو گا۔ ---- یہی وجہ ہے کہ روسی بادشاہوں نے بھی سب سے پہلے وولگا پر قبضہ کیا اور پھر کمیونسٹوں نے بھی اس دریا کے کنارے پر وہ ظلم ڈھائے وہ قتل عام کیا کہ جس کی مثال ملنا مشکل ہے دریائے وولگا کے کنارے آباد شہر اور دیہات کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی آج وہاں روسیوں کی اکثریت ہے سوال پیدا ہوتا ہے اس قدر روسی کہاں سے آگئے حالانکہ ان کی شرح پیدائش مسلمانوں سے انتہائی کم ہے سبب ظاہر ہے روسیوں نے مسلمانوں کا قتل عام ہی اس قدر زیادہ کیا ہے کہ روسی تعداد میں ان سے بڑھ گئے۔

شہر آستراخان کے نام پر اس ریاست کا نام بھی آستراخان ہے' کی بندرگاہ پر پہنچتے ہی ہم نے ٹیکسی پکڑی اور ایک مسلمان بھائی محمد کے گھر جا پہنچے باہر نکلے تو ہم نے اسلام علیکم کہا اور پھر ہم ایسے بغلگیر ہوئے جیسے برسوں کی جدائی کے بعد باہم ملے ہوں اور ایک دوسرے کو جانتے ہوں بھائی محمد صاحب کتاب و سنت کے حامل صحیح العقیدہ نوجوان عالم دین ہیں باہمی تعارف کے بعد کھانا کھایا نماز پڑھی اور پھر ہم آستراخان دیکھنے کو نکلے شہر میں روسیوں کی اکثریت ہے دوسرے نمبر پر تاتاری اور تیسرے نمبر پر قازق مسلمان ہیں۔ ہمیں بتلایا گیا کہ اس شہر میں ہر محلے میں مسجد تھی مدرسے تھے مگر روسیوں نے ان کا وجود ہی ختم کر دیا اب پانچ چھ مسجدیں باقی ہیں چنانچہ ان میں سے ہم پہلی مسجد میں گئے یہ حال ہی میں واگزار ہوئی ہے اس کی مرمت کا کام ہو رہا تھا ---- شہر کے وسط میں ایک مسجد دیکھنے گئے یہ کافی بڑی مسجد تھی مگر اس کی چھت دروازے جلے ہوئے تھے آگ سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیواریں سیاہ تھیں اور جگہ جگہ سے مسجد کو توڑا پھوڑا گیا تھا اس مسجد کے ساتھ تین منزلہ ایک کافی بڑی بلڈنگ تھی ہمیں بتلایا گیا کہ یہ مدرسہ تھا جو مسجد کے ساتھ ملحق تھا مگر اسے کمیونسٹوں نے مینٹل ہسپتال بنا ڈالا یہ آج بھی پاگل گھر ہے کمیونزم کے پاگل پن پر مبنی نظریہ تو مر گیا اور اسی پاگل پن کی وہ بھینٹ چڑھا مگر ان پاگلوں کو سبق سکھانے کے لئے اسے دوبارہ مرکز علم و دانش بنانے کے لئے اولوالالباب (صاحب عقل و خرد) اس مدرستے تک کب پہنچیں گے۔ یہ مدرسہ سراپا سوال ہے؟

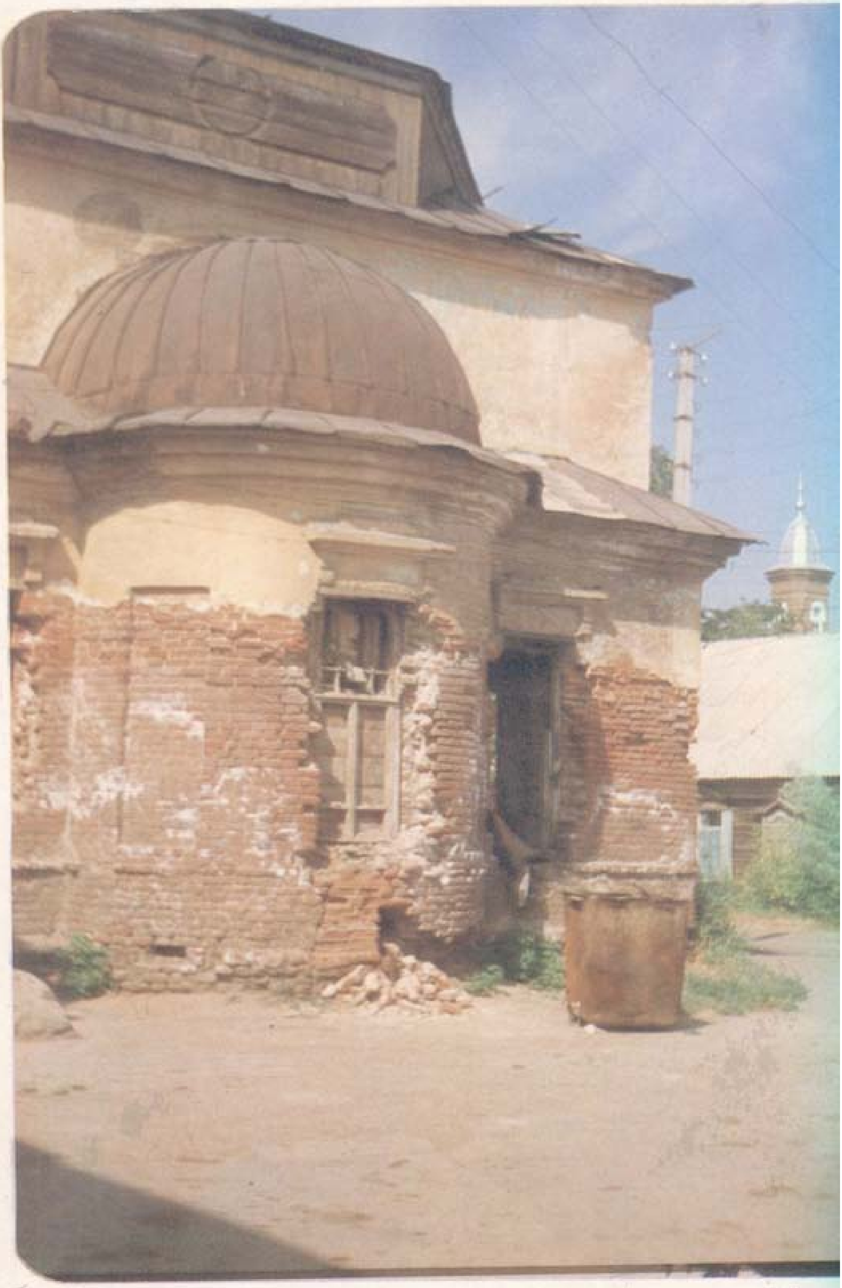
صاحب علم و دانش کہلانے والے مسلمانوں کے برسر اقتدار اور لیڈر حضرات کو نصف صدی ہونے کو آئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے اقوام متحدہ کے دروازے پہ انصاف کی بھیک مانگتے رہے فلسطین کو لینے کے لئے کاسۂ گدائی پھیلاتے رہے کشمیر کے لئے اسی طریق کار پر عمل پیرا رہے۔ مگر انہیں کچھ بھی تو نہ ملا افغانیوں نے یہ کام کیا کہ جہاد کے راستے پر چل کھڑے ہوئے اور پھر دنیا بھر کے مجاہد اور مخلص مسلمان ان کے ہم رکاب ہو گئے ----- اور پھر افغانستان' کا مسئلہ ایسا حل ہوا کہ اس کے ساتھ ازبکستان ترکمانستان قازقستان' کرغستان' آذربائیجان اور چیچن انگوشیا کا مسئلہ بھی قدرے حل ہو گیا اور ابھی مزید مسائل حل ہونے والے ہیں اور انشاء اللہ کوئی مسئلہ باقی نہ رہے گا اگر مسلمان اس راستے پر چلتے رہے وہ راستہ کہ تجربے نے ثابت کر دیا کہ یہی عقل و دانش کا راستہ ہے اور یہ کہ اسے اپنانے والے صاحبِ خرد لوگ تھے "اولوالالباب" تھے مسلمانوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے۔

مسجد میں مولویوں کی تصاویر

اب ہم آسترا خان کی مرکزی اور سب سے خوبصورت مسجد میں گئے تو اس کے اندرونی دروازے پر روس کے مفتیوں اور مولویوں کی تصاویر ایک فریم میں لٹائی ہوئی تھیں ----- یہ تصاویر دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی اور اس سے بڑھ کر یہ حیرانی کہ سب نے کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے ساتھ ٹائی لگا رکھی تھی جو کہ صلیب کا نشان ہے اور ہر عیسائی انسے گلے میں خوب کس کر ڈالتا ہے یہ صاحب تصویر حضرات داڑھی منڈے تھے چند ایک کی تھیں اور وہ بھی انتہائی چھوٹی ------ معلوم ہوا کہ روسیوں نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمیونسٹوں کے ہاتھوں آستراجان میں ستر سال قبل جلی ہوئی ایک مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی اور مفتی خاص طور پر رکھے ہوئے تھے اور یہ مولوی بھی کمیونسٹ ہی ہیں جیسا کہ ماسکو کے امام صاحب کا تجربہ ہو چکا تھا ------ مجھے بتایا گیا کہ آستراخان میں ایسے بھی مولوی صاحب ہیں کہ جمعہ کے دن لوگوں نے ان سے کہا کہ جمع پڑھائیں تو وہ گھر میں ہونے کے باوجود مسجد میں نہ آئے اور کہا کہ وہ چھٹی پر ہیں لوگوں نے کافی کہا مگر وہ نہ مانے اور کہا کہ جب میں نے اس روز کی حکومت سے چھٹی لے لی ہے تو اب آخر میں کیوں مسجد میں جاؤں؟۔

مزید یہ معلوم ہوا کہ جو مسجدیں واگزار ہو رہی ہیں ان میں ایسے ہی مولوی اور امام ہیں جو کہ روس کے حامی ہیں اور یہ مسجدیں حکومت کے تحت ہیں اور مزید ظلم کی بات یہ ہے کہ ان مسجدوں کی مرمت وغیرہ پر پیسہ تو عام مسلمان لگا رہے ہیں جب کہ مسلمانوں کو ان مسجدوں کا ٹیکس بھی حکومت کو دینا ہوتا ہے اور یہ ٹیکس روسی حکمرانوں نے لگا رکھا ہے۔

یہ حال تھا مسجدوں کا جب کہ آستراخان کا کریملن جو کہ شہر کے وسط میں کئی مربع اراضی میں ہے اس میں عالی شان گرجے موجود تھے ان کے میناروں پر سونے کی صلیبیں چمک رہی تھیں آستراخان کا کریملن روسی سربراہ کے کنٹرول میں ہے اور روسیوں نے اسے براہ راست روس میں شامل کر رکھا ہے اور تاتارستان وہ صرف قازان اور اس کے نواحی علاقوں کو ہی کہتے ہیں اور وہ بھی روس میں شامل ہے آستراخان کی اہمیت اس لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے کہ یہاں آکر دولگا بحر قزوین میں گرتا ہے جسے بحر خزر بھی کہتے ہیں تو یوں آستراخان دریائے وولگا اور بحر قزوین کے کنارے پر آباد مسلمانوں کا ایک تاریخی شہر ہے کہ جس کے ایک جانب ترکستان اور دوسری جانب قفقاس کے ممالک ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روسی نومسلم عبدالفتاح سے ملاقات

بھائی محمد صاحب جو کہ عالم دین ہیں عربی بڑی اچھی اور روانی سے بولتے ہیں انفرادی طور پر اپنے گھر میں ہی نوجوانوں کو پڑھاتے ہیں عصر کے وقت پانچ چھ نوجوان اکٹھے ہو گئے ان میں ایک قازق تھا ایک تاتاری اور داغستانی تھا ---- روسی کی کمی رہ گئی تھی سو وہ بھی آگیا ---- محمد صاحب نے مجھے بتلایا کہ یہ ہمارے روسی بھائی ہیں ان کا نام عبدالفتاح ہے۔ ۲۲ ۲۳ سال کی عمر پوری داڑھی لمبے قد کے خوبصورت نوجوان ہیں دسترخوان پہ بیٹھے ہم کھانا کھا رہے تھے مگر ہمارا یہ بھائی چمچے اور کانٹے کو ایک طرف رکھ کر دائیں ہاتھ سے سویاں کھانے لگا سنت سے تو اسے کمال درجے کی محبت تھی یہ نوجوان جو "ایلک" سے عبدالفتاح بن چکا ہے میں نے اس سے پوچھا اسلام نے آپ کو کیسے فتح کیا؟ تو وہ کہنے لگا میرے ذہن میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آخر اس دنیا میں میرا مقام کیا ہے میرا مستقبل کیا ہے میں کہاں سے آیا ہوں کہاں جاؤں گا اور یہ کہ مجھے کیوں اور کس مقصد کے لئے اس جہان میں پیدا کیا گیا ہے اور یہ کہ مجھے اور اس جہان کو پیدا کرنے والا میرا حقیقی خالق کون ہے؟ مجھے ان سوالات نے پریشان کر رکھا تھا اور میں ان کا کہیں بھی جواب نہیں پا رہا تھا آخر کار میرے ہاتھ قرآن لگ گیا روسی زبان میں اس کا ترجمہ ایک یہودی مستشرق کراچ کوسکی نے کیا ہے بس یہ قرآن پڑھنے سے میرے تمام سوالات کے جوابات مجھے مل گئے قرآن نے مجھے فتح کر لیا تھا اور میں بحمداللہ عبدالفتاح بن گیا میرا اگلا سوال تھا قرآن کی کون سی سورت آپ کے اسلام کا باعث بنی اور اس نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا تو عبدالفتاح کہنے لگا ویسے تو تیسویں پارے کی سورتوں نے میرے دل کو ہلا ڈالا تاہم میرے اسلام کا باعث سب سے زیادہ جو سورہ بنی وہ سوہ نجم ہے۔

عبدالفتاح کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ نے غور و فکر کی نعمت سے نوازا اور یہی میرے لئے قبول حقیقت کا باعث بن گئی اور اسلام جو کہ سراسر حق اور حقیقت ہے اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آسترہ خان کا ایک مدرسہ جس پہ ابھی تک پاگل خانے کا بورڈ روسی زبان میں آویزاں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اللہ کا بے پناہ شکر ہے کہ اس نے مجھے ہدایت سے نوازا۔

میرا آخری سوال تھا کہ آپ کے ماں باپ اور دیگر لوگ آپ کے لئے رکاوٹ تو بنے ہوں گے انہوں نے کہا رکاوٹ تو بنے تھے ظاہر ہے انہوں نے بننا تھا مگر جب انہوں نے میری ثابت قدمی دیکھی اور میرے دلائل کی قوت کے سامنے اپنی بے بسی ملاحظہ کی تو اب وہ خاموش ہو گئے ہیں۔

عبدالفتاح عربی زبان بولنے کی بھی کچھ استطاعت رکھتے ہیں تا ہم وہ بھائی محمد سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اب نماز کا وقت ہو گیا تھا عبدالفتاح سنتیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا بخاری مسلم کے مطابق رفع یدین اور خشوع و خضوع اس کا دیدنی تھا تین دن ہم اپنے ان بھائیوں کے پاس رہے جمعہ بھی یہاں ادا کیا چالیس کے قریب نوجوان تھے جو کتاب و سنت کے حاصل اور صحیح العقیدہ مسلمان تھے -- یہاں پر اپنے ان بھائیوں سے فارغ ہوئے تو اب ہماری اگلے سفر کے لئے تیاری تھی گھر سے نکل کر سڑک پر آئے تو روسی لڑکیاں معروف عریاں لباس میں جا رہی تھیں عبدالفتاح کی نظر پڑی تو فوراً دوسری طرف گھومے نگاہ کو پلٹا اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اف یہ کفار ---- کہ ان کی غلاظت سے کب جان چھوٹے گی۔ عربی میں یہ جملے عبدالفتاح کی زبان سے بڑے ہی پیارے لگ رہے تھے اب ہم دونوں بھائی بغلگیر ہوئے کہ اللہ کو منظور ہوا تو دوبارہ انشاء اللہ ملاقات ہو گی اور پھر آستراخان کے اسٹیشن کی طرف چل دیئے ہمارے یہ دینی بھائی اسٹیشن پر ریل گاڑی میں ہمیں بٹھا کر واپس تو چل دیئے جسم تو الگ الگ ہو گئے مگر عقیدہ و ایمان کی بنیاد پر ہمارے دل ایک تھے جو اللہ کے فضل سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایک ہیں ستر سالہ الحاد کا پردہ انہیں چاک نہیں کر سکا۔ کیسا با برکت ثابت ہوا ہے جہاد افغانستان کا کہ جس نے آج وصل کا یہ موقع بھی دیکھنے کو دیا ---- (الحمدللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوہ قاف کی طرف

امام شامل کے دیس داغستان میں

چیچن انگوشیا میں چودہ گھنٹے

رات ساڑھے سات بجے ریل گاڑی پر آستراخان سے روانہ ہوئے اور جنگلات کا سفر طے کرتے ہوئے صبح سات بجے چیچن انگیشیا کے اسٹیشن "گودر میس" پر پہنچے چیچن انگیشیا دراصل شمالی قفقاز کی دو ریاستوں کا نام ہے چیچن اور انگیشیا دونوں قبلوں کے نام پر ان ریاستوں کو ایک ہی کر دیا گیا ہے عربی میں اس ریاست کو شاشان اغوش کہتے ہیں ---- اب ہم اس علاقے میں داخل ہو گئے ہیں جو ہمارے پاکستان کی کہانیوں میں پریوں کا علاقہ کہلاتا ہے اور اگر انتہائی دوری۔ بعد اور راستوں کے اعتبار سے مشکل علاقہ کا ذکر کرنا ہو تو کوہ قاف کا نام لیا جاتا ہے کوہ قاف ' قوقاز ' قفقاز اور قفقاس دراصل ایک ہی علاقے کے مختلف نام ہیں جو کہ بحر قزوین اور بحر اسود کے درمیان ہے یہ وہ علاقے ہیں کہ جن میں حضرت عثمانؓ کے زمانے میں اسلام کا پیغام پہنچ گیا تھا -- روسی بادشاہوں نے جب اس علاقے پر قبضہ کرنا چاہا تو شیخ محمد شامل نے اٹھارہویں صدی عیسوی میں ۲۵ سال تک جہاد کیا شاشانیوں نے شیخ کا بھرپور ساتھ دیا بعد میں جب کمیونسٹوں نے اس علاقے پر قبضہ کیا تو انہوں نے سٹالن کے دور میں شاشانیوں کا خوب قتل عام کیا اور جہاد میں شیخ شامل کا ساتھ دینے کے جرم میں ان کی بہت بڑی تعداد کو سائیبریا میں پھینک دیا۔ چیچن اغوش کا شہر گودر میس جو کہ درمیانے درجے کا شہر ہے ہم نے اس شہر کی مرکزی مسجد میں ظہر کی نماز ادا کی مسجد میں بیس کے قریب نمازی تھے نماز کے بعد تعارف ہوا لوگ بڑی محبت سے ملے امام مسجد جن کا نام محمود تھا انہوں نے کھانے کی دعوت دی مگر ہمارے کھانے کی مہر سلطان کے دانا پانی پر لگی ہوئی تھی لہٰذا ہم ان کے گھر پہنچ گئے سب گھر والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا کہ ہمارے گھر وہ شخص مہمان ہے جو کہ پاکستانی ہے عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولتا ہے اور افغانستان میں جہاد کرتا رہا ہے جب ہم دستر خوان پر بیٹھے تو کھانے میں کچھ دیر تھی لہٰذا ستر سال سے قرآن کا چہرہ نہ دیکھنے والوں نے اب مجھ سے یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں قرآن سناؤ۔ اب صورتحال یہ تھی کہ میں قرآن کی تلاوت کر رہا تھا اور سب گھر والے محبت و مسرت سے سن رہے تھے ستر سال تک نہ انہیں کسی نے قرآن دیکھنے دیا نہ سننے دیا نہ پڑھنے دیا نہ باہر کے مسلمان بھائیوں سے رابطہ کرنے دیا اور اب جہاد کی ضربات نے ان پر پابندیوں اور کیمونزم کی زنجیروں کو توڑا ہے تو صورتحال یہ ہے کہ دین کے ان پیاسوں کو کوئی پانی پلانے والا نہیں مسجد کا امام اسلئے امام ہے کہ اسے دو چار سورتیں آتی ہیں اور بس

سلطان صاحب نے مجھے بتلایا کہ سٹالن کے دور میں روسیوں نے یہاں کے مسلمانوں سے ٹرین کو بھرا کسی اور جگہ پھینک دیا اور دوسری جگہوں سے مسلمانوں کو اٹھایا یہاں پھینک دیا انہوں نے کہا کرغستان سے سے ہمیں گاڑی میں مویشیوں کی طرح بھرا گیا اور نو دن ہم گاڑی میں رہے اس دوران جو مرجاتا اسے گاڑی سے اس کے پیاروں کے سامنے اس طرح باہر پھینک دیا جاتا جس طرح کسی جانور کو مرنے پر پھینک دیا جاتا ہے انہوں نے کہا یہاں چیچن میں علماء بڑی تعداد میں تھے ان ظالموں نے سب کو قطار میں کھڑا کر کے قتل کر دیا شہر کی مسجد جو کہ بڑی خوبصورت مسجد تھی انہوں نے بتلایا کہ یہ چند سال قبل ہی بنائی گئی ہے جمعہ کے دن یہاں ڈیڑھ ہزار نمازی ہوتے ہیں انہوں نے مزید بتلایا کہ اب ہمارے نوجوان ابخازیا میں جہاد کے لئے بھی جا رہے ہی کیونکہ قفقاز میں جارجیا کے عیسائی صدر گمسا خوردیا نے بحر اسود کے کنارے چھوٹی سی مسلمان ریاست پر چڑھائی کر دی ہے جب ہم نے آزادی حاصل کی تو ابخازیا کے مسلماں ہماری مدد کو آئے تھے اور پھر چیچن کے لوگوں نے ہتھیار اٹھا لئے تھے اور روسیوں سے کہا کہ اگر تم ہمیں آزادی نہیں دو گے تو ہم جہاد شروع کریں گے لہٰذا ہم نے آزادی حاصل کی تو اب ہمارے لوگوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کریں اور یہاں کے سب علاقوں کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ عیسائیوں کے خلاف آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے

شاشان کا دارالحکومت غروزنی ہے غروزنی روسی بادشاہ تھا جس نے یہ شہر آباد کیا یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روسیوں کی اکثریت ہے عمومی طور پر اس ریاست میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے یہ ریاست اب آزاد ہے شافعی المسلک لوگوں کی اکثریت ہے شاشان کا صدر "جوخرد دودا یئیف" مسلمان ہے اس نے قرآن پر حلف اٹھایا تھا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرے گا ۱۹۹۲ء کے شروع میں اس ریاست نے آزادی حاصل کی ہے

داغستان

"داغستان" ترکی اور فارسی زبان کا مرکب ہے جس کا معنی "پہاڑی علاقہ" ہے شیخ شامل اسی داغستان کے باشندے تھے ۔ آستراخان میں مجھے بھائی محمد نے داغستان کے شیخ بہاؤالدین کا پتہ دیا تھا چنانچہ مجھے شیخ بہاؤالدین کے پاس پہنچنا تھا لہٰذا ہم دونوں ساتھی ڈیڑھ گھنٹے کے سفر کے بعد ریل کے ذریعے "کزیلی یورتھ" میں تھے شیخ کے گھر پہنچے مگر وہ تو موجود نہ تھے وہ دعوت کے لئے دور دراز علاقوں کے سفر کیلئے ایک روز قبل گھر سے نکلے تھے شیخ کے دو بیٹے بارہ سالہ ہارون اور اس سے چھوٹا موسیٰ آئے ان کی والدہ بھی آ گئیں گھر میں بٹھایا شیخ کا کتب خانہ دیکھا ۔ یہ تھا تو چھوٹا ہی مگر اس علاقے میں یہ بہت بڑا تھا شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابوں کے یہاں کئی مسودے پڑے تھے علم نحو پر انہوں نے کتاب لکھی اس کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ۲۵ ۔ ۳۰ جلدیں تیار کر کے لکھی ہوئی تھیں یہ کتابیں شیخ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہیں روسی زبان کے ترجمے کے ساتھ انہوں نے نماز کیلئے اب ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے یہ چھپ چکی ہے ہارون نے ایک نسخہ اس کا مجھے دیا عربی میں دعائیں پڑھ کر پتہ چلا کہ اس میں نماز کا طریقہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح اللہ کے رسولؐ نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ طریقہ امام بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

شیخ بہاؤالدین جن کی عمر ۴۵ سال ہے اور وہ آستراخان کے نوجوان عالم محمد کے بھی استاد ہیں انہوں نے کمیونزم کے دور جبر و تشدد میں یہ علم کہاں سے اور کس سے حاصل کیا جبکہ کمیونسٹوں نے علماء کی کثیر تعداد کو قتل کر دیا کتب خانے مدرسے اور مسجدیں ڈھا دیں اور دین حاصل کرنا قابل گردن زدنی جرم تھا تو شیخ کے گھر والوں نے بتلایا کہ انہوں نے اپنے باپ سے علم حاصل کیا وہ امام مسجد تھے اور عالم تھے گھر میں ہی باپ نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کو اپنا علم منتقل کر دیا اور پھر بیٹے نے مطالعے اور جستجو سے اس قدر حاصل کیا کہ وہ باپ سے بھی آگے نکل گئے

شیخ کے گھر کھانا کھایا ان کے نام خط لکھا اور پھر موسیٰ اور ہارون کو ان کی والدہ نے ہمارے ساتھ بھیج دیا اور ہم شیخ کے مدرسے میں آگئے

مدرستہ الحکمتہ میں استاد اور شاگردوں سے ملاقات

پانچ سات ایکڑ میں پھیلا ہوا یہ مدرسہ کہ جس کی عظیم الشان دومنزلہ بلڈنگ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اس کے بارے میں طلباء نے بتلایا کہ یہ پہلے نرسری سکول تھا حکومت نے اسے بیچنا چاہا تو شیخ نے اسے خریدنے کیلئے کوششیں شروع کر دیں ہمارے مخالفین جو کہ ہمیں کتاب و سنت کا متبع ہونے کی بناء پر وہابی کے نام سے مطعون کرتے ہیں انہوں نے بڑی مخالفت کی اب حکومت نے کہا کہ تم اس کی رقم دے دو ہم تمہیں دے دیتے ہیں اور حکومت بھی انہیں ہی دینا چاہتی تھی مگر ہم نے بھاگ دوڑ کر کے اللہ کی توفیق سے پیسے اکٹھے کر لئے لہٰذا حکومت کو ہمیں ہی یہ مدرسہ دینا پڑا اب سودا طے ہونے کے بعد پھر حکومت پر دباؤ پڑا تو اس نے لیت و لعل سے کام لینا شروع کر دیا مگر ادھر ہم بھی خاموش بیٹھنے والے نہ تھے لہٰذا اللہ نے مدد کی اور یہ مدرسہ ہمیں مل گیا اور یہاں ڈیڑھ صد کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں آدھے چیچن سے ہیں اور آدھے داغستان سے آذربائیجان سے بھی ہیں اور قازان کا ایک طالب علم بھی یہاں موجود تھا

مدرسے میں ان دنوں چھٹیاں تھیں مگر اس کے باوجود سات آٹھ کے قریب طلباء یہاں موجود تھے ان طلباء نے جو محبت آمیز سلوک ہمارے ساتھ کیا وہ کبھی نہ بھولے گا طلبا نے بتلایا کہ قفقاز کے سارے علاقوں کی نسبت چیچن اور داغستان میں اسلامی بیداری کی لہر زیادہ ہے جبکہ ان دونوں میں پہلے نمبر پر داغستان ہے مدرسہ جس کو شروع ہوئے چھ ماہ ہی ہوئے ہیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ طلباء عربی میں گفتگو کر لیتے تھے۔

اس مدرسے میں کل تین اساتذہ میں ایک تو شیخ بہاؤالدین خود ہیں جن کی نگرانی میں یہ مدرسہ تعلیم اور دعوت کا مرکز ہے دوسرے مصر سے جامعتہ الازہر کے فارغ شیخ سعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصری ہیں دو طالب علموں نے شیخ کو ان کے گھر جا کر ہمارے آنے کی اطلاع دی وہ فوراً مدرسے میں تشریف لے آئے انہوں نے کہا یہ سارا علاقہ دین کا پیاسا ہے مگر علماء اور داعیوں کی کمی ہے انہوں نے کہا اللہ نے مجھے توفیق دی یہاں خدمت بجالا رہا ہوں انہوں نے کہا لڑکیاں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں مگر فی الحال کوئی بندوبست نہیں جبکہ مدرسہ البنات کی بھی اشد ضرورت ہے تیسرے استاد عبدالرب صاحب ہیں جن سے لوگ مسائل دریافت کرتے ہیں یعنی افتاء کا کام ان کے حوالے ہے

شیخ نے اب ۲۰ کیلومیٹر دور ایک گاؤں میں دعوت کے سلسلے میں جانا تھا مجھ سے رخصت ہوئے اور انہوں نے بتلایا ہم اسی طرح چھٹیوں میں اور تدریس کے دوران فارغ اوقات میں دیہات وغیرہ کے اندر دعوت میں مصروف ہو جاتے ہیں اور یہ ہمارے شاگرد ترجے کے فرائض سرانجام دیتے ہیں

آذربائیجان میں دلازار لمحات

رات گیارہ بجے مدرسے کے طلباء نے ہمیں گاڑی میں بٹھا کر الوداع کیا گھنٹہ بھر چلنے کے بعد داغستان کا دارالحکومت مح قلعہ آگیا بحر قزوین کے کنارے پر یہ شہر آباد ہے اور ہمارا سفر بھی بحر قزوین کے کنارے پر ہی ہے کہ دائیں طرف پہاڑ ہیں اور بائیں طرف بحر قزوین۔ گیارہ گھنٹے کے سفر کے بعد ہم آذربائیجان کے دارالحکومت باکو شہر میں تھے باکو شہر بحر قزوین کے کنارے پر جزیرہ نما شہر ہے

ہم اسٹیشن سے سیدھے بندرگاہ پر پہنچے پروگرام ہمارا یہ تھا کہ باکو سے بحری جہاز کے ذریعے ترکمانستان اور وہاں سے ازبکستان چلے جائیں گے یہ مختصر راستہ تھا مگر یہ ہمیں بہت مہنگا پڑا بندرگاہ سے پتہ چلا کہ جہاز آج جائے گا یا کل یہ اطلاع پانچ بجے ملے گی۔ اب ہمارے پاس سات آٹھ گھنٹے تھے لہذا ہم مسجد کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے بحر قزوین کے کنارے گھنے درختوں والے پارکوں کا منظر بڑا خوبصورت تھا ایوان صدر ہمارے بائیں جانب تھا اور ہم مرکزی سڑک پر لوگوں سے مسجد کا پتہ پوچھ رہے تھے سڑک کے کنارے پولیس کی گاڑی کھڑی تھی گزرتے ہوئے بھائی فتح اللہ نے پولیس اہلکار سے مسجد کا پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھ لیا اس نے کہا تم کہاں سے آئے ہو اور پھر سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی جب کہ فتح اللہ کے پاس نہ کوئی پاسپورٹ اور نہ ہی شناختی کارڈ اسے دکھانے کیلئے تھا۔ اب ان تین چار پولیس والوں نے ہمیں گاڑی کے اندر بٹھالیا اور میرے کاغذات چیک کرنے شروع کر دیئے جبکہ میرا ویزا تو فقط ازبکستان کیلئے تھا اور وہاں بھی فقط تین شہروں تاشقند، سمرقند اور بخارا کیلئے اور پھر اس ویزے کی مدت ختم ہوئے بھی آج چار دن ہو چکے تھے لہٰذا اب انہوں نے کہا کہ فتح اللہ جیل میں جائے گا اور امیر حمزہ پاکستان کے سفارتخانے میں۔ اب گاڑی چل چکی تھی شہر میں گھومتی رہی اور ہم سے وہ باتوں میں مصروف رہے کچھ دیر بعد وہ کہنے لگے کہ امیر حمزہ آزاد ہے یہ جا سکتا ہے مگر فتح اللہ نہیں جا سکتا یہ تو جیل میں جائے گا میں نے کہا میں اپنے ساتھی کو چھوڑ کر کیسے جاؤں یہ نہیں ہو سکتا اور فتح اللہ نے انہیں کہا کہ دیکھو۔۔ یہ مسلمانوں کے حالات کو معلوم کرنے یہاں آئے ہیں اور تم یہ سلوک کر رہے ہو۔ تو پھر اچھا تم ہمارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے الا یہ کہ ہمارا اللہ جو چاہے اسکے بعد انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا مگر حسب عادت کہ جو عادت پولیس کی ہوا کرتی ہے یعنی ہمارا سامان دیکھ کر ہم سے جو لوٹنا چاہا انہوں نے لوٹ لیا۔

پولیس گاڑی میں کرب آمیز لحات میں ہم نے اپنے اللہ سے دعائیں کیں اور اس مالک نے ہمیں ان سے نجات دی اب ہم نے پھر مسجد کی تلاش شروع کر دی ایک ٹیکسی والے سے کہا کہ وہ ہمیں مسجد میں لے چلے وہ ایک جگہ ہمیں لے کر پہنچا اور ہم مسجد میں داخل ہوئے تو وہ شیعہ حضرات کا امام باڑہ تھا شرک کے وہاں مناظر تھے فتح اللہ نے یہ سارا کچھ زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا وہ گھبرا اٹھا کہنے لگا یہ کیسی مسجد ہے اور یہ کون لوگ ہیں چنانچہ ہم یہاں سے تو باہر نکل آئے جب کہ فتح اللہ کو مجھے اس پر اچھا خاصا لیکچر دینا پڑا۔۔۔ باکو شہر میں اب ہم نے مسجد کی تلاش تو چھوڑ دی کیونکہ جگہ جگہ پولیس اور زبردست تفتیش جاری تھی شاید یہ اس قدر تفتیش آذربائیجان کی آرمیسیا کے ساتھ جنگ کی وجہ سے تھی کیونکہ ایک آذربائیجانی عورت نے ہیں بتلایا کہ حال ہی میں چار سور آذربائیجانی قتل ہو گئے ہیں اور یہ کہ مزید نوجوان بھرتی کئے جا رہے ہیں جنگ تیز ہو رہی ہے آذربائیجان میں اکثریت شیعہ حضرات کی ہے دیہات میں بھی اہل سنت کافی تعداد میں ہیں باکو میں سنا تھا کہ ایک مسجد ہے مگر اسے تلاش کرنے میں ہم تو ناکام رہے اور پھر جو پانچ بجے بندرگاہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے تو معلوم ہوا کہ آج جہاز نہیں جائے گا اب ہمیں فکر دامنگیر ہوا کہ کل تک انتظار تو تب کریں جب ہمیں ٹکٹ مل جائے اور جب اس کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ پاسپورٹ اور ویزے کے بغیر تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا اب ہم یہاں سے اسٹیشن کی طرف بھاگے وہاں سے گاڑی پکڑی اور ۳۶ گھنٹے کا سفر کرنے کے بعد دوبارہ آستراخان پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قازقستان‘ ترکمانستان‘ بخارا اور سمرقند کی قلمبند یادیں

آستراخان میں دوبارہ بھائی محمد کے پاس کچھ وقت گزارا اور پھر ۲۲ اگست کو ایک بجے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ آستراخان میں تاشقند کے لئے روزانہ ایک ہی ٹرین جاتی ہے اور یہ ڈاک ٹرین ہے جو کہ تین دن میں تاشقند پہنچتی ہے ٹرین کی بوگیاں بھی پانچ چھ سے زائد نہیں ہوتیں بسیار کوشش کے باوجود ہمیں) س کا ٹکٹ نہ مل سکا۔ تھک ہار کر ٹرین کے پاس کھڑے تھے کہ بھائی محمد نے ڈاک کے ایک آفیسر سے بات کی--- باتوں باتوں میں یہ آفیسر ازبکستان کے شہر "اندجان" کا باسی ثابت ہو گیا تب میرے ہمسفر ساتھی کی اس حوالے سے اس کے ساتھ آشنائی ہو گئی کہ فتح اللہ تو "اندجان" میں زیر تعلیم ہے اور جس اہل توحید کے مدرسے میں وہ زیر تعلیم ہے‘ ڈاک کا آفیسر اسی مدرسے کی مسجد کا نمازی ہے اب کہ جب میرا تعارف کرایا گیا تو ڈاک کے اس آفیسر نے اپنی بوگی میں اسپیشل کیبن ہمارے لئے مخصوص کر دیا۔ یہ خالص اللہ کا کرم تھا جو ہم پر ہوا کہ دوران سفر یہ لوگ کھانا تیار کرتے اور جب دستر خوان پر سجا لیتے تو ہمیں بلا لیتے۔ ۲۲ اگست کا دن گاڑی میں یوں گزرا کہ آستراخان سے ایک بجے چلے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد "قازقستان" کا بے آب و گیاہ جنگل شروع ہو گیا کبھی چھوٹی موٹی جھاڑیاں شروع ہو جاتیں اور کبھی ریگستان میں گاڑی دوڑ رہی ہوتی۔ اب رات بھی بیت چکی تھی فجر کی نماز کے بعد دستر خوان پر بیٹھ چکے تھے۔ میں نے ڈاک آفیسر سے کہا کہ چونکہ یہ گاڑی بخارا اور سمرقند سے ہو کر تاشقند جائے گی اور بجائے اس کے کہ میں تاشقند سے دوبارہ واپس ان شہروں میں آؤں‘ کیوں نہ بخارا ہی میں اتر جاؤں اس پر ڈاک آفیسر نے ہمیں مشورہ دیا کہ ایک گھنٹے کے بعد قازقستان کا شہر "لی نیو" آ رہا ہے آپ یہاں اتر جائیں۔ چار گھنٹے یہاں گھومیں آرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اور پھر ماسکو سے ایکسپریس ٹرین آئے گی اس میں سوار ہو جائیں اور اگلے دن صبح بخارا پہنچ جائیں سارا دن بخارا شہر دیکھیں تب تلک شام کو ہماری گاڑی بھی بخارا کے اسٹیشن پر ہو گی۔ اب آپ ہمارے ساتھ پھر سے سوار ہو جائیں اور اگلے روز صبح کے وقت "سمرقند" اتر جائیں ـــــ بڑی زبردست تجویز تھی۔ چنانچہ ہم ۲۳ اگست کو صبح سات بجے قازقستان کے شہر "بی نیو" میں اتر گئے۔

جب ہم "بی نیو" میں امام مسجد کے مہمان بنے

اسٹیشن سے باہر نکلے ـــــ یہاں قدرے سردی تھی۔ سورج کی شعائیں بڑی اچھی لگ رہی تھیں۔ اس شہر میں ہم نے مسجد کا پوچھا تو پتہ چلا کہ مسجد کوئی نہیں ہے۔ امام مسجد کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ امام مسجد موجود ہے چنانچہ تلاش کرتے کرتے بالاخر آدھ گھنٹے بعد ہم امام مسجد کے گھر کے دروازے پر تھے۔

دروازے پر دستک دی تو ایک شخص باہر نکلا۔ بڑے تپاک سے ملا۔ مختصر سا تعارف ہوا تو اس نے اندر آنے کو کہا میں نے سوچا امام مسجد اندر ہوں گے جبکہ یہ شخص تو کسی ورکشاپ کا مکینک ہے مگر یہ مکینک ہی دراصل امام مسجد تھا۔ وہ اپنی جیپ درست کر رہا تھا اب ہمیں بٹھا کر اس نے اپنے آپ کو درست کیا جبہ و دستار پہنی۔ دستر خوان سج گیا اور لگے ہم گفتگو کرنے امام صاحب عربی جانتے تھے نہ سمجھ سکتے تھے بس سادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی چند سورتیں یاد تھیں اور اسی تعلیم کی برکت سے وہ اس شہر کے امام مسجد تھے۔ وہ تعلیم کہ جو چھپ کر انہوں نے اپنے باپ سے حاصل کی تھی ـــــ امام صاحب اب اپنی کتابوں کا خزانہ کہ جسے انہوں نے اور ان کے باپ نے بڑا چھپا کر رکھا ہوا تھا وہ سارا خزانہ میرے سامنے لا کر رکھ دیا۔ یہ ترکی کی چھپی ہوئی حنفی مسلک کی کتابیں تھیں عربی میں بھی تھیں اور ترکی زبان میں بھی۔ امام صاحب عربی کتابیں تو نہ پڑھ سکتے تھے جبکہ ترکی کتابوں سے استفادہ کرتے تھے۔ اب جو میں نے ان بوسیدہ کتابوں کو دیکھنا شروع کیا تو ان میں نہ صرف یہ کہ کتاب و سنت کی مخالف مقلدانہ باتوں کی بھرمار تھی بلکہ یہ شرک و بدعت سے بھی لبریز تھیں ـــــ اب تو میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا ـــــ یا اللہ ! ان لوگوں نے اس قدر خوف و دہشت کی حالت میں بھی دین کے نام پر یہ خزانہ سنبھال کر رکھا ـــــ مگر یہ تو وہ خزانہ ہے کہ جو ان پر روسی ملحدانہ آفتوں کا سبب بنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے سنبھال کر رکھا بھی تو آخر کیا سنبھال کر رکھا ستر سال قبل جس زنگ آلود لوہے کو انہوں نے سونا سمجھ کر سنبھال کے رکھا یہ آج بھی اسے سونا ہی خیال کئے ہوئے ہیں میں غم والم کی تصویر بنے یہ سوچے چلا جا رہا تھا کہ امام مسجد نے ایک کتاب کھولی اور اس کے صفحے پہ بنا ہوا ایک "لواء الحمد" مجھے دکھلایا اور مجھ سے کہنے لگے کہ ہماری جو مسجد زیر تعمیر ہے میں اس میں یہ لواء الحمد لٹکانا چاہتا ہوں۔ اسے خوبصورت طریقے سے چھپوانے کا پروگرام ہے امام مسجد جب خوشی کے ساتھ مجھے یہ بتلا چکا تو میں نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ قیامت کے روز اللہ کے رسولؐ کے ہاتھ میں "لواء الحمد" یعنی حمد کا جھنڈا ہو گا مگر وہ کس طرح کا ہو گا یہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں --- اور اب یہ جو اس کتاب پر جھنڈا بنا ہوا ہے اس کے چار کونوں پہ خلفائے اربعہ کے اسماء گرامی ہیں درمیان میں کلمہ شہادت ہے تو یہ اختراع اس کتاب کے لکھنے والے کی ہے لہٰذا آپ ایسی باتوں کو اور ان کتابوں کو چھوڑیں دین قرآن و حدیث کا نام ہے اور آپ دین وہیں سے حاصل کریں۔ بخاری مسلم ترمذی اور نسائی جو حدیث کی کتابیں ہیں ان کا مطالعہ کریں حنفیت اور شرک و بدعت سے بچیں --- بہرحال میں نے تقریباً گھنٹہ بھر امام صاحب کو سمجھایا --- بحمد اللہ انہوں نے میری ہر بات کو تسلیم کیا اور ان کتابوں کو باندھ کر ایک طرف رکھ دیا اور کہا کہ اب میں حدیث کی ترجمے والی کتابوں کو ڈھونڈوں گا اور انہی سے دین حاصل کر کے اس علاقے میں پھیلاؤں گا اور پھر آہ بھر کر انہوں نے کہا کہ ان کتابوں کا حصول فی الوقت مشکل ہے۔ بہرحال میں نے امام صاحب کو کچھ ساتھیوں کے پتے دیئے اور کہا کہ اپنے علاقے میں آپ ان سے رابطہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کی راہنمائی بھی ہو گی اور اہل توحید علماء کا آپس میں تعلق بھی قائم ہو گا۔

امام صاحب کہ جن کا نام کینس بائی تھا جب ہم ان کے دستر خوان سے اٹھے تو انہوں نے مجھے قاز قستانی طربوش (ٹوپی) اور گائے کے گھی کا ایک ڈبہ تحفے میں دیا اور اب ہم مسجد کی طرف چل دیئے۔ مسجد ابھی زیر تعمیر تھی۔ امام صاحب نے بتلایا کہ روسی انقلاب سے قبل یہاں کئی مساجد تھیں پھر ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہی۔ اب دو سال قبل ہم نے جمعہ کی نماز شروع کی ہے اور یہ میرے گھر میں ہی ہوتی ہے۔ دو ہفتے بعد ہم انشاء اللہ اپنی اس مسجد میں نماز شروع کر دیں گے --- میں نے امام صاحب سے کہا کہ یہ جو دو سال قبل آپ نے نماز اپنے گھر میں شروع کی اور اب مسجد بھی بن رہی ہے اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان سے یہاں آپ کے ہاں دینی گفتگو کر رہا ہوں تو کیا آپ کو معلوم ہے یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا ہے۔ کہنے لگے! ہاں۔ روس افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھا گیا ہے۔ اب میں نے امام صاحب کو کہا --- کہ جہاد افغانستان نے "بلی نیو" میں اسلام پر جو دروازے بند تھے وہ وا کر دیئے --- تو اب آپ کا فرض ہے کہ توحید و جہاد کے انہی زینوں کی طرف چڑھنا شروع کریں کہ جن کی کامیابی کا منظر آپ کو "بے نیو" میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔

امام صاحب کی جیپ میں شہر کی سیر کرتے ہوئے اب ہم اسٹیشن پر آئے تھوڑی دیر بعد ماسکو سے آنے والی ٹرین آگئی۔ امام صاحب نے ٹرین کے بڑے آفیسر سے رابطہ قائم کیا۔ میرا تعارف کروایا اور پھر فسٹ کلاس میں دو آدمیوں کا آرام دہ کیبن ہمارے حوالے کر دیا گیا۔

دن کے بارہ بجے ہم ٹرین میں سوار ہوئے تھے۔ آخر کار یہ دن بھی بیت گیا رات بھی گزر گئی۔ گاڑی قازقستان میں ہی رواں تھی جب صبح کے نو بج چکے تو اب ہم ترکمانستان میں تھے۔

ترکمانستان میں

گاڑی ترکمانستان کے جس شہر میں رکی ہم نے یہاں اتر کر ناشتہ وغیرہ کیا۔ سور کا گوشت یہاں بھی فروخت ہو رہا تھا --- یہ وہی ترکمانستان ہے کہ جسے حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا --- ابھی ہم بحیرہ خوارزم کے قریب سے گزر کر دریائے جیحون (آمو دریا) کے کنارے کنارے محو سفر تھے یہ دریا افغانستان سے چلا آ رہا تھا بحیرہ خوارزم میں گر رہا تھا بحریہ خورازم کے قریب ہی خوارزم کا علاقہ اور خیوہ کا شہر ہے انہی علاقوں کی نسبت سے یہاں خوارزم شاہی سلطنت وجود میں آئی --- مگر جب سلطانوں نے جہاد چھوڑ کر عیش و عشرت کو اپنایا تو چنگیز اور اس کے پوتے ہلاکو نے علاؤ الدین خوارزم شاہ کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی پھر روسیوں نے اس علاقے پر قبضہ کیا۔ "نساء" اسی ترکمانستان کا شہر ہے جو کہ ایران کی سرحد پر واقع ہے اس شہر کو امام احمد ابو عبدالرحمان نسائی کی پیدائش گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہ امام ہیں کہ جن کی لکھی ہوئی حدیث کی کتاب "نسائی شریف" صحاح ستہ میں شامل ہیں امام نسائی امام بخاری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگرد ہیں ـــ امام نسائی کے شہر کے ساتھ "مرو" کا شہر ہے جو کہ مسلمانوں کی عظمتوں کا نشان ہے ـــ مسلمانوں کی عظمتوں کے نشانات کیمونسٹ انقلاب نے برباد کر دیئے تھے۔ افغانستان کی طرف سے آنے والا آمو دریا میرے ساتھ ساتھ بہہ رہا تھا بحیرہ خوارزم میں گر رہا تھا مجھے تو یہ بڑا خوش دکھائی دے رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں اب پامیر کی چوٹیوں سے بحیرہ خوارزم تک قدرے آزاد ہوں دھریت کی فضا قدرے چھٹی ہے ضیا پاشیوں کی ابھی ابتداء ہوئی ہے تب تو نور اور پھیلے گا جب امام نسائی کی کتاب کا پھر سے چرچا ہو گا۔ قال اللہ و قال الرسولؐ کی صدائیں ترکمانستان میں پھر سے گونجیں گی اس ملک کے دارالحکومت "اشک آباد" میں قرآن و حدیث سن کر اہل ترکمانستان کی ا شکیں جب آنکھوں سے جاری ہوں گی تو قرآن کے الفاظ میں یہ کیفیت پیدا ہو گی۔

ترجمہ: وہ لوگ جب اس کلام کو سنیں گے جو رسولؐ کی طرف نازل کیا گیا تو آپ دیکھیں گے ان کی آنکھیں اشکوں سے ڈبڈبا جاتی ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا وہ بول اٹھتے ہیں ـــ پروردگار ہمارے ہم ایمان لے آئے ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

(المائدۃ ۸۳)

اب ہماری گاڑی ترکمانستان سے نکل کر ازبکستان میں داخل ہو چکی تھی ہم ترکمانوں کے وطن کو الوداع کہہ رہے تھے۔ وہ ترکان کہ جن کی کوکھ سے طغرل اور الپ ارسلان جیسے بادشاہوں نے جنم لیا۔ اس خاندان نے سلاجقہ کے نام سے صدیوں تک حکومت کی الپ ارسلان نے رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد کیا مصر کے فاطمی شیعہ خلفاء کی حکومت کو ختم کیا اور عباسی خلیفہ کے ساتھ اپنے رشتے کو مستحکم کیا۔

امام بخاری کے شہر میں

۲۴ اگست کا دن اور ایک بجنے کو تھا کہ ہماری گاڑی بخارا ریلوے اسٹیشن پر براجمان ہوئی۔ قازقستان میں قدرے سردی تھی۔ ترکمانستان میں اس سے کم اور بخارا میں قدرے گرمی کا احساس تھا ـــ اسٹیشن سے ہم نے ٹیکسی پکڑی اور بیس پچیس کیلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اب ہم اپنے امام کے شہر میں تھے۔ میں نے ٹیکسی والے سے کہا کہ ہمیں اس پرانے بخارا شہر میں لے چل کہ جہاں امام بخاری رحمہ اللہ رہا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر بعد ہم ٹیکسی سے اتر کر بخارا شہر کی گلیوں میں گھومتے ہوئے اس مسجد میں تھے جسے مسجد کلاں کہا جاتا ہے۔

جامع مسجد امام بخاری میں

دریائے زرفشان کے کنارے پر آباد بخارا بڑا قدیمی شہر ہے یہ تقریباً دو ہزار پانچ سو سال پرانا ہے مجاہدین اسلام کے یہاں فاتحانہ داخل ہونے سے قبل یہ آتش پرستوں کا شہر تھا پھر خاندان بنی امیہ کے ابتدائی دور میں عساکر اسلام کے سپہ سالار قتیبہ بن مسلم اس شہر میں فاتحانہ شان سے داخل ہوئے اور اس جگہ آئے کہ جو آج مسجد کلاں کے نام سے معروف ہے تو تب یہ مجوسیوں کا آتشکدہ تھا یہاں صدیوں سے آگ کا الاؤ جل رہا تھا اہل بخارا آگ کی پوجا میں مگن تھے مگر قتیبہؒ نے آگ کے اس الاؤ کو ٹھنڈا کیا اور پھر یہ جگہ کہ جہاں آگ کے سامنے سجدہ ریزی ہوتی تھی' آگ کے خالق کے سامنے سجدہ ریزی ہونے لگی قتیبہ بن مسلمؒ نے یہاں اپنی جبیں اپنے مالک کے حضور جھکائی تھی۔ تب سے یہ مسجد تھی اور مسجد بھی کلاں تھی یعنی بڑی مسجد --- ہاں تو یہی وہ مسجد ہے کہ جس میں ننھے محمد کو اس کی ماں قرآن کی تعلیم کے لئے بھیجا کرتی تھی۔ ننھا محمد یتیم تھا اس کا باپ اسماعیل فوت ہو چکا تھا ماں سوت کات کات کر محمد کو پڑھاتی رہی۔ محمد اب بڑا ہو چکا تھا جس قدر انہوں نے بخارا میں تعلیم حاصل کرنا تھی وہ کر لی۔ اب وہ تعلیم کے لئے بغداد اور حجاز کو چل دیئے --- مدینے میں انہوں نے اس جگہ بیٹھ کر "الجامع الصحیح" لکھی جو جگہ مسجد نبوی میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے "ریاض الجنۃ" یعنی جنت کے باغ کے نام سے موسوم ہے --- امام کی یہ کتاب جو اللہ کے رسولؐ کی احادیث پر مشتمل ہے ایسی معروف ہوئی کہ پوری امت نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب محمد بن اسماعیل بخاری کی لکھی ہوئی "الجامع الصحیح" ہے کہ جسے لوگ بخاری شریف کہتے ہیں --- امام جب حجاز سے واپس بخارا آئے تو اسی مسجد کلاں میں بخاری شریف کا درس دینے لگے تدریس کا کام کرنے لگے۔

ہاں --- تو! میں امام بخاری کی اسی مسجد میں کھڑا تھا۔ مجھے یقین نہ آتا تھا کہ میں واقعی اپنے امام کی اس مسجد میں کھڑا ہوں کہ جہاں قال اللہ وقال الرسولؐ کی صدائیں امام بخای کی زبان سے اہل بخارا سنتے تھے۔ پھر وہ اس کے مطابق عمل پیرا ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں --- تو یہ مسجد رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کا منظر ملاحظہ کرتی تھی۔ آمین کے ساتھ اس کے در و دیوار گونج اٹھتے تھے --- نہ بخارا میں کوئی مزار تھا نہ قبہ۔ تب بخارا توحید و سنت کا مرکز تھا اس لئے کہ امام بخاری جو اس شہر میں بخاری پڑھایا کرتے تھے۔

امام بخاری کی جلاوطنی کے بعد بخارا پہ اب تک کیا بیتی؟

امام بخاری --- بخاری پڑھا رہے تھے کہ امیر بخارا نے پیغام بھیجا کہ امام میرے بچوں یعنی شہزادگان بخارا کو محل میں آکر بخاری پڑھا جایا کریں امام نے کہا کہ یہ تو حدیث رسولؐ کی توہین ہو گی کہ حدیث کا علم بادشاہ کے محل میں چل کے جائے فرمایا کہ جسے طلب ہے وہ یہاں آجایا کرے اس پر بادشاہ نے کہا کہ --- چلو! علیحدہ پڑھا دیا کرو --- امام اس پر بھی نہ مانے کہ باقی طلباء کے ساتھ ہی شہزادے بھی پڑھیں گے بس پھر کیا تھا بعض درباری مولویوں نے جو پہلے ہی امام کی شہرت و عزت سے حسد کرتے تھے والی کو بھڑکایا اور امام کو بخارا سے جلا وطن کر دیا گیا۔

میں مسجد کو دیکھے چلے جا رہا تھا اب محراب کے سامنے کھڑا تھا امام کی زندگی کے لمحات میرے دماغ کی نگاہیں دیکھے چلی جا رہی تھیں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میرا امام یہاں سے نکل کھڑا ہوا اور پھر جب صحیح بخاری کو بھلا دیا گیا۔ حنفیت نے اپنا راج جمایا' تصوف یہاں آدھمکا۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے سلسلہ نقشبندی کا یہاں چلن ہوا پھر ان کی خانقاہ بنی اور دربار شرک و بدعت کا آستانہ بنا --- اس پر اللہ کے غضب کا کوڑا برسا اور اس نے برسنا ہی تھا کہ امام بخاری جیسے امام المحدثین کہ جنھوں نے اللہ کے رسولؐ کی حدیثوں کو اس قدر دور دراز علاقوں سے عرق ریزی سے اکٹھا کیا کہ وہ مصروف ترین امام چالیس سال تک سالن کے ساتھ روٹی نہ کھا سکا اس کی لکھی ہوئی کتاب ہدایت کی جب اسکی اپنی قوم نے ہی بے قدری شروع کر دی۔ وہ اللہ کے رسولؐ کے فرامین کی بجائے ایک امتی کے اقوال کو دین بنا کر اور اس کی طرف منسوب ہو کر حنفی بن بیٹھے روحانی تزکیے کے لئے نقشبندی بن بیٹھے تب بخارا زیر و زبر ہوا کبھی ترکمانوں کے ہاتھوں اور کبھی چنگیز کے ہاتھوں اور پھر تیمور کے ہاتھوں اور جب عیسائی مذہب کے حامل زاران روس بخارا پر حملہ آور ہوئے تو کیفیت تب بھی بقول مولانا ابو الکلام آزاد مصنف "غبار خاطر" یہ تھی کہ ادھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روسی فوجوں نے بخارا کا محاصرہ کر رکھا تھا اور ادھر امیر بخارا مدرسہ میر عرب کے طالب علموں استادوں اور صوفیوں کو اکٹھا کر رہا تھا کہ وہ ختم خواجگان پڑھیں تاکہ روسیوں کو شکست ہو۔ مولانا لکھتے ہیں --- اب لامحالہ ایک ایسا مقابلہ کہ جس میں ایک طرف ختم خواجگان ہو اور دوسری طرف توپ و تفنگ تو اس کا نتیجہ وہی نکلنا تھا جسے نکلنا چاہئے تھا --- اور وہ نتیجہ پھر اس طرح نکلا کہ روسی قابض ہو گئے اور اہل بخارا تہہ تیغ کر دئے گئے۔ مسجد کلاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ اب بخارا مدتوں زاران روس کے صلیبی پنجوں میں کراہتا رہا حتیٰ کہ کچھ تھوڑی سی داخلی خود مختاری دے کر زاران روس نے بخارا کی امارت ایک سابق حکمران خاندان کے حوالے کر دی پھر اللہ نے مزید موقع یہ دیا کہ ادھر جنگ عظیم اول میں روس تباہ حال ہوا اور ادھر امیر بخارا نے ۱۹۱۷ء کے اوائل میں بخارا کی مکمل آزادی کا اعلان کر دیا ---- اب بجائے اس کے کہ امرائے بخارا داخلی خود مختاری سے فائدہ اٹھاتے اور یہاں مذھبیت اور شرک و بدعت کا استیصال کر کے کتاب و سنت کو رواج دیتے اور کامل آزادی ملنے پر کتاب و سنت کا قانون نافذ کرتے۔ وہ اسی پرانی بے ڈھنگی چال اور ٹیڑھی ڈگر پر ہی چلتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ روسی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھے لکھے طبقے نے جو کہ اصل اسلام قرآن و حدیث سے بے خبر تھا وہ حنفیت اور قبر پرستی کو ہی دین سمجھ کر اسلام سے انکار کی باتیں کرنے لگا پھر اس طبقے نے "جدیدیہ یاش بخارا" کے نام سے سیکولر پارٹی بنائی جو مذہب کا مذاق اڑاتی تھی امیر بخارا امیر عالم خان کی آنکھیں اس پر بھی نہ کھلیں کہ وہ سیکولرزم اور لادینیت کا مقابلہ اصل اسلام کے نفاذ سے کرتا حالانکہ اللہ نے اسے کامل آزادی کے ساڑھے تین سال دیئے بہر حال جب اس نے موقع ضائع کر دیا تو ان ملحدوں کو روسی کمیونسٹوں نے اپنے ساتھ ملایا اور ۲ ستمبر ۱۹۲۰ء کو بخارا ستر سال تک کے لئے کمیونزم کے پنجہ استبداد میں چلا گیا۔

مسجد کلاں جو امام بخاری کے زمانے میں کچی ہوا کرتی تھی اور اب پختہ اینٹوں کی عظیم الشان شاھی مسجد ہے روسیوں نے اسے شراب خانے میں بدل دیا۔ میں اس مسجد کے حجروں میں اس کے ہال میں اور ہال کے ساتھ ملحق کئی ستونوں پر مبنی دوسرے بڑے ہال میں گھوم رہا تھا۔ یہ ساری مسجد ویران تھی۔ شراب کی بھٹیوں سے اٹی ہوئی تھی۔ اس سے بڑھ کر رب کے عذاب کا کوڑا اور کس طرح سے برسے گا کہ جہاں سے اللہ کے نبیؐ کی کتاب کو دیس نکالا دیا گیا وہاں شراب کی بھٹیاں بن گئیں۔ شراب پی کر روسی جانور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں کیا کرتے تھے اسے سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کمیونزم کا پرچار یہاں سے ہوتا تھا۔ سور مسجد میں کاٹے جاتے تھے۔

برحال ستر سال بعد اب کے اللہ نے ایک بار پھر اہل بخارا کو موقع دیا ہے۔ افغان جہاد کی ضرب سے امام بخاری کی مسجد کلاں پھر اپنے نمازیوں کے لئے کھل چکی ہے۔ اس کی مرمت جاری ہے مگر کیا اب اس میں امام بخاریؒ کی کتاب کا درس دیا جائے گا یا کہ پھر اسی پرانی ڈگر پہ چلا جائے گا اور امام بخاریؒ کا بس نام ہی اس مسجد کے ساتھ لاحق رہ جائے گا؟ دائیں طرف عظیم مینار کلاں ہے جبکہ سامنے مدرسہ میر عرب ہے۔

مدرسہ میر عرب

یہ مدرسہ آج سے ساڑھے چار سو سال قبل یمن کے ایک عربی شیخ عبداللہ نے بنوایا تھا۔ چنانچہ انہی کے حوالے سے اسے مدرسہ میر عرب کہا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ روسی کمیونسٹوں نے اپنی نگرانی میں تقریباً تیس سال قبل ہی کھول دیا تھا یہ مدرسہ کیا تھا کمیونزم کی یہاں تعلیم موجود تھی اور یہاں داڑھی منڈے ٹائی پتلون پہننے والے کمیونسٹ مولوی تیار کئے جاتے تھے۔ میں نے مدرسے میں دیکھا طالب علموں اور اساتذہ کی تصویریں جگہ جگہ گروپوں کی شکل میں آویزاں تھیں۔ اور جو اس مدرسے کے ناظم سے ملا اور اس سے پوچھا کہ اب تو کمیونسٹوں کے تسلط سے یہ آزاد ہو گیا ہے تو اس وقت یہاں کا نصاب تعلیم کیا ہے۔ کیا اس نصاب میں امام بخاریؒ کی کتاب بھی موجود ہے تو مجھے جواب نفی میں دیا گیا جبکہ اس وقت جو نصاب ہے اس کے بارے ناظم صاحب نے مجھے بتلایا تو وہ وہی حنفی مذہب پر مشتمل تھا۔

اس مدرسے میں داخل ہوتے ہی بائیں طرف والے کمرے میں کئی پختہ قبریں ہیں میں اس کمرے میں داخل ہوا تو یہاں اس مدرسے کے بانی عبداللہ یمنی کی قبر تھی۔ امیر بخارا اور اس کے خاندان کی قبریں بھی تھیں اور یہ ساری پختہ تھیں جبکہ میر عرب اور امیر بخارا کی قبریں کافی بلند تھیں۔

یہ قبریں مسلمانوں کے عام قبرستان میں کیوں نہ بنائی گئیں۔ آخر مدرسے میں انہیں بنانے کا کیا مقصد تھا۔ قبروں کے یہ خصوصی اہتمام ہی تو شرک کا باعث بنتے ہیں۔ اور پختہ قبرسے تو اللہ کے رسولؐ نے ویسے ہی منع کر دیا ہے۔ مسلم کی حدیث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول نے پختہ قبر بنانے سے منع کیا ہے۔

مدرسے سے اب ہم باہر نکلے۔ بائیں جانب مینار کلاں اور اس کے ساتھ لائبریری دیکھتے ہوئے ہم محلے کی ایک پرانی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ وہاں غسل کیا۔ وضو کیا اور ظہر عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی کیں۔ آرام کیا اور پھر بخارا شہر گھومتے ہوئے مغرب کے وقت اسٹیشن پر پہنچے۔ ادھر اسٹیشن پر وہی ڈاک والی گاڑی آچکی تھی چنانچہ ہم گاڑی میں بیٹھ گئے اپنے امام کا شہر ہم نے دیکھ لیا تھا۔ وہ امام کہ جس کے نام سے اس شہر کا پوری دنیا میں نام ہے اس شہر کو بھی امام کے نام سے کہ یہ شہر ان کی پیدائش گاہ ہے اور ان کی لکھی ہوئی صحیح بخاری کہ جو قرآن کے بعد صحیح ترین حدیث کی کتاب ہے اس پر فخر ہے مگر یہ محض فخر کی حد تک ہی ہے جبکہ عملی طور پر یہ لوگ عامل بالحدیث ہونے کے بجائے حنفی مذہب کے حامل ہیں اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ اب بخارا شہر میں یہودی بھی کافی تعداد میں ہیں۔ بہرحال اب ہماری منزل ''سمرقند'' شہر تھا۔

سمرقند میں امام بخاری کی قبر پر

رات بھر گاڑی چلتی رہی اور ۲۵ اگست کی صبح کو پانچ بجے ہم سمرقند میں تھے اسٹیشن پر ٹیکسی والے کو کہا کہ ہمیں امام بخاری کی قبر پر جانا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ خواجہ اسماعیل۔ ہم نے کہا۔ ہاں! خواجہ اسماعیل۔ یہاں سمرقند میں لوگ امام بخاری کو خواجہ اسماعیل کہتے ہیں حتیٰ کہ ''خرتنگ'' کی وہ بستی کہ جہاں امام کی قبر ہے اس بستی کو بھی خواجہ اسماعیل ہی کہا جاتا ہے۔ بہرحال یہاں سے ۲۵ کلومیٹر دور تقریباً پونے گھنٹے بعد ہم خواجہ اسماعیل میں تھے۔ اب ہم اس بستی کے قریب ایک وسیع و عریض پر فضا مقام پر تھے۔ یہیں امام بخاری کی قبر ہے جب ہم مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوئے تو یہاں موجود لوگوں نے ہمیں دیکھتے ہی آگے بڑھ کر بڑے تپاک سے مصافحے اور معانقے کئے میرے ہم سفر مترجم ساتھی فتح اللہ نے میرا تعارف کروایا تو یہ لوگ اور بھی خوش ہوئے اب ہمارا رخ امام بخاری کی قبر کی طرف تھا۔ چلتے ہوئے دائیں جانب مسجد تھی جبکہ سامنے امام بخاری کی قبر تھی جب قبر پر پہنچے تو امام کیلئے بے ساختہ دونوں ہاتھ رب کے حضور اٹھ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سمرقند کے قریب خرتنک میں امام بخاری کی مسجد اور اس سے ملحق قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ اور نواز شریف

یہاں کے نائب امام نے قبر سے ملحق کمرہ دکھلایا۔ اس طرح مسجد کی دیوار کے ساتھ قبر کے پہلو میں ایک حجرے کی طرف اشارہ کیا اور بتلایا کہ یہاں لوگ عبادت کرتے ہیں۔ چلے کشیاں کرتے ہیں میں خاموشی کے ساتھ سب کچھ دیکھتا رہا اور سنتا رہا اب ہم کھلے صحن میں آ گئے تھے یہاں ایک بڑے چوکور پلنگ پر گدے اور تکئے سجا دیئے گئے تھے ہمیں یہاں بٹھا دیا گیا تھا۔ اب گفتگو شروع ہو گئی میں نے کہا ہمارے وزیراعظم نواز شریف صاحب بھی پچھلے دنوں یہاں آئے تھے اور انہوں نے امام کے مزار کے لئے چالیس ہزار ڈالر کا اعلان کیا تھا تو کیا تعمیراتی کام شروع ہو چکا ہے۔ نائب امام نے کہا کہ ہاں کام شروع کر دیا گیا ہے۔۔۔۔ میں نے کہا لاہور سے ہمارا ایک ماہنامہ "مجلۃ الدعوۃ" نکلتا ہے ہم نے جب وہاں نواز شریف کا یہ بیان اخبار میں پڑھا تو اس پر اداریہ لکھا اور نواز شریف سے کہا کہ۔۔۔۔۔۔ کاش آپ امام بخاری کے مزار پر جانے سے قبل بخاری شریف پڑھ لیتے؟ میرے اس جملے پر امام صاحب سوالیہ نگاہوں سے میری جانب دیکھنے لگے اور پھر بولے آپ کا اس سے کیا مطلب ہے۔ میں سمجھا نہیں۔ میں نے کہا آپ نے بخاری پڑھی ہے؟ فرمانے لگے پڑھی تو نہیں میں نے کہا تو پھر سنئے! امام بخاری اپنی صحیح میں ایک حدیث لائے ہیں۔

مومنوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ام سلمہؓ نے حبشہ میں عیسائیوں کا گرجا دیکھا جس میں تصاویر بھی آویزاں تھیں تو اس کا اللہ کے رسولؐ کے سامنے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا ان میں جب کوئی آدمی مرجاتا تو یہ لوگ اس کی قبر کے پاس عبادت گاہ تعمیر کر دیتے اور پھر اس میں اس شخص کی تصاویر لٹکا دیتے۔ فرمایا! یہ لوگ اللہ کے ہاں بد ترین مخلوق ہیں۔

میں نے کہا یہ حدیث امام بخاری لائے ہیں اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام صاحب تو قبروں پر عبادت گاہوں اور چلہ کشیوں کیلئے حجروں کے صریحا مخالف ہیں۔ پکی قبر سے بھی اللہ کے رسولؐ نے منع فرما رکھا ہے۔۔۔ تو اگر نواز شریف بخاری شریف پڑھتا تو بھلا کیا ہزاروں ڈالروں کا اعلان کر کے جاتا کہ جس اعلان کے امام بخاری صریحا مخالف ہیں اور اگر آپ بخاری شریف پر عمل کرتے تو کبھی ایسا نہ کرتے امام صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری اس گفتگو پر کہا کہ جناب پہلے تو امام کی قبر کچی ہی ہوا کرتی تھی۔ یہ پختہ تو بعد میں بنی ہے باقی جو آپ فرماتے ہیں۔ سچ تو یہی ہے اور اب میں اس کا کیا جواب دے سکتا ہوں؟

امیر تیمور کے مقبرے پر

امیر تیمور جو کہ چنگیز خان کی نسل سے تھا وہ اسلام قبول کرنے والے قبیلہ برلاس سے تعلق رکھتا تھا ۱۳۳۵ء کو سمر قند کے مضافات میں واقع کوش شہر میں پیدا ہوا بعد میں تیمور نے اس کا نام سبز رکھا سمر قند کو پائیہ تخت بنایا فتوحات میں وہ چنگیز سے بھی بازی لے گیا دلی کو اس نے تاراج کیا افغانستان اس کے زیر نگیں تھا سارا وسط ایشیا روس ایران' ترکی عراق شام وغیرہ کو اس نے تلوار کے زور پر زیر کیا۔

آٹھیوں صدی ہجری کا یہ وہی دور ہے کہ جس میں صوفیت اور مزار پرستی مسلمانوں میں جڑ پکڑ رہی تھی یہ تاتاری بھی اسی دور میں مسلمان ہوئے تلوار کے تو وہ دھنی تھے ہی اب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام انہیں تصوف و مزارات والا ملا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ امور جہانبانی میں تیموری بادشاہوں نے تورہ چنگیزی سے راہنمائی لی اور اپنے اصول وضع کئے وگرنہ اگر تیمور جیسے بادشاہ کو جو کہ ایک چوتھائی دنیا کا فاتح تھا صحیح اور اصل اسلام مل جاتا تو اس جہان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا مگر افسوس کہ صوفیت کے اس دور میں تیمور نے بھی اپنا ایک پیر پکڑا اور اسی سے وہ راہنمائی لیتا تھا فتوحات میں اس نے اتنی قتل وغارت کی کہ تاریخ میں یہ اس کے نام پر ایک سیاہ داغ ہے مگر اس کے باوجود امیر تیمور اپنی خود نوشت سوانح میں لکھتا ہے کہ میں نے جو فتوحات بھی کیں۔ شریعت محمدیؐ کے لئے کیں ظلم کو مٹانے اور انصاف کے قیام کے لئے کیں اپنے وقت کا یہ انتہائی باجبروت بادشاہ جو کہ اپنے آپ کو بادشاہ کی بجائے امیر کہلواتا تھا اتفاق سے اس کا نام بھی تیمور تھا جس کے معنی لوہے کے ہیں وہ واقعی اسم بامسمی تھا میں اس کے مقبرے پہ کھڑا تھا اس کے اندر داخل ہوا گنبد کے نیچے یہاں کوئی دس بارہ قبریں تھیں بڑی قبر امیر کے پیر کی تھی اس سے نیچے چھوٹی قبر امیر تیمور کی تھی اس کے دو بیٹوں اور الغ بیگ کی قبر بھی یہیں ہے۔ الغ بیگ بادشاہ تو تھا مگر اسے زیادہ دلچسپی سائنس کے شعبے فلکیات سے تھی اور اس مقصد کے لئے اس نے رصدگاہ بھی بنائی تھی۔ وہ اتنا بڑا سائنسدان تھا کہ اس نے ٹیلی سکوپ کی ایجاد سے چار صدیاں قبل اپنے دور میں جو فلکیاتی جدول بنائی سائنس اس پر اب تک کوئی اضافہ نہیں کر سکی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سمرقند میں امیر تیمور کی تعمیرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور کے مقبرے پر (داتا) دربار یاد آگیا

ہم جب یہ مقبرہ دیکھ چکے تو محافظ نے بتلایا کہ اصل مقبرہ تو نیچے ہے چنانچہ ہم یہاں سے نکل کر ایک دوسرے کمرے میں داخل ہو کر سیڑھیوں کے ذریعے نیچے چلے گئے تو یہ ہیں اصل قبریں جبکہ ان کی سیدھ میں اسی گنبد میں ان اصلی قبروں کے اوپر قبریں بنا دی گئیں ہیں جو کہ جعلی ہیں ایسا کرنے میں کیا حکمت کار فرما تھی یہ تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں البتہ مجھے لاہور میں جناب علی ہجویری صاحب کا دربار یاد آگیا کہ جسے لوگ داتا دربار کہتے ہیں اس بھاٹی گیٹ والے دربار میں بھی واقع قبر کہ جسے لوگ داتا کی قبر سمجھ کر اس سے لپٹتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں یہ بھی جعلی ہے جبکہ اصل قبر اس کے نیچے ہے جہاں بہت کم اور خاص لوگوں کی رسائی ہوتی ہے اور یہ جو نیچے اصلی قبر ہے تو در حقیقت اصلی یہ بھی نہیں ہے بلکہ اصلی قبر تو لاہور کے شاہی قلعے میں شیش محل کے پہلو میں زمین کے نیچے واقع ایک گنبد میں ہے --- میں داتا صاحب کی یہ اصلی قبر بھی دیکھ چکا ہوں اور "داتا دربار کی تلاش میں" کے نام سے اس پر مضمون بھی لکھ چکا ہوں جو مجلۃ الدعوۃ میں چھپنے کے بعد اب میری کتاب "شاہراہ بہشت" کی زینت ہے۔

لوگوں کی عقیدت کا بھی عجیب حال ہے جب وہ اندھی عقیدت کی رو میں بہہ نکلتے ہیں تو وہاں عقل کی دخل اندازی ممنوع قرار پاتی ہے --- نہیں تو! بھلا --- کیا داتا کی بھی قبر ہوتی ہے؟ داتا کی بات چلی ہے تو عرض کرتا جاؤں کہ داتا کا معنی ہے دینے والا اور لوگ دیگیں پکا کر اور اپنے گھر سے دودھ کے مٹکے بھر کر وہاں لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داتا دیتا ہے داتا تو تب کہیں کہ جب مزار سے مختلف چشمے جاری ہوں یہ دودھ کا ہے یہ بیٹوں کا ہے کہ وہاں سے بچے نکل رہے ہیں یہ روپوں کا سوراخ ہے کہ وہاں سے ہزار کے نوٹوں کے بنڈل برآمد ہو رہے ہیں --- تو یہ کیا ہوا کہ ہر وہ چیز جسے اللہ پیدا کرتا ہے۔ اسے ایک شخص کے نام منسوب کر کے اور اپنی طرف سے داتا کا لقب دے کر کہنا شروع کر دیا کہ یہ داتا دیتا ہے سوچنے اور عقل سے کام لینے کی ضرورت ہے کہ بھلا کہیں داتا کی بھی قبر ہوتی ہے؟

میرے پیارے قارئین کرام! یہ کیا ہوا کہ سمرقند سے خیال ہی خیال کی دنیا میں لاہور پہنچ گیا حالانکہ میں ابھی سمرقند میں ہوں' تیمور کے مقبرے پر ہوں خیال کی دنیا مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں اس لئے لے آئی کہ مزار تیمور اور مزار علی ہجویری میں ایک مماثلت تھی ---
بہر حال تیمور کے مقبرے سے نکلا اور ایک اور مزار کے قریب سے گزر ہوا جس کے

بارے میں مشہور یہ ہے کہ یہ مزار حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو کہ اللہ کے رسولؐ کے چچا ہیں' ان کے بیٹے حضرت قثم کا ہے' یہاں سے چلے تو تیمور کی بنائی ہوئی ایک بہت بڑی تاریخی مسجد بھی دیکھی اس مسجد کو امیر تیمور نے اپنی بیگم کے نام پر بنایا تھا اس لئے اس کا نام "مسجد بی بی خانم" ہے یہ مسجد اور اس سے ملحق دوسری اہم عمارتیں جن کا رقبہ کئی ایکڑ زمین پر مشتمل ہے کمیونسٹ دور میں یہ کارخانے اور شراب خانوں میں بدل دی گئی تھیں۔ اب جب میں وہاں پہنچا تو ان کے دروازے کھل چکے تھے کاریگر کام کر رہے تھے ستر سال تک شراب شباب کی آلودگیوں کے بعد اب یہ مسجد پھر سے آباد ہونے کو ہے افغان جہاد کی برکت سے یہاں جبینیں پھر سے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے والی ہیں۔

یہاں سے نکلے سمرقند کی مارکیٹ میں پہنچے سمرقندی روٹی خریدی بس میں بیٹھے اور تاشقند کی طرف عازم سفر ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاشقند میں

آج 25 اگست کو روس کے طویل دورے کے بعد دوبارہ تاشقند میں پہنچا ہوں جبکہ 3 اگست کو اپنے ساتھ حافظ عبدالعزیز کے ہمرہ میں اسلام آباد سے تاشقند ایئرپورٹ پر اترا تو ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی ایک ٹیکسی ڈرائیور کو روسی زبان میں ایک ایڈرس دکھایا اور ۷۰ روبل طے کر کے چل دیئے یہ ایڈریس شیخ تاجی بائی کا تھا پروفیسر حافظ محمد سعید کے چھوٹے بھائی حافظ حامد صاحب دو عرب ساتھیوں کے ساتھ چند دن قبل یہاں سے ہو کر گئے تھے اور یہ پتہ ہم نے انہیں سے لیا تھا انہوں نے بتلایا تھا کہ یہ بزرگ کتاب و سنت کے عالم اور توحید کے داعی ہیں چنانچہ ہم ڈھنڈتے ڈھونڈتے آخر کار ان کے ٹھکانے پر پہنچ گئے ان کے دو شاگرد ہمیں ایک مسجد میں لے گئے ہم وہاں پہنچے تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا ۳۵ چالیس نوجوان مسجد میں جمع ہو گئے معانقے اور مصافحے شروع ہو گئے محبت کا ایک سماں تھا۔ اور یہ سماں اسلام کی برکت سے تھا ہمیں یوں لگ رہا تھا جیسے ہم برسوں سے ایک دوسرے سے شناسا ہیں اذان کے بعد اب تکبیر ہوئی اور مجھے آگے کر دیا گیا صف بندی شروع ہو گئی کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملنا شروع ہو گیا اور پھر **ولاالضالین** کے بعد مسجد آمین کی آواز سے گونج اٹھی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو نوجوان ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے سنت اللہ نے کہا شیخ تاجی کچھ دیر بعد آجائیں گے آپ کا کھانا میرے گھر ہے لہٰذا آئیں اور چلیں اب چار پانچ نوجوان اور ہم بھائی سنت اللہ کے گھر چل دیئے پھل اور میوہ جات کے بعد کھانا دسترخوان کی زینت بنا دیا گیا۔ ادھر شیخ گھر میں آئے تو انہیں پاکستانی مہمانوں کے آنے کی اطلاع ہو گئی لہٰذا وہ بھی یہاں چلے آئے شیخ سے ملاقات ہوئی کھانے سے فارغ ہوئے تو گفتگو شروع ہو گئی شیخ بڑی اچھی عربی بولتے تھے لہٰذا یہی زبان ہمارے درمیان اظہار بیان کا ذریعہ تھی شیخ سے ان کی دعوتی سرگرمیوں کی تفصیل سنی اور مرکز الدعوۃ کی دعوتی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اب عشاء کا وقت ہو چکا تھا شیخ نے اب پھر مجھے مصلے پہ کھڑا کر دیا نماز کے بعد دعوت خطاب دی میں نے عربی میں دس پندرہ منٹ تقریر کی شیخ نے ترجمہ کیا اور پھر یہاں سے فارغ ہو کر مسجد کے قریب شیخ ہمیں اپنے بیٹے کے گھر میں لے گئے وہاں دوبارہ کھانا تیار تھا خیر چند لقمے لئے اور پھر شیخ نے کہا کہ تاشقند شہر سے چند کیلومیٹر دور ہمارا گاؤں ہے میں تو رات وہاں رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں باقی آپ کی مرضی ہے کہ رات یہاں ٹھہریں یا میرے پاس گاؤں میں چلیں ہم نے کہا کہ شیخ صاحب ہم تو گاؤں چلیں گے۔ شیخ نے جیپ نکالی اور ہم گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ ۱۵ بیس منٹ کے بعد شیخ کا گاؤں آگیا اور پھر رات شیخ کے گھر میں گزاری صبح ہو گئی تو شیخ کی جیپ پر تاشقند شہر دیکھنے کو نکلے۔

تاشقند کا مدرسہ قو قلداش

روس کا سب سے بڑا شہر اس کا دار لحکومت "ماسکو" ہے دوسرا بڑا شہر "لینن گراڈ" تیسرا یوکرائین کا "کیف" اور چوتھا بڑا شہر تاشقند ہے آزادی کے بعد اب یہ ترکستان یعنی پانچ مسلم ریاستوں میں سب سے بڑا شہر ہے "میٹرو" یعنی زیر زمین ٹرین بھی انہیں چار شہروں میں چلتی ہے تاشقند کا پرانا اور تاریخی نام شاش ہے یہ صاف ستھرا کھلا شاداب اور ازبکستان کا دارالحکومت ہے ہم اس شہر کے سب سے بڑے مدرسے قو قلداش میں گئے اس مدرسے کو ۱۶ ویں صدی عیسوی میں خواجہ احرار نے بنوایا تھا اس مدرسے کے مدیر حاجی محمد قاسم ہیں شیخ نے ہمارا ان سے تعارف کروایا تو بڑے خوش ہوئے مدیر مدرسہ انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ اچانک تعلیم کو چھوڑا اور خفیہ طور پر دینی تعلیم کے حصول میں لگ گئے اور پھر بچوں کو چھپ کر دینی تعلیم دینے لگے روسیوں کو پتہ چلا تو انہیں اس جرم کی سزا میں جیل بھیج دیا دوسال جیل میں رہے یہ شیخ کے شاگرد بھی ہیں اب افغانستان میں روس کی شکست کے بعد دوسال قبل یہ مدرسہ آزاد ہوا افغان جہاد کی ضرب نے اس کا تالا توڑا تو حاجی صاحب اس مدرسے کے مدیر ٹھہرے اب وہ ہماری ضیافت کرنے کے بعد ہمیں مدرسہ دکھلا رہے تھے مدرسے کو کارخانے میں بدل دیا گیا تھا ستر سال تک اس میں تخریب کاری ہوتی رہی اب اس کی تعمیر جاری تھی اور تعلیم بھی۔ بچیوں سے لیکر نوجوان لڑکیوں تک یہاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں تاشقند کے عریاں معاشرے میں ان لڑکیوں کے سروں پر سفید رومال دیکھ کر دل بڑا خوش ہوا کہ دین کی طرف اور پردے کے اسلامی تصور کی طرف سفر بہرحال شروع ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصحف عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت اور علم کے موتیوں کا گھر

شیخ اب ہمیں پرانے شہر کی سیر کروا رہے تھے یہ پرانا شہر بھی ہمارے پرانے لاہور کی طرح تنگ نہ تھا بلکہ کھلا تھا جیپ پر ہم اس شہر میں گھوم رہے تھے گھومتے ہوئے ایک مسجد کے سامنے آکر رک گئے اس مسجد کا نام طلا شیخ ہے یعنی سونے کا شیخ ممکن ہے یہ شیخ سونے کا کاروبار کرتے ہوں بہر حال یہ مسجد جو چار سو سال پرانی ہے انہوں نے ہی بنوائی ہے یہ بڑی خوبصورت اور وسیع مسجد ہے مسجد دیکھنے کے بعد ہم کتب خانے کی طرف گئے جو اسی مسجد کے صحن میں ہے ہم دروازے پر پہنچے تو دن کا پچھلا پہر تھا ایک نوجوان دروازے کو تالا لگا رہا تھا ہم نے السلام علیکم کہا تعارف کروایا اور پھر اس نوجوان نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا اب ہم علم کے موتیوں کے گھر میں تھے۔

یہ نوجوان لڑکا جس کا نام نور محمد ہے اس مکتب کا نائب مدیر ہے عربی زبان جانتا ہے اس نے ایک بڑے کمرے کا دروازہ کھولا اور بتلایا کہ اس کتب خانے کا نام "کتب خانہ مسلمانان ماوراء النہر" ہے۔ ہم نے اس ہال میں قرآن و حدیث اور دیگر کتب کے قیمتی اور تاریخی قلمی نسخے دیکھے اور جب اتفاق سے میری نظر چھت پر پڑی تو ایسے معلوم ہوا جیسے چھت بھی کتابوں کی ڈالی گئی ہے جب کہ یہ چھت کتابوں کی تو نہ تھی بلکہ لکڑی کو رنگ ہی اس انداز سے کیا گیا تھا کہ وہ لائینوں میں لگی ہوئی کتابیں معلوم ہوتی تھیں۔

اب ایک دوسرے ہال کمرے کا دروازہ کھولا گیا اس میں ہر موضوع پر بے شمار کتابیں تھیں الماریوں کی الماریاں بھری ہوئی تھیں۔ میں نے نور محمد سے پوچھا کہ یہ کتابیں کمیونسٹوں کے دور میں کیسے باقی رہ گئیں تو اس نے کہا کہ جب انقلاب آیا تو لوگوں نے یہ کتابیں گھروں میں چھپا لیں اور نہ جانے کس کس کے پاس کہاں کہاں کتاب چھپی رہی اب دو سال قبل جب ہمیں آزادی ملی ہے تو لوگوں نے وہ کتابیں یہاں جمع کرانی شروع کر دیں اور یوں دوبارہ ایک عظیم لائبریری بن گئی ہے۔ جبکہ ابھی توقع ہے کہ یہ مزید بڑی ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ اور دفینے برآمد ہوں گے۔ آباء نے علم کے جو موتی جمع کیئے تھے وہ بکھرنے کے بعد پھر یہاں اکٹھا ہوں گے۔

اس ہال سے نکلنے کے بعد دوبارہ پہلے ہال میں آئے تو درمیان میں چبوترے پر ایک بڑی کتاب دکھائی دی نور محمد نے کہا یہ مصحف عثمان ہے ہم آگے بڑھے مگر یہ تو فوٹو کاپی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی میں نے جھٹ کہا بھائی نور محمد یہ تو فوٹو کاپی دکھلا رہے ہو اصل کہاں ہے ؟ اب اس نے ایک دروازہ کھولا ہم اس میں داخل ہوئے تو پھر ایک اور دروازہ تھا اسے کھولا اب ہم ایک کمرے میں شیشے کی الماری کے سامنے کھڑے تھے مصحف عثمان اب میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہرن کی کھال پہ یہ لکھا گیا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب صحابی اور دوہرے داماد اور خلیفہ ثالث عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مظلومیت کی حالت میں شہید کیا گیا تو وہ یہی قرآن تلاوت فرما رہے تھے ان کے خون کے چھینٹے جس جگہ پر پڑے وہ یہ آیت تھی

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرہ ۱۳۷)

اس جگہ پر نشانی لگی ہوئی تھی جبکہ ہمارے سامنے کا جو مقام کھلا تھا وہ سورۃ زمر تھی اس الماری کے اوپر سورۃ الحجر کی یہ آیت لکھی گئی تھی۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩

بے شک ہم اس قرآن کو اتارنے والے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

اللہ کے رسولؐ پر ۲۳ سالوں میں قرآن نازل ہو کر مکمل ہوا یہ قرآن صحابہؓ کے سینوں میں محفوظ تھا اور لکھا ہوا بھی تھا اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ صحابہ سے لکھوایا کرتے تھے اللہ کے رسولؐ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کا ایک نسخہ تیار کروایا ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو یہ نسخہ انکی وساطت سے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں اسی مصحف سے چھ مصحف تیار کروائے اور وہ ملک کے مختلف علاقوں میں بھیجے تاکہ ان کے مطابق نقلیں تیار ہو کر مسلمانوں میں پھیلیں چنانچہ ان چھ میں سے وہ قرآن جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زیر تلاوت تھا وہ اب تاشقند میں محفوظ ہے اور دنیا بھر میں چودہ سو سال سے اللہ کی اس کتاب میں زیر و زبر کی تبدیلی بھی واقع نہیں ہوئی۔ اور ہوتی کیوں کہ اللہ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شیخ تاجی مائی کے ہمراہ "مدرس محلة" قازقستان میں شیخ کی جیپ پر سفر کے دوران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ تاجی اور ان کی تفسیر

شیخ کے گھر میں ایک روز صبح ناشتے پر اکھٹے ہوئے تو میں نے شیخ تاجی سے پوچھا کہ آپ نے تعلیم کیسے اور کس سے حاصل کی جبکہ یہاں نہ ایسی تعلیم کی اجازت تھی نہ کوئی اتنا بڑا عالم باقی رہ گیا تھا اور نہ ہی کتابوں کا وجود تھا تو انہوں نے کہا ۵۰ سال قبل جبکہ جبروتشدد کا کمیونسٹ دور اپنے عروج پر تھا تو ایک شامی عالم دین یہاں آئے ان کے اصل نام سے تو کوئی واقف نہ تھا البتہ داملہ شامی (مولانا شامی) کے نام سے وہ معروف تھے ان سے چھپ چھپا کر صابر داملہ نے تعلیم حاصل کی اور یہ صابر داملہ میرے استاد ہیں ان سے میں نے تعلیم حاصل کی جبکہ کتابیں نایاب تھیں تو شیخ کہنے لگے. ہمیں جس کے بارے میں معلوم ہوتا کہ اس کے پاس فلاں کتاب ہے تو وہ کتاب ادھار لے کر اسے ہاتھ سے لکھتے اور علم حاصل کرتے پھر یہ علم بھی بند اور خفیہ کمروں میں حاصل کرتے تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے اب اللہ کا شکر ہے کہ محنت و مشقت اور خوف کی وہ حالت جاتی رہی ۔ اس پر میں نے کہا ۔ شیخ صاحب اس خوف کو ختم کیا ہے تو افغانستان کے جہاد نے کیا ہے ۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ شیخ صاحب قرآن کا ترجمہ اور تفسیر اٹھا لائے جو کہ ازبکی زبان میں چھ جلدوں میں ہے اور اسے پچھلے تیرہ سالوں میں شیخ نے مکمل کیا ہے ۔

قارئین کرام !

ذرا غور کیجئے ! روس میں اسلام کس قدر سخت جان ثابت ہوا کہ اس کے ایک نام لیوا نے علم حاصل کیا پھر تیرہ سال کے عرصہ میں تفسیر لکھی پھر اپنے ساتھیوں سے چندہ اکٹھا کر کے خفیہ طور پر دو سو کی تعداد میں اس تفسیر کو چھپوا بھی ڈالا پھر اس نور کو آگے پھیلا دیا آج اس شیخ کے کئی شاگرد ہیں اس کا گھر مقامی بچوں کو قرآن کی تعلیم دینے کا آج بھی سرچشمہ ہے میں سوچ رہا تھا کہ شیخ نے کس قدر دلیری اور جرات کا مظاہرہ کیا وگرنہ اگر کمیونسٹ باخبر ہو جاتے تو شیخ کی سزا گولی اور پھانسی سے کم نہ ہوتی ۔

قازقستان میں دعوتی سرگرمیاں

قازقستان جو کہ تاشقند کے قریب ہی ہے وہاں دعوت اور سیر و سیاحت کا پروگرام بنایا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات شیخ کے گاؤں میں ہی بسر ہوئی صبح ہوئی تو شیخ کے تین چار پرانے شاگرد بھی آگئے وہ بھی ہمراہ ہو لئے اور ہم عازم قاز تستان ہوئے آدھ گھنٹے بعد ہم قاز تستان میں تھے اور پھر ڈیڑھ گھنٹے بعد ہم ایک شہر "لیلیس" میں پہنچے یہاں تھوڑی دیر رکنے کے بعد ہم ایک قصبے "تربت" میں جا پہنچے اس قصبے کے قبرستان میں ہم گئے دیکھا بڑا پختہ قبرستان تھا اور بعض قبروں پر اہل قبور کی تصاویر بنائی گئیں تھیں اسی طرح یہاں دو تین مزار بھی تھے جو مختلف ولیوں کے تھے ایک مزار میں گھپ اندھیر تھا اس میں اس شخص کو داخل کرتے ہیں جسے جنات لاحق ہو گئے ہوں غرض یہ سب دیکھنے کے بعد قریب ایک مسجد میں ہم چلے گئے یہ مسجد کافی بڑی اور پرانی تھی مسجد میں قالین بچھے ہوئے تھے اور ایک جگہ لمبی لائین میں تیار کی ہوئی پگڑیاں پڑی تھیں اب ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ امام صاحب آگے بڑھے اور ہم نے نماز ظہر ادا کی نماز کے بعد امام صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے سب نمازیوں کو ہمارے بارے میں بتلایا اور پھر مجھے دعوت سخن دی تب میں اس قصبے کے نمازیوں سے جو کہ ۳۵، ۴۰ کے قریب تھے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو یہ آزادی اللہ تعالیٰ نے افغان جہاد کی برکت سے دی ہے اور یہ آزادی آپ سے اس وقت چھینی گئی تھی جب آپ سے دین چھن گیا تھا لہٰذا اب آپ آزادی کی نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دین کی طرف لوٹیں قرآن کا ترجمے سے مطالعہ کریں اور احادیث کا مطالعہ کریں امام بخاری امام ترمذی اور نسائی آپ کے علاقے ترکستان میں حدیث کا علم پھیلاتے رہے اور یہی علم اصل دین ہے جو کہ اللہ کے رسولؐ کی زبان سے نکلا ہے۔ اور پھر آخر پر انہیں آگاہ کیا کہ کس طرح امام بخاری نے اور دیگر محدثین نے اللہ کے رسولؐ کی احادیث کو بیان کیا ہے کہ جن میں آپؐ نے پختہ قبریں بنانے اور ان پر عمارتیں بنانے سے منع کیا ہے۔

میری تقریر کا ترجمہ شیخ صاحب کر رہے تھے۔

دعوت کے اس پروگرام کے بعد ایک ہوٹل پر کھانا کھایا اور گھوڑی کا دودھ پیا یہ بہت کھٹا تھا میں نے تو دو تین گھونٹ ہی لئے جبکہ میرے سب ساتھیوں نے خوب پیا۔ قاز تستان میں گھوڑے بہت ہوتے ہیں حتی کہ لوگ بھیڑیں بھی گھوڑوں پر بیٹھ کر چراتے ہیں گھوڑوں کا گوشت کھاتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں۔ اور یہ دودھ گائے کے دودھ سے مہنگا ہے یہ بھی پتہ چلا کہ قاز تستان میں پٹرول سات روبل کا لیٹر ہے جبکہ ازبکستان میں ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روبل کا لیٹر ہے اسی طرح ۔ بھیٹر کا گوشت بھی قازقستان میں ۵۵ روبل فی کلو جبکہ ازبکستان میں ۱۲۰ روبل فی کلو ہے ۔ جبکہ روبل کا حال اب یہ ہے کہ وہ ایک ڈالر کا پانچ صد مل جاتا ہے۔

شادی اور تبلیغ

میرے ہمسفر ساتھی بھائی فتح اللہ کے سسرال بھی قازقستان میں ہیں ان کی دعوت پر ان کے سسرال بھی جانا ہوا اور پھر ان کے عزیزوں کے گاؤں میں بھی ۔ وہاں ہم نے گھروں میں جاکر انفرادی دعوت دی لوگ ظہر کے وقت مسجد میں اکھٹے ہو گئے نماز پڑھانے کے بعد میں نے تقریر شروع کر دی امام بخاری کے حوالے سے مسجد میں گفتگو کی تو تقریر کے بعد ایک بوڑھا قازقستانی اٹھا اور کہنے لگا ہمیں بخاری لا کر دو ہم اسے پڑھیں امام بخاری ہمارے علاقے کا عالم ہے مگر کسی نے ہمیں بتلایا ہی نہیں کہ وہ تو اتنا بڑا عالم تھا ۔ اسی طرح ایک چالیس سالہ نوجوان جو کہ تقریر سنتا رہا مگر اس نے نماز نہیں پڑھی جب میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا ابھی میری عمر کم ہے ۔ تب میں نے اسے سمجھایا کہ موت کا کیا پتہ ہے کب آجائے اور یہ کہ چالیس سال عمر کوئی تھوری عمر نہیں ہے ۔

مسجد کے قریب ہی شادی تھی لہٰذا ہمیں دعوت ولیمہ دے دی گئی ہم جب اس دعوت میں پہنچے تو لوگ ایک پاکستانی مسلمان کو اپنے درمیان پاکر بڑے خوش تھے ۔ اب میں نے تقریر شروع کر دی تقریر کے بعد کھانا کھایا کھانے کے بعد دولھا کے والد نے سب شرکاء کو پانچ پانچ روبل دیئے جب مجھے دینے لگے تو میں نے سو(۱۰۰) روبل کا نوٹ جیب سے نکالا اور انہیں دینے لگا اور کہا کہ ہمارے ہاں تو شرکائے دعوت پیسے دیتے ہیں اس پر وہ کہنے لگے ہمارے ہاں شرکائے دعوت کو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے اور پیسے بھی دیئے جاتے ہیں تو آپ چونکہ قازقستان میں ہیں اسلیئے یہاں تو قازقستانی رواج ہی چلے گا اور پھر پانچ روبل میری جیب میں ڈال دیئے گئے ۔

جب کھانے سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو نوجوانوں نے ہمیں گھیر لیا اور وہ کہنے لگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ یہ رات یہیں گزاریں اور رات کو ہمیں دعوت دیں میں ہاں کرنے ہی والا تھا کہ بھائی فتح اللہ نے مجھے بتلایا آپ دیکھتے نہیں کہ یہ لوگ ریکارڈنگ کے ڈیک سیٹ کر رہے ہی اسٹیج بن رہا ہے تو رات کو سب لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے شراب پئیں گے ڈانس کریں گے تو ہماری دعوت یہاں کون سنے گا؟ انہوں نے کہا یہاں ہر شادی میں ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ میں نے شرکت سے معذرت کرلی۔

اسی روز ہم واپس تاشقند آگئے میں نے فتح اللہ سے پوچھا کہ آپ کے ہاں جہیز کی رسم بھی ہے؟ تو اس نے بتلایا ہاں موجود ہے مگر اس طرح کہ قازق لوگوں میں لڑکے والے لڑکی کے گھر پیسے بھیجتے ہیں اور انہی پیسوں سے دلہن کا جہیز تیار ہوتا ہے جبکہ اوزبک لوگوں میں آدھا لڑکے والے اور آدھا خرچہ لڑکی والوں کا ہوتا ہے اور اسے ملا کر دولھا دلہن کے لئے ضروریات زندگی کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔

شادی پر جلسہ

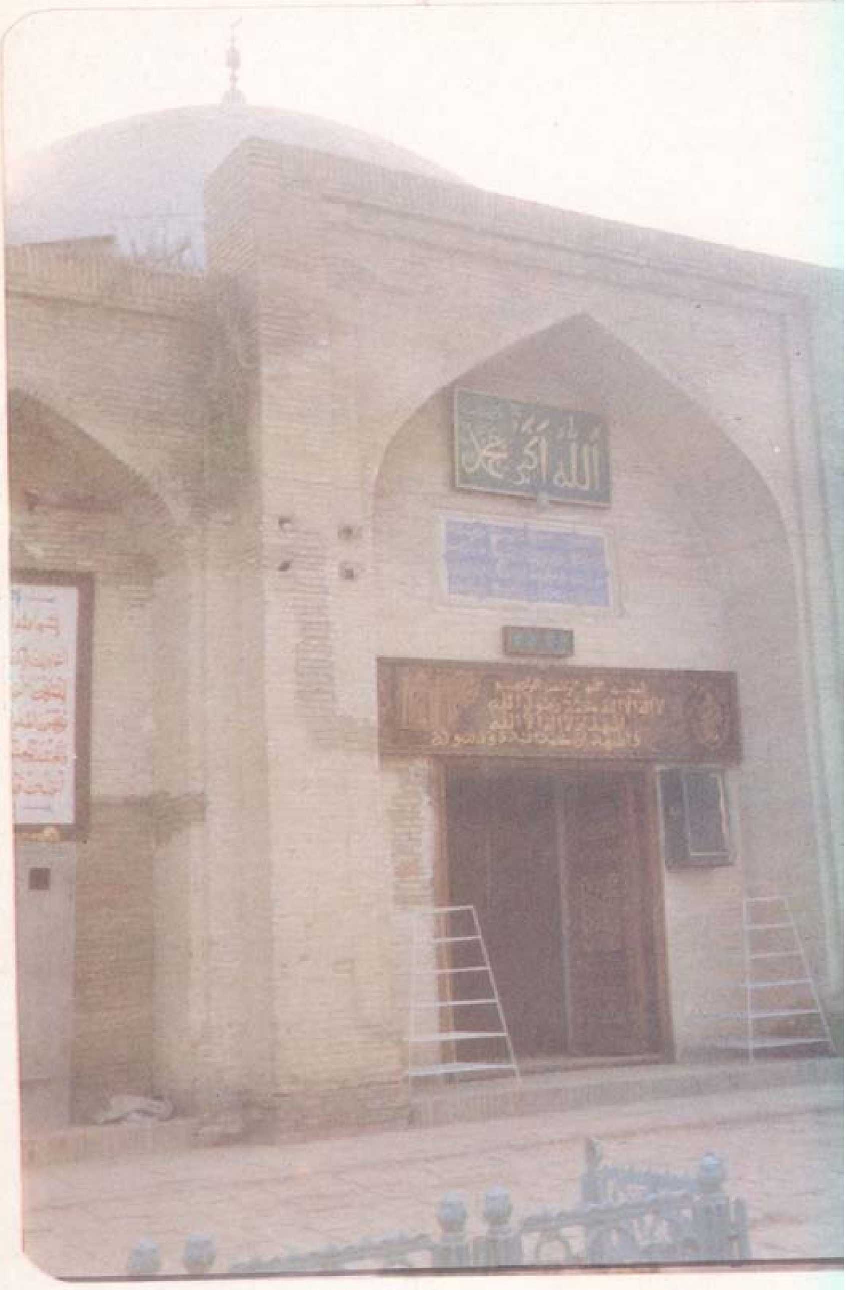
ہمارے دیہات میں دیندار لوگوں کی شادیاں ہوتی تھیں تو وہ اس موقع پر مسجد میں جلسے کا انعقاد کر دیتے جبکہ بے دین لوگ مجرے کا اہتمام کرتے کچھ ایسی ہی صورتحال آج کل ازبکستان میں ہے یہاں دو تین شادیوں میں شامل ہونے کا موقع ملا دعوت طعام کے ساتھ دعوت خطاب بھی دی گئی ایسی ہی ایک شادی تاشقند کے ایک موحد نوجوان کی تھی ساڑھے پانچ سو کے قریب مہمان تھے میوہ جات فروٹ اور قہوہ سامنے رکھ دیا گیا اور پھر تقریریں شروع ہو گئیں جلسے کے اختتام پر کھانا کھلایا گیا۔ مجھے یہاں ساتھیوں نے بتلایا کہ تین سال قبل یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ازبکستان میں شادی جیسے فنکشن پر کہ جس کا انعقاد شراب اور مخلوط ڈانس کے بغیر ناممکن تھا اس پر یوں جلسے ہونا شروع ہو جائیں گے۔

تاشقند کی ایک مسجد میں اہل توحید نوجوانوں کے درمیان

وسط ایشیائی ریاستیں جب آزاد ہوئیں تو سعودی عرب کے ایک نوجوان عالم دین نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"تاشقند" کی ایک مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاشقند میں ڈیرے جمالئے مساجد میں انہوں نے دروس قرآن کا سلسلہ شروع کیا نوجوان ان سے بڑے مانوس اور متاثر تھے وہ واپس سعودیہ گئے تو اب حکومت انہیں واپسی کی اجازت دینے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی تھی ایسی ہی ایک مسجد کہ جس میں شیخ درس دیتے تھے میں اس مسجد میں دعوتی درس دینے کیلئے پہنچ گیا نماز مغرب کے بعد محلے کے پڑھے لکھے بہت سے نوجوان اکٹھے ہو گئے اس درس میں میرا مترجم ترمذ کا ایک نوجوان تھا جو کہ عربی بڑی اچھی جانتا تھا اب میں نے اپنا درس بھی امام ابو عیسی ترمذی کی حدیث سے شروع کیا۔

میرے بھائیو! دن میں آخری نماز عشاء کی نماز ہے اس کے بعد انسان سونے کی تیاری کرتا ہے اللہ کے رسولؐ نے حضرت براء بن عازبؓ کو ایسے موقع کے لئے ایک دعا سکھلائی اور فرمایا کہ اسے بستر پر لیٹتے وقت پڑھا کرو پھر اگر تم رات کو فوت ہو گئے تو اسلام پر تمہاری موت ہو گی اور اگر رات گزار کر صبح کو اٹھ کھڑے ہوئے تو صبح خیر سے ہو گی اب یہ دعا ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے حوالے کر دی ' اور اپنا رخ تیری طرف پھیر دیا ' اور اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا اپنی رغبت اور تیرے خوف سے ' تیرے عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ کہیں نہیں ' مگر تیرے پاس --- تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے رسولؐ پر میں ایمان لایا۔

ترمذی میں رغبتہ الیک کے بعد "**و الجات ظھری الیک**" (یعنی میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دے دیا) الفاظ بھی آتے ہیں اور اس روایت میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ حضرت براء نے "**وبنبیک الذی ارسلت**" کی جگہ پر "**و برسولک الذی ارسلت**" پڑھا تو حضرت براء کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وبنبیک الذی ارسلت" یعنی آپؐ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آپ کی بتلائی ہوئی دعا میں نبی کی جگہ پر رسول کا لفظ آئے۔ غور فرمایئے! کہ اللہ کے رسولؐ نے محض ایک لفظ کی تبدیلی کو کہ جس کے مطلب و مفہوم میں کوئی فرق نہیں اسے برداشت نہیں کیا تو اب جو لوگ قرآن و حدیث کے مسلک کی بجائے انسانوں کے نام پر مسلک بنائے پھرتے ہیں اماموں کے اقوال کو نبی کی حدیث پر ترجیح دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو حنفی ہیں۔ بتلائے! اللہ کے رسولؐ انہیں اپنے سینے سے لگائیں گے کہ ان کے سینوں پر ہاتھ مار کر انہیں دھکے دیں گے؟ آپ کے اس ازبکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے امام ترمذی اللہ کے رسولؐ کی جو حدیث لائے ہیں وہ تو یہی کہتی ہے کہ پھر ایسے لوگوں کو دھکے ہی پڑیں گے۔

میرے بھائیو! میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں؟ علم دو طرح کے ہیں ایک وہ علم کہ جس میں شک و شبہ کا شائبہ تک نہ ہو اور ایک وہ علم کہ جس میں صحیح اور غلط دونوں کا شبہ موجود ہو تو ان میں افضل اور اصل علم کونسا ہے۔ یقیناً وہی علم کہ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو اس علم کی ہر بات صحیح ہو۔ تو وہ علم جس کی ہر بات صحیح ہے وہ قرآن کا علم ہے اور حدیث کا علم ہے اب جو علم حدیث کا امام ہو یعنی اس علم کا کہ جو اللہ کے رسولؐ کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور آپؐ کی زبان سے دین کا علم اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک کہ اللہ نکلواتا نہیں

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝٤

(نجم) اور وہ تو اپنی مرضی سے بولتے ہی نہیں سوائے اس وحی کے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

تو ـــــ اب بتلایئے! جس کے پاس یہ علم ہو امام اعظم اسے کہنا چاہئے یا کہ اسے کہ جس کا حدیث پہ ایک پمفلٹ بھی نہ ہو۔ تو میرے بھائیو! یہاں کے لوگ کس قدر بد قسمت ہیں امام اعظم ان کا اپنا ہے وہ امام کہ جس نے وہ کتاب لکھی کہ جو قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے مگر یہ لوگ بخارا سے اسے جلاوطن کرتے ہیں سمرقند کے قریب سوئے ہوئے اس امام کو بھلا دیتے ہیں اور ازبکستان سے ہزاروں میل دور لوگ جا پہنچتے ہیں اور کہتے کہ ہم تو حنفی ہیں امام ابو عیسیٰ ترمذی کو بھولے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نقشبندی اور کرخی ہیں۔
مجھے بتلاؤ! پھر اس قوم کو دھکے نہ پڑیں تو اور کیا ہو۔

یاد رکھو! جو حدیث کا علم جانتا ہے وہی سب سے بڑا فقیہ ہے امام یحیٰی بن شرف اپنی حدیث کی کتاب "الاربعین النوویہ" میں اللہ کے رسولؐ کی حدیث لکھتے ہیں آپؐ فرماتے ہیں:۔

میری امت میں سے اپنے دین کے معاملات میں سے جس نے چالیس حدیثیں حفظ کر لیں اللہ اس کو قیامت کے روز فقہاء اور علماء کے گروہ سے اٹھائے گا ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔

اب غور فرمایئے! کہ اللہ کے رسولؐ کی نظر میں جو چالیس حدیثوں کا حافظ ہو وہ فقیہ ہے اور جو لاکھوں حدیثوں کا حافظ ہو بھلا وہ کتنا بڑا فقیہ ہو گا امام بخاری کم و بیش تین لاکھ احادیث کے حافظ تھے امام ترمذی ایک لاکھ سے اوپر احادیث کے حافظ تھے پھر امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ابواب کی جو ترتیب مرتب کی ہے کہ سب سے پہلے قرآن کی آیت لاتے ہیں پھر باب کی مناسبت سے احادیث لاتے ہیں ایک حدیث کو متعدد ابواب میں لا کر ثابت کرتے ہیں کہ اس سے فلاں فلاں مسائل ثابت ہیں اب بتلایئے! امام کا یہ انداز فقیہانہ نہیں تو اور کیا ہے یقین جانیئے محدث سے بڑا فقیہ کوئی نہیں ہوتا ۔۔۔ لہٰذا ۔۔۔ دین چاہتے ہو حق چاہتے ہو تو قرآن و حدیث کو اپنا مسلک بنا لو۔

میں جب درس دے چکا تو سکولوں کالجوں کے طلباء اور دوسرے نوجوان میرے گرد اکھٹے ہو گئے کہنے لگے ہمیں پاکستان لے چلو ہم پاکستان میں تعلیم حاصل کریں گے ایک نوجوان میری طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر کہنے لگا۔ وہ وقت بھی کیا خوب ہو گا جب میں پاکستان میں قرآن و حدیث کا علم سیکھنے جاؤں گا۔

ایک دیہاتی عورت (دیہاتن) کا قصہ۔

مجھے معلوم ہوا کہ امارات کے ایک عربی شیخ تاشقند میں دعوت و تبلیغ میں کچھ عرصہ سے مصروف کار ہیں میں شیخ کا پتہ معلوم کر کے ان کے گھر پہنچا شیخ سے ملاقات اور بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیت ہوئی اور پھر میں جب تک تاشقند میں رہا شیخ سے ملاقاتیں بھی جاری رہیں اور شیخ کے ساتھ دعوتی پروگراموں میں شمولیت بھی۔ تاشقند کی ایک مسجد میں شیخ نے درس دیتے ہوئے ایک بڑا دلچسپ تاریخی واقعہ سنایا۔

اندلس (ہسپانیہ) کا ایک وزیر کہیں سفر کر رہا تھا کہ ایک گاؤں کے قریب نہر پر سے گزر ہوا جہاں عورتیں کپڑے دھو رہی تھیں وزیر کے ہم سفر ساتھیوں میں ایک شاعر بھی تھا اس نے عربی شعر کا ایک مصرعہ پڑھا اور وہ پہلا مصرعہ سنتے ہی دیہاتن عورت نے بے ساختہ اس کے ساتھ دوسرا مصرعہ ساتھ ملا ڈالا وزیر یہ سن کر اس دیہاتی عورت کی ذہانت پر متعجب و متحیر ہوا اتفاق سے دیہاتن کہ جس کا نام دیماتن تھا حسن و جمال بھی اس پہ فریفتہ تھا چنانچہ وزیر نے اس عورت سے شادی کر لی اب گاؤں کی رہنے والی دیہاتن شہر کی باسن بن گئی کچی کٹیا میں رہنے والی دیماتن محل کی مالکن بن گئی مگر شہر کی رنگینیاں اور محل کی دلفریبیاں اس دیہاتن کے دل سے گاؤں کی زندگی کی یادیں مٹا نہ سکیں وہ چھپڑوں پہ جانا' وہاں سے مٹی لانا' اس مٹی کو ہاتھوں اور پاؤں سے بنانا سنوارنا' اور پھر اپنی کٹیا کی لیپا پوتی کرنا' نہر اور نالے پہ جا کر ہمجولیوں کے ہمراہ کپڑے دھونا' وہ صبح صبح سادہ سا کھانا تیار کرنا' اسے اپنے سر پہ سجانا اور گاؤں سے دور اپنے بھائی کے لئے لے کر جانا کہ جو فجر ہوتے ہی زمین میں ہل چلانے چل دیتا تھا۔ غرض گاؤں کی زندگی کے یہ مناظر دیہاتن کو یاد آتے تو وہ محل میں اداس ہو جاتی سنگ مرمر کا "فرش شیشوں کا جڑاؤ" ہیروں کے چکاچوند سجے ہوئے پلنگوں کے آراستہ و پیراستہ نرم و گداز بستر گویا کبھی کبھار تو اسے کھانے کو آتے۔ چنانچہ ایک روز اس نے محل کے صحن میں مٹی کو اکٹھا کیا اس میں پانی ڈالا کیچڑ بنایا اور پھر اس میں داخل ہو کر اپنی عادت پوری کرنے لگی۔ اب اس کا شوہر بھی محل میں آدھمکا بیوی کو کیچڑ میں لت پت دیکھ کر بھونچکا رہ گیا بیوی سے پوچھنے لگا یہ کیا؟ اس نے کہا گاؤں کی زندگی کو ترس گئی ہوں اسی لئے آج اپنی عادت پوری کرنے کو دل چاہا ہے اس پر وزیر نے بیوی کو کیچڑ سے نکالا اور کہا میں تیری عادت پوری کرتا ہوں -- اور پھر اس نے محل کے ایک کمرے میں زعفران' کستوری اور دیگر خوشبویات ملا کر گارا بنایا اور اسے محل کے ایک خوبصورت ہال میں پھیلا دیا اور کہا کہ اب یہاں اپنی عادت پوری کر لو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن گزرتے گئے ایک روز میاں بیوی میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تو بیوی شوہر سے کہنے لگی جب سے اس دکھوں بھرے گھر میں آئی ہوں سکھ کا سانس نہیں لیا اس پر وزیر نے اپنے احسانات گنوانے شروع کر دیئے اور آخر پر کہا۔

اس دکھوں بھرے گھر میں وہ دن بھی یاد کر کہ جب میں نے زعفران اور کستوری کا گارا بنا کر محل میں پھیلا دیا۔ اس پر ویماتن کو شرمندگی کا احساس ہوا۔

امارات کے عرب عالم دین یہ واقعہ بیان کر کے فرمانے لگے کہ اللہ کے رسولؐ نے عورتوں کی اسی فطرت کی بناء پر کہ وہ شوہروں کی احسان فراموشی کرتے ہوئے معمولی بات پر بھی ساری زندگی کے احسانات کو پل بھر میں بھلا کر ناشکری پہ آ جاتی ہے ان کے بارے میں فرمایا۔

مجھے جہنم دکھلائی گئی تو اس میں اکثریت عورتون کی تھی (سبب یہ ہے کہ) وہ کفر کرتی ہیں پوچھا گیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا وہ خاوندوں کے احسانات کی ناشکری کرتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی پر زندگی بھر بھی احسان کرتا رہ پھر کبھی وہ تیری جانب کچھ معمولی سی بات دیکھے تو کہہ اٹھے گی۔

مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ (بخاری)

تجھ سے تو کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں۔

حنفیت اور بے عملی

شیخ نے دوسرا اہم نکتہ بیان کرتے ہوئے کہا ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں میں عمل مفقود ہے بے عملی کی انتہا ہو چکی ہے اور آپ حیران ہوں گے کہ اس بے عملی کا سب سے بڑا سبب حنفی مذہب ہے اس مذہب کے مطابق ایمان گھٹتا اور بڑھتا نہیں سب کا ایمان ایک جیسا ہے مطلب یہ ہے کہ صحابہؓ کے ایمان اور ہمارے ایمان میں کوئی فرق نہیں حالانکہ اللہ تعالی مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب قرآن کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا

(توبہ ۱۲۴) تو یہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ان کا ایمان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ جاتا ہے۔

اسی طرح امام بخاری نے بخاری شریف میں ''ایمان کا بڑھنا اور گھٹنا'' کے نام سے باب باندھ کر اللہ کے رسولؐ کی حدیثوں سے بھی ثابت کیا ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے مگر حنفی مذہب کے نزدیک کوئی شخص نیک ہو یا فاسق دونوں کے ایمانی وزن میں کوئی فرق نہیں پڑتا اب جب حنفیت کا یہ اصول ٹھہرا تو نتیجہ یہ سامنے آیا کہ اکثر لوگ حنفی المسلک ہو گئے کیونکہ اس مذہب میں آسانی تھی کہ عمل کرو نہ کرو سب کا ایمان یکساں ہے اور یہ کہ ایمان نہ نیکی کرنے سے بڑھتا ہے اور نہ گناہ کرنے سے کم ہوتا ہے چنانچہ آج مسلمانوں کی اکثریت بے عمل ہے جبکہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے قرآنی آیات اور احدیث رسولؐ سے ثابت کیا کہ نیکی کرنے سے ایمان بڑھتا اور گناہ کرنے سے کم ہوتا ہے شیخ صاحب کا خطاب اور انداز بڑا موثر تھا نوجوان بڑے ذوق و شوق سے سن رہے تھے یہی وجہ ہے کہ بوڑھوں کی نسبت نوجوان نسل کو جوں جوں معلوم ہو رہا ہے وہ دین کے اصل ماخذوں قرآن و حدیث کی طرف پلٹ رہے ہی بخاری اور مسلم کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس سے اپنا دین معلوم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ایک روز میں نے بھائی فتح اللہ سے پوچھ لیا کہ بخاری شریف کا اوزبکی زبان میں ترجمہ موجود ہے کہ نہیں؟

اس پر مجھے فتح اللہ نے بتلایا کہ موجود ہے اور اس کی ایک جلد میرے پاس بھی پڑی ہے اب میں نے وہ جلد منگوائی تو اس میں اصل متن نہ تھا عربی زبان میں فرامین رسولؐ نہ تھے بلکہ محض روسی رسم الخط کے ساتھ اوزبکی زبان میں ترجمہ تھا اور اس ترجمے کے بارے میں بھی فتح اللہ نے بتلایا کہ اس میں بھی اس طرح سے گڑ بڑ کی گئی ہے کہ جس جگہ حنفی مذہب کے مسئلوں پر حدیث کی زد اور ضرب پڑتی ہے تو ان مسائل کے بارے میں بریکٹ (قوسین) لگا کر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ شافعیوں کے ہاں اس طرح ہے جبکہ احناف کے ہاں اس طرح سے ہے تو یوں حدیث رسولؐ کو شافعیت کی طرف منسوب کر کے مقابلے میں حنفیت کو ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے! کس قدر فریب' ناانصافی اور ظلم ہے جو امام بخاری کے دیس میں بخاری شریف کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے بہر حال صورتحال یہ ہے کہ یہ کتاب بھی جو کچھ عرصہ قبل سرکاری مفتیوں کی طرف سے شائع ہوئی تھی اب نہیں ملتی یعنی بازار سے لوگوں نے جوق در جوق خریدی ہے اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے تو بخاری شریف خریدی ہے مگر انھیں کیا پتہ کہ گڑ کے ساتھ زہر ملا کر دیا جا رہا ہے ۔ اور یہ ظلم حنفی مولویوں نے اس لئے کیا ہے کہ اگر ہم حدیث کی مخالفت اور اس کے مقابلے میں حنفی مذہب لکھیں گے تو لوگ اسے مسترد کر دیں گے چنانچہ انہوں نے حدیث رسولؐ کے مسئلے کو شافعیت کا لبادہ اڑھایا اور پھر اس کے مقابلے میں اپنا حنفی مسئلہ کھڑا کر دیا اور لوگوں کو بتلایا کہ جب تم حنفی ہو تو حنفی مسئلے پر عمل پیرا ہو جاؤ (

نعوذباللہ من ذلک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے عبادت خانے میں

ایک روز ٹکٹ کے سلسلے مجھے تاشقند ایئرپورٹ پر جانا ہوا وہاں بڑا رش تھا ایک مسافر سے پوچھا کہ فلائٹ کہاں جا رہی ہے تو بتلایا گیا کہ اسرائیل۔ اسرائیل کے نام سے حیرانی ہوئی مگر پھر یہ حیرانی دور ہو گئی جب پتہ چلا کہ یہاں تو ہر ہفتے پرواز جاتی ہے اور ازبکستان کے یہودی دھڑا دھڑ اسرائیل جا رہے ہیں۔

اب میں نے سوچا کہ کیوں نہ یہودیوں کے عبادت خانے میں جایا جائے تاکہ ان کا عبادت خانہ دیکھا جائے چنانچہ ہم تاشقند میں ان کے عبادت خانے میں چلے گئے معبد کے ربی سے ہم نے اپنا مدعا بیان کیا اور پھر وہ ہمیں اپنا عبادت خانہ دکھلانے لگا۔ بت پرستی یہاں عروج پر تھی ان کے بزرگوں اور ولیوں کی تصاویر موجود تھیں تورات کا نسخہ بھی موجود تھا میں نے ربی سے اس کی تحریف و تبدیلی اور شرک و اولیاء پرستی پر بات کی عزیر علیہ السلام کے بارے.کہا کہ آپ انہیں اللہ کا بیٹا مانتے ہیں جبکہ یہ عقلی اور نقلی طور پر فضول بات ہے ربی کہنے لگا یہ کیسے ؟ میں نے کہا جب اللہ کا بیٹا ایک انسان ہو گیا تو بیٹے میں بھی باپ والی خصوصیات ہوتی ہیں اب اس طرح تو سارے انسان رب ہو گئے پھر تم مجھے بتلاؤ! یہاں عبادت کس کی کرتے ہو؟ اس پر ربی کو کوئی جواب نہ آیا تو بس اتنا کہہ سکا کہ ہماری تورات میں ایسا ہی لکھا ہے میں نے کہا وہ تم نے بدل لیا ہے خود تمہارے ہاں۔ اس کے کتنے ایڈیشن ہیں اور ہر ایڈیشن دوسرے سے مختلف ہے تو اس کا کیا اعتبار کیا جائے ؟ اس پر کہنے لگا آپ ہفتے کے دن آنا ہماری عبادت بھی دیکھنا اور گفتگو بھی ہو گی میں نے کہا کوشش کروں گا مگر شاید نہ آ سکوں بہرحال آپ سے یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہماری کتاب قرآن کا مطالعہ کرنا شاید عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرح آپکی قسمت میں بھی اسلام جیسا دین حق ہو جائے۔

تاشقند سے جب ہم واپس شہر سے دور فتح اللہ کے گاؤں جانے لگے تو کوئی ٹیکسی نہیں مل رہی تھی اتفاق کی بات ہے ایک اڈھیر عمر عورت نے ہمارے قریب آ کر بریک لگائی اب ہم گاڑی میں بیٹھ گئے میں نے اس عورت سے اس کا مذھب پوچھا تو کہنے لگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہودن ہوں میں نے کہا تم اپنی کتاب تو پڑھتی ہو گی ؟ کہنے لگی ہاں - میں نے کہا آپ کا تو یہی خیال ہو گا کہ یہودیت ہی سچا مذہب ہے کہنے لگی کیوں نہیں ؟ اس پر میں نے کہا دوسرے مذاہب کا بھی مطالعہ کریں تو شاید حق کہیں اور سے نکل آئے اور ساتھ ہی میں نے سوال کر دیا کہ انجیل پڑھی ہے کہنے لگی ہاں پڑھی ہے - اس پر میں نے کہا کہ پھر تو مسلمانوں کا قرآن رہ گیا اس کا بھی مطالعہ کر لو کہنے لگی مطالعہ کی کیا ضرورت ہے ؟ میں نے کہا وہ کیوں ؟ کہنے لگی ہم میں اور آپ میں فرق ہی کیا ہے؟ میں نے کہا وہ کیسے؟ کہنے لگی آپ بھی جھٹکے والا گوشت نہیں کھاتے ذبیحہ کھاتے ہیں جب کہ ہم بھی ذبیحہ کھاتے ہیں - اسی طرح تم بھی ختنہ کرتے ہو ہم بھی ختنہ کرتے ہیں - میں نے اسے کہا چلو! یہ باتیں تو مشترک ہو گئیں جبکہ توحید اور رسالت میں ہمارے تمہارے درمیان اختلاف ہے وہ اختلاف بنیادی ہے اس اختلاف میں حق کس کے پاس ہے اس کا پتہ تبھی چلے گا جب آپ تورات اور انجیل کے بعد ہمارے قرآن کا مطالعہ کریں گی اور پھر اس پر میں نے بہت زیادہ زور لگا دیا ادھر ہمارا گاؤں بھی آ چکا تھا اور وہ بھی بالا خر اس بات پر آ ہی گئی تھی کہ اچھا اب قرآن بھی پڑھوں گی اور پھر میں نے اسے ۸۰ روبل کے بجائے ۱۰۰ روبل ہی ادا کر دیئے-

میرا کام دعوت اور اس کے لئے تالیف قلب تھا سو اللہ کی توفیق سے مختصر وقت میں جو ممکن تھا وہ میں نے کر دیا جبکہ ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی فرغانہ

وسط ایشیا کی پانچ ریاستوں میں سب سے زیادہ دینی بیداری ازبکستان میں ہے۔ چنانچہ آج ۲۸ اگست کو ہمارا پروگرام وادی فرغانہ کی جانب تھا رات ساڑھے نو بجے ہم ریل میں بیٹھے ہم تین ساتھی تھے جبکہ بھائی فتح اللہ کے بیوی بچے بھی اس کے ہمراہ تھے چنانچہ ہم نے پورا کیبن بک کرانے کا فیصلہ کیا مگر دو کیسوں میں دو دو برتھ ملے ایک کیبن میں ہم بیٹھے اس میں ایک روسی تھا اور دوسرا اس کا ساتھی۔ ہم نے روسی سے کہا کہ آپ دونوں ساتھ والے کیبن میں چلے جائیں وہ نہ مانے تو بھائی فتح اللہ اور میں نے بھی اسے سمجھایا مگر وہ نا مانا بلکہ الٹا دھمکیاں دینے لگا اور فتح اللہ کے چھوٹے بچے کو اٹھا کر وہاں لیٹنے لگا اب فتح اللہ بھی عقیدہ توحید کا حامل ازبکی نوجوان تھا اس نے اسے کمرے سے نکال باہر کیا اور کہا کہ تم روسی ہمارے ساتھ ایسا ہی کرتے آئے ہو اب ہم تمہیں مزہ چکھائیں گے ہمارے علاقے میں ہمیں پر رعب جماتے ہو میں تیری تکہ بوٹی کر دوں گا۔ اس پر روسی گھبرا گیا اور دوسرے کیبن میں چلا گیا۔ روسی باشندے شہروں میں کافی تعداد میں ہیں اور اچھی پوسٹوں پر بھی۔ تاشقند میں بہت زیادہ روسی ہیں مگر اب یہ لوگ گھبرا رہے ہیں گھبراتے اسلیے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے حقوق چھینے ہیں ان کی جائیدادوں پر قبضہ کیا ہے اعلی ملازمتوں کے دروازے ان پر بند کئے ہیں اور اب جبکہ یہاں کے مقامی مسلمان قدرے آزاد ہوئے ہیں۔ اسلامی بیداری ان میں پیدا ہونا شروع ہوئی ہے تو روسی گھبرا رہے ہیں اور کئی ایک تو واپس ماسکو کی راہ لے رہے ہیں۔

گاڑی چل رہی تھی آدھی رات ہو چکی تھی فتح اللہ نے مجھے جگایا اور کہا "فرغانہ" آ گیا ہے گاڑی یہاں کافی دیر رکی۔ ہاں تو یہ وہی شہر ہے جہاں ظہیر الدین بابر پیدا ہوا تھا تیموری نسل کا یہ ازبک نوجوان جس کی اولاد ہندوستان میں شاہان مغلیہ کہلوائی اس نے دریائے آمو پار کیا اور افغانستان سے ہوتا ہوا ہندستان آیا یہاں اس نے پانی پت کے میدان میں ہندوؤں کو عبرت ناک شکست دی ایودھیا کو جب فتح کیا تو فتح کی یاد میں یہاں ۱۵۲۸ء میں مسجد تعمیر کروائی ہندوؤں نے مسلمانوں کی اس جہادی یادگار بابری مسجد کو چھ دسمبر 1992ء کے روز منہدم کر کے وہاں مندر بنا دیا ہے۔ آہ! کہ جہاں مرکز توحید تھا وہاں اب شرک کا گڑھ بن گیا جہاں الہ واحد کی عبادت ہوتی تھی وہاں اب مورتیوں کی پوجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے لگی جہاں قرآن و حدیث کی آوازیں گونجتی تھیں وہاں اب بھجن گائے جانے لگے ---- ایسا کیوں؟ سیدھی اور صاف بات یہی ہے کہ جب مسلمانوں نے جہاد چھوڑا تو ان کی جہادی یادگار کو ڈھا کر مندر بنا دیا گیا۔ قرآن یہی کہہ رہا ہے کہ ----

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾

(الحج ۴۰)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا (مشرکوں کا غلبہ نہ روکتا) تو خانقاہیں اور گرجے یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں کہ جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے یہ سب گرا دی جاتیں۔ (اور یاد رکھو) جو کوئی اللہ کی مدد کرے گا (جہاد کرے گا) تو اللہ اسکی مدد کرے گا (اسے غلبہ دے گا) بلاشبہ اللہ زور آور غلبے والا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہر زمانے میں مشرکوں کو روکا اور انبیاء اور مومنوں کو قتال کرنے کی اجازت اور حکم دے کر ان کا دفاع کیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یہ مشرک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہودیوں کے عبادت خانے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں گرجوں اور خانقاہوں کو اور اب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجدوں کو مسمار کر ڈالتے۔

چنانچہ آج جہاد چھوڑا اور بابر مسجد ڈھا دی گئی جہاد چھوڑا اور "فرغانہ" روسیوں کے نرغے میں ستر سال تک کراہتا رہا اور پھر افغانستان میں جہاد ہوا اور محض اس کی گرمی سے ہی فرغانہ روسیوں کے نرغے سے نکل آیا اور آج امیر حمزہ "فرغانہ" کو دیکھ رہا ہے تو یہ جہاد کی برکت سے دیکھ رہا ہے۔ بابر کی جنم بھومی سے اب گاڑی چل چکی تھی رات کا آخری نصف حصہ بھی مسافت میں طے ہو چکا تھا صبح کے سات بج رہے تھے اب ہم وادی فرغانہ کے سب سے بڑے شہر "اندجان" میں تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کی جان ----- شہر اندجان

آج سے دو سال قبل جب روس ٹوٹ رہا تھا گورباچوف جا رہا تھا یلسن آ رہا تھا تو ان دنوں نوائے وقت کی جانب سے جناب عطاء الرحمان غالباً پاکستان کے پہلے صحافی تھے جو روس گئے اور وہاں سے خبریں بنا کر بھیجتے رہے اور وہ نوائے وقت کی زینت بنتی رہیں۔ عطاء الرحمان صاحب جب واپس آئے تو محترم عبدالجبار شاکر ڈائریکٹر پبلک لائبریریز پنجاب کی وساطت سے میں جناب عطاء الرحمان سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا روس جائیں تو ازبکستان میں واقع وادی فرغانہ میں جانا نہ بھولیں اور نمنگان اور اندجان میں تو ضرور جائیں میں نے کہا کیوں؟ وہاں کیا خاص بات ہے جو ضرور جاؤں تو کہنے لگے آپ کو وہاں کتاب وسنت کے حاملین راسخ العقیدہ لوگ ملیں گے ان سے مل کر آپ کو یقیناً خوشی ہو گی۔

اب میں اندجان شہر کے وسط میں مرکزی مسجد اور مدرسے میں تھا مسجد اور مدرسہ اڑھائی تین ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے مسجد اور مدرسے کی عظیم تاریخی عمارت کہ جسے کمیونسٹوں نے کارخانے میں بدل دیا تھا لوہے کا یہاں کام ہوتا تھا مگر اب یہاں لوہے اور ہتھوڑے کی آوازوں کی بجائے اس مسجد کے مینار سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں جبکہ طلباء کی کلاسوں میں **قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم** کی ایمان افروز تعلیم دی جاتی ہے مدرسہ ابھی حال ہی میں کھلا ہے روس کے مختلف علاقوں سے یہاں ڈیڑھ صد کے قریب طلباء موجود ہیں مدرسے کے رئیس شیخ عبدالولی ہیں جبکہ نائب رئیس اور جامع مسجد کے امام و خطیب شیخ عبدالغفور صاحب ہیں میں نے شیخ عبدالغفور سے ان کے کمرے میں ملاقات کی عبدالغفور صاحب چالیس سال کی عمر کے نوجوان عالم دین ہیں عربی زبان بڑی روانی سے بولتے ہیں ان کی گفتگو میں مٹھاس' دین کا درد اور خلوص **وللہیت** کی خوشبو آ رہی تھی۔ شیخ صاحب جب خطبہ جمعہ دیتے ہیں تو اندجان کی مرکزی مسجد میں سات ہزار کے قریب نمازی خطبہ سنتے ہیں سورۃ فاتحہ کے بعد جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے ہیں تو مسجد کے در و دیوار "آمین" سے گونج اٹھتے ہیں۔ یہاں ظہر اور عصر کی نمازوں کے اوقات میں ڈیڑھ سے اڑھائی ہزار کے قریب نمازی ہوتے ہیں پھر ان دونوں نمازوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد قرآن و حدیث پر مشتمل مختصر درس دیئے جاتے ہیں یہ درس سننے کے لئے لوگ اردگرد کے دیہات سے یہاں ظہر کی نماز پڑھنے آتے ہیں۔

اس علاقے میں کتاب و سنت کی خوشبو کیسے پھیلی جب میں نے اس کے بارے پوچھا تو پتہ چلا کہ ترکستان کا وہ علاقہ جو اس وقت چین کے قبضے میں ہے اس لی سرحدین تاجکستان اور قازتستان سے ملتی ہے اور دورہ خنجراب پر اس کی سرحد پاکستان کے علاقے گلگت سے ملتی ہے شاہراہ ریشم چینی ترکستان اور پاکستان کو ملاتی ہے تو اس علاقے کو چین کے کیمونسٹوں نے "سنکیانگ" کا نام دے رکھا ہے۔ اس کا دارالحکومت کاشغروہ تاریخی شہر ہے جسے حضرت قتیبہ بن مسلم نے فتح کیا تھا اس شہر کاشغر کا ایک عالم قاسم خواجہ چینی کیمونسٹوں کے ظلم سے تنگ آکر ازبکستان آگیا اور یہاں قرآن و حدیث کی تعلیم وہ چھپ چھپا کر لوگوں کو دیتا رہا۔ شیخ عبدالولی جو اندجان کے مدرسہ کے مہتمم ہیں وہ اسی شیخ کے شاگرد ہیں شیخ کے ایک اور شاگرد رحمت اللہ بن قادر تھے یہ شیخ عبدالولی کے ہم جماعت تھے عبدالغفور صاحب کہنے لگے وہ اس قدر قرآن و حدیث کے عالم اور عامل تھے کہ انہیں استاذالاساتذہ کہنا چاہئے وہ دلیر اور بہادر بھی بڑے تھے اندجان کے رہنے والے تھے اور مرغلان میں انہوں نے تعلیم حاصل کی تھی کیمونسٹ اب ان کی دلیرانہ دینی سرگرمیوں سے واقف ہو چکے تھے چنانچہ ان ظالموں نے اس موحد عالم کو شہید کردیا اب انہیں کے ساتھی شیخ عبدالولی اندجان کے مدرسہ میں کتاب و سنت کا چراغ روشن کئے ہوئے ہے۔

شیخ عبدالغفور اور ان کے ساتھی اساتذہ نے ہمارے ساتھ بڑی محبت کا اظہار کیا ضیافت کی اور آخر پر مجھے خنجروں کا تحفہ دیا اور پاکستان کے اہل توحید علماء کے ساتھ رابطوں اور ملاقاتوں پر زور دیا۔

مدرسے سے فارغ ہو کر میں حسب وعدہ ریلوے آفیسر کے گھر میں گیا کہ جس کے ہمرہ ہم نے آستراخان سے سمرقند تک سفر کیا تھا ہم اب اس کے گھر پہنچے تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا روایتی شاندار ضیافت کرنے کے بعد اس نے کہا میں اپنے بیٹوں کو علماء بنانا چاہتا ہوں میرا ایک بیٹا آپ پاکستان لے جائیں وہاں دینی تعلیم دیں میں نے اسے دین کے لئے وقف کردیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمنگان

وادی فرغانہ کے اس شہر میں اندجان کی نسبت دینی بیداری کچھ زیادہ ہی دیکھنے کو ملی اس شہر کی مرکزی مسجد اور مدرسہ جو دو ایکڑ اراضی پر مشتمل ہو گا کتاب و سنت کا مرکز ہے میں جب ظہر کے وقت جامع مسجد میں پہنچا تو اہل توحید کی یہ مسجد کہ جسے گنبز والی مسجد کہا جاتا ہے وہاں ایک ہزار کے قریب نمازی تھے نوجوانوں کے گورے اور چوڑے چٹپے چہروں پر سیاہ داڑھیاں دیکھ کر دل بڑا خوش ہوا اور جب عشاء کی نماز میں مسجد "آمین" کی آواز سے گونجی تو دل باغ باغ ہو گیا۔

نمنگان میں دعوت و تبلیغ

میں جب نمنگان پہنچا تو تاشقند سے آئے ہوئے عرب امارات کے شیخ بڑے خوش ہوئے۔جامعہ کے مہتمم اور مسجد کے خطیب شیخ عبدالاحد سے میرا تعارف کروایا گیا۔اب ہم اکھٹے شیخ عبدالاحد کے گھر میں پہنچ گئے۔ آج کئی ایک پروگراموں میں ہمیں شامل ہونا تھا۔نمنگان کے ایک تاجر نے دعوت کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ ہم وہاں پہنچے کھانا کھایا اور پھر دین کی دعوت پیش کرنے لگے سب لوگ ہمہ تن گوش تھے۔

رات کو ایک شادی میں شامل ہوئے دعوت ولیمہ کے بعد دعوتی خطاب شروع ہو گئے لوگ گھر کے وسیع و عریض لان میں اس قدر کثرت سے آئے تھے کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی عورتوں کے لئے الگ بندوبست کیا گیا تھا۔

رات ہم نے شیخ عبدالاحد کے گھر پر گزاری صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو درس کے لئے مجھے کہا گیا چنانچہ میں نے درس دیا اور شیخ عبدالاحد نے میری عربی تقریر کا ازبکستانی زبان میں ترجمہ کیا۔شیخ عبدالاحد تقریباً ۳۵ سالہ نوجوان عالم دین ہیں عربی زبان بڑی اچھی اور روانی سے بولتے ہیں۔ میں اگلے دن جب ان سے رخصت ہونے لگا تو وہ کہنے لگے رابطوں کو نہیں بھولنا آپ کے اور ہمارے درمیان علماء کی آمد و رفت جاری رہنی چاہئے اندجان میں شیخ عبدالغفور صاحب نے بھی یہی بات کی تھی اور اب شیخ عبدالاحد بھی یہی بات کہہ رہے تھے کہ ستر سالہ آہنی پردوں کے خاتمے کے بعد اب مسلمانوں خاص طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کا یہاں آنا اور دینی معاملات میں ہماری راہنمائی کرنا بہت ضروری ہے۔

اندجان سے نمگان جاتے ہوئے راستے میں اور نمگان شہر میں کئی جگہوں پر عربی رسم الخط میں بورڈ ملاحظہ کیئے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو روسی رسم الخط سے کس قدر نفرت اور عربی رسم الخط سے کس قدر محبت ہے اسی طرح عربی کے ساتھ ان لوگوں کی محبت کی دوسری بڑی دلیل یہ ہے کہ یہاں مدارس کے طلبا اور دوسرے عام لوگوں میں بھی عربی بولنے والے آپکو مل جائیں گے جبکہ انگریزی بولنے والا بڑی مشکل سے ہی کوئی ملے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی زبان عربی ہونی چاہئے انگریز جہاں گئے انہوں نے وہاں انگریزی کو ٹھونسا روسی جہاں گئے انہوں نے زبردستی ہر ایک کو روسی زبان کی تعلیم دی مگر مسلمانوں کے ملک ہیں اور خود ہمارہ ملک پاکستان کہ جس کی بنیاد **لا الہ الا اللہ** ہے اور آج کل وہ لسانی مصیبتوں کا شکار بھی ہے تو کیا ہی اچھا ہو اگر اس ملک کی سرکاری زبان عربی ہو جائے اسی طرح ہمارا دین دار طبقہ اپنے بچوں کو عربی بولنا سکھائے ہم سے تو مشرق بعید کا مسلمان بلکہ برونائی ہزار درجہ بہتر ہے کہ جس نے حال میں برطانیہ سے آزادی حاصل کی ہے اور اس کے وزیر تعلیم نے اپنے ملک میں عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دے دیا ہے عربی جب کہ ہمارے پیارے رسولؐ کی زبان ہے۔ قرآن کی زبان ہے اور جنت میں بھی یہی زبان ہو گی تو ہمیں اس زبان کو محبت کے ساتھ سیکھنا اور اس پر فخر کرنا چاہیئے۔

دوبارہ تاشقند میں

یکم ستمبر کو تاشقند واپس پہنچا تو ازبکستان کے پہلے یوم آزادی کا دن منایا جا رہا تھا تاشقند شہر میں جگہ جگہ رقص و سرود کی محفلیں بپا تھیں وڈکا شراب اڑائی جا رہی تھی۔ ازبکستان کے صدر اسلام کریموف نے جہاں بیٹھ کر توپوں کی سلامی لی وہاں بھی ثقافتی طائفے ناچ رہے تھے کھیل کود جاری تھی۔ اس موقع پر صدر نے تقریر بھی کی۔ رات کو صدر کی تقریر اور جشن آزادی پر تبصرہ کے لئے سرکاری مولوی ٹیلی ویژن پر براجمان ہوئے ایک مولوی غلام نبی آکر کہنے لگا ہمارے صدر کا نام بھی اسلام ہے اور اسلام کریموف نے جب پہلے یوم آزادی پر پہلی تقریر کی تو آغاز بسم اللہ سے کیا اور یہ بسم اللہ "مفتاح الجنۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کی چابی ہے اسی طرح نائب مفتی ذاکر کہنے لگا اللہ کے رسولؐ کی حدیث ہے "حب الوطن من الایمان" وطن کی محبت ایمان سے ہے تو ہمارے صدر نے وطن کی محبت میں جو فقیدالمثال جشن منلیا ہے یہ اسلام کا تقاضا ہے۔

قارئین کرام! یہ باتیں سن کر میں تو سر پکڑ بیٹھ گیا۔ یا اللہ یہ مفتی ہیں جو اللہ کے رسولؐ کی طرف جھوٹ منسوب کیے چلے جا رہے ہیں جھوٹی باتوں کو حدیث کہہ رہے ہیں اسلام کریموف جو کہ سابق کیمونسٹ سیکرٹری ہے اور اب روسیوں کے جانے کے بعد وہ صدر بن بیٹھا ہے محض اس کی خوشنودی کے لئے اور اپنی نوکری کو پکا کرنے کے لئے کس قدر احمقانہ باتیں کر رہے ہیں

یاد رہے! موجودہ حکومت جو کہ روسی کیمونسٹوں کی یادگار ہے مسلمان ان سے اور ان کے سرکاری مولویوں سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ تاشقند کی ایک دعوت ولیمہ میں جہاں ایک ہزار کے قریب لوگ تھے وہاں علماء کی تقریریں ہونے لگیں تو یہ سرکاری مولوی غلام نبی بھی وہاں موجود تھا یقین جانئے! جب اس نے تقریر شروع کی تو میرے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے انتہائی نفرت کا اظہار شروع کر دیا —— اور جب تاشقند کی ایک مرکزی مسجد کے خطیب عابد خان نے تقریر کی اور افغان جہاد کے لئے ایک دو جملے بولے تو فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی اور لوگ زارو قطار رونے لگے۔

اس کے بعد میں نے اس نوجوان خطیب کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی دوران خطبہ مجھے اتنی سمجھ آئی کہ وہ بدعات کے رد اور سنت کی اہمیت پر زور دے رہے ہیں بعد میں ان سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی تو میری بات کی انہوں نے تصدیق کی ان کی لائیبریری صحاح ستہ کی کتابوں اور امام ابن تیمیہ، شیخ ابن باز اور شیخ عثیمین کی کتابوں سے آراستہ تھی تاشقند شہر میں عابد خان جیسا اچھا خطیب کہیں نہیں ہے۔

اسی روز جمعہ کے دن میں اگلے ٹائم تاشقند کی مسجد طلا شیخ میں گیا وہاں کے خطیب سے ملاقات کرنا چاہی تو پتہ چلا وہ تو نکاح پڑھا رہے ہیں نکاح کے بعد خطیب صاحب اپنے دفتر کے دروازے پر آئے اور مجھے اندر بلا لیا میں بیٹھ گیا مگر نکاح کے لئے متواتر جوڑے آ رہے تھے خطیب صاحب پڑھا رہے تھے اور فیس وصول کر رہے تھے اور ایک کی ویڈیو فلم بھی بن رہی تھی اور ظلم یہ تھا کہ دلہن تقریباً نیم عریاں لباس میں ہوتی تھی میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر خطیب صاحب کو سمجھایا اور انہیں بتلایا کہ دلہنوں کا اس طرح سے نیم عریاں لباس میں آپکے پاس اور وہ بھی مسجد میں آنا ٹھیک نہیں ہے دلہن کے ولی کا آنا ہی کافی ہے اس پر مولوی صاحب کہنے لگے ہمارے ہاں دین نہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح سلسلہ چلتا آرہا ہے بہر حال اب ان شاء اللہ میں اس کی اصلاح کروں گا یہ سرکاری مولوی (دامله) تھے۔

تاشقند میں فوٹوسٹیٹ مشین نہیں ہے۔

اب میرا واپسی کا پروگرام تھا چنانچہ ٹکٹ "اوکے" کروانے کے لئے ایئرپورٹ گیا تو پتہ چلا کہ حزب اسلامی کے حکمتیار نے حکومت حاصل کرنے کے لئے کابل پر حملہ کر دیا ہے۔ لہذا پی آئی اے کی پروازیں بند ہو چکی ہیں لہذا مجھے بھی تاشقند میں بند ہونا پڑا اب سوچا کہ چلو ٹیلیفون پر لاہور اطلاع کرتا ہوں اور اپنے سفرنامے کی پہلی قسط مجلہ کے لئے روانہ کرتا ہوں چنانچہ میں نے فتح اللہ سے کہا کہ یہ چند کاغذ ہیں ان کی فوٹوسٹیٹ کروانی ہے پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہ آئی کہ وہ ہوتی کیا ہے اور جب اس کی حقیقت اس کی سمجھ میں آئی تو پتہ چلا کہ یہ مشین صرف حکومت کے خاص ادارے کے پاس ہوتی ہے مارکیٹ میں تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اب مجبوراً انہی کاغذوں کو فیکس کے لئے دیا یہ بھی سرکاری طریق سے ہی ممکن ہے۔ بہر حال دو دن بعد پتہ چلا کہ آپکی فیکس نہیں جا سکی دو دن اور انتظار کریں اسی طرح ٹیلیفون کرنے کے لئے بھی دو دن پہلے بکنگ ضروری تھی۔ یہ صورتحال جو کہ روسی دور میں تھی ہنوز جاری ہے۔ جس طرح برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند کر کے ملک تو حاصل کر لیا مگر وہ ملک ان ہاتھوں میں انگریز نے دیا جو اس کے نظام کے دلدادہ اور اس کی یونیورسٹیوں میں پڑھے ہوئے تھے چنانچہ آج نصف صدی سے پاکستان ان دیسی جمہوری انگریزوں اور پاکستان میں اسلام کو غالب دیکھنے والوں کے درمیان کھینچا تانی کا باعث بنا ہوا ہے جبکہ کنٹرول انگریز ہی کے وارثوں کا ہے یہی صورتحال ان ریاستوں کو بھی درپیش ہے کہ افغان جہاد کی برکت سے یہ علاقے آزاد تو ہو گئے مگر روسیوں نے جاتے ہوئے کنٹرول انہیں کو دیا جو کمیونزم کے علمبردار تھے اور ماسکو کی یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے ہیں اور اب تقریر کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ رہے ہیں۔۔ بہر حال ان کے مابین کشمکش موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاجکستان میں تو مسلح صورت اختیار کر گئی ہے جبکہ باقی ریاستیں جلد یا بدیر اس زد میں ہیں اسلیئے یہ علاقے مستقبل میں انقلاب کے کتنے مرحلوں سے گزریں گے یہ تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں جبکہ ان کے رونما ہونے میں دو آراء نہیں ہیں اسلیئے کہ یہ ایک فطری عمل ہے جسے روکا نہیں جا سکتا مسلمان اس وقت اسلام کے حوالے سے اپنی پہچان کی فکر میں ہیں اور یہ کام وہاں جاری ہے اور اس مقصد کے لئے مسلمانوں اور علماء کی مدد اور راہنمائی بھی انہیں درکار ہے وہ اس مقصد کے لیئے کوشاں ہیں جبکہ حکومتیں ابھی سے خائف ہونا شروع ہو گئی ہیں بہرحال یہ بات طے ہے کہ وہ اسلام کہ جو منظم الحادی حکومت کے بے پناہ مظالم کے باوجود ستر سال بعد بھی اسی طرح زندہ ہے جس طرح وہ ستر سال قبل زندہ تھا تو اب موجودہ حکومتیں جو شکست خوردہ روس اور اسکے الحاوی نظریے کی باقیات ہیں ان سے اسلام بھلا کیونکر دبے گا اسلام اب اللہ کے فضل سے ابھرے گا اور جہادی راستے سے ہی ابھرے گا

روس میں بغیر ویزے کے میرا گھومنا پھرنا اس بات کا شاہد ہے افغانستان سے ہو کر روس میں جانا اس حقیقت کی صاف کھلی اور روشن دلیل ہے اس حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد میں بارہ ستمبر کو بارہ بجے کے قریب ازبکستان ایئرلائن کے جمبو جہاز پر بیٹھ چکا تھا عصر کے قریب کراچی ایئرپورٹ پر اترا اور ساڑھے چھ بجے لاہور شہر میں تھا۔

اب میں اپنے اس ملک پاکستان میں تھا کہ جو روس کے خلاف افغان بھائیوں کے قدموں کے ساتھ قدم اور کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑا ہو گیا اس جہادی صف بندی میں سعودیہ بھی شامل تھا بڑی دیر بعد یہ پہلا موقع تھا کہ افغانستان کے مسئلہ کا حل جہاد کے راستے سے تلاش کیا گیا اب چونکہ یہ اللہ کے رسول ؐ کا راستہ ہے اللہ کا پسندیدہ راستہ ہے چنانچہ اس راستے سے اللہ نے افغانستان میں اس امت کو روسی ریچھ کے دانتوں سے نکال کر واپس ہی نہیں لوٹایا بلکہ وسط ایشیا کے پانچ ملک بھی اللہ نے "جھونگے" میں مسلمانوں کی جھولی میں ڈال دیئے ۔ پاکستان کو اب پھر ایک جنرل اختر عبدالرحمان کی ضرورت ہے انڈیا کے خلاف سینہ سپر ہونے کی ضرورت ہے روس توڑنے کے بعد اب انڈیا توڑنے کی ضرورت ہے یہ بھی ٹوٹے گا تو جہاد کی برکت سے ٹوٹے گا ۔ اور اس کے ٹوٹنے کے بعد جھونگے میں کیا کچھ اسلامیان پاکستان کی جھولی میں گرنے والا ہے ۔ اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی جانتا ہے لگتا ہے فرشتے ہاتھوں میں تحفے تھامے کھڑے ہیں کہ کب ہم اس راستے پر چلیں اور کب تحائف کے وارث بنیں۔

یقیناً ان تحائف کے ہم حقدار بن سکتے ہیں اگر ہم پوری قوم کو مجاہد قوم بنا ڈالیں روسی کفار جو دنیا پر چھا گئے تو اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی قوم کے ہر فرد کو لڑا کا بنا دیا روسی حکمرانوں نے ہر نوجوان کے لئے دو سال کے لئے فوجی ٹریننگ لازمی قرار دے رکھی ہے یعنی باقاعدہ تنخواہ دار فوج کے علاوہ پوری قوم کے ہر نوجوان کو بے قاعدہ سپاہی بنا دیا

آہ! یہ تو وہ وصف ہے جس سے مسلمان متصف تھے اور اسی وصف سے تو پوری دنیا پہ چھا گئے تھے مگر آج وہ اس سے تہی دامن ہیں اور ان کا یہ وصف کفار اپنا چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جھنجوڑتے ہوئے حکم دیتے ہیں۔

(مسلمانو) مشرکوں سے سب اکٹھے ہو کر لڑو جیسا کہ وہ تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں **التوبۃ**

غور کیجئے! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ہر ہر فرد کو مجاہد دیکھنا چاہتا ہے اور جو مجاہد بننا نہیں چاہتا تو اللہ کے رسولؐ اسکے لئے یہ وعید سناتے دکھائی دیتے ہیں

جس نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا وہ مر گیا تو منافقت کے (مختلف شعبوں میں سے) ایک شعبے پر مر گیا۔ **(مسلم)**

امت مسلمہ کے ہر فرد کے ذہن میں یہ حقیقت نقش ہو جانی چاہئے کہ یہ وہ امت ہے کہ جس کے ہاں نماز جیسی عبادت بھی اپنے جلو میں جہاد کا جلال لئے ہوتی ہے۔ "صحیح بخاری کتاب العیدین" میں ذرا ملاحظہ کیجئے آخری جہادی امت کے آخری رسول امام المجاہدین صلی اللہ علیہ و سلم کی نماز عید

اللہ کے رسولؐ صبح کے وقت جائے نماز کی طرف چلتے تو آپ کے آگے آگے نیزہ اٹھایا ہوا ہوتا پھر وہ جائے نماز کے قریب آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا آپؐ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھاتے۔

قارئین کرام! عید کے پر مسرت موقع پر مسلمان کھیل بھی کھیلتے تو وہ جہادی کھیل ہوتے اللہ کے رسولؐ خود دیکھتے اور خوش ہوتے نشانہ بازی تو اللہ کے رسولؐ کو بہت پسند تھی چنانچہ فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے نشانہ بازی کو سیکھا پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے

قارئین کرام! اب ذرا موازنہ کیجئے روس اور افغانستان کے درمیان اور پھر اللہ اور اس کے رسولؐ کے جہادی فرامین کی صداقت دیکھئے جہادی میدانوں میں --- کہ روس نے اپنی قوم کے ہر فرد کو فوجی بنایا وہ سپرپاور تھا وہ افغانستان میں آیا - ایک ایسی قوم پر حملہ آور ہوا کہ جس کا ہر فرد افغانی ثقافت کے مطابق اسلحہ سے محبت کرنے والا نشانہ باز تھا چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا اور روس کو افغانیوں کے بچے بچے سے واسطہ پڑا اور یہی وہ حقیقت ہے یہی وہ اسلامی ثقافت ہے کہ جس نے روس کا جنازہ نکال دیا اور یہی مسلمانوں کی وہ تہذیب اور تمدن ہے کہ جس سے وابستہ ہو کر وہ ہندوؤں اور صلیبیوں کے طاغوتی اور ظالمانہ چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں مسند احمد میں اللہ کے رسولؐ کا فرمان بالکل واضح ہے جس کے مطابق - اگر مسلمان جہاد ترک کر دیں گے تو وہ مصیبتوں میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہ مصائب اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک وہ جہاد کی جانب پلٹ نہیں آتے کیا یہ حقیقت نہیں ؟ کہ وہ افغانستان میں جہاد کی جانب جس قدر پلٹے اسی قدر ان کے مصائب چھٹ گئے اور اب اس امت کے نام اس کے رب اور رسولؐ کا یہی پیغام ہے کہ جس قدر تم جہاد میں آگے بڑھتے جاؤ گے مصائب کو اپنے قدموں تلے کچلتے چلے جاؤ گے افغانستان کے بعد روس کے درودیوار پر میں نے یہی کچھ لکھا ہوا دیکھا ہے کسی دوسرے کو یہ لکھا ہوا دکھائی دیا کہ نہیں مگر مجھے تو بہرحال یہی لکھا ہوا دکھائی دیا ہے اور میں نے اسے اللہ کی توفیق سے لکھ دیا ہے امت مسلمہ کے ہر اس فرد کے نام کہ جو اسلام کو سب دینوں پر غالب دیکھنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے ہتھیار کو اپنا زیور بنانا چاہتا ہے -

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات مدیر

ماھنامہ
مجلۃ الدعوۃ
لاہور پاکستان

افغانستان کی چوٹیوں پر	قیمت 90 روپے
قافلہ دعوت و جہاد	
"مدیر مجلہ" روس کے تعاقب میں	
طورخم سے کوہ قاف تک (زیر طبع)	قیمت 45 روپے
آسمانی جنت اور درباری جنم	قیمت 45 روپے
شاہراہ بہشت	قیمت 40 روپے
رب کے حضور ۔ الفاظ کے موتی (دعائیں)	قیمت 9 روپے
دیکھ لئے ایران میں (تین حرم)	قیمت 11 روپے
قانون ساز کون انسان یا رحمن؟	قیمت 3 روپے

مرکز الدعوۃ والارشاد ۵ ۔ چیمبرلین روڈ موچی دروازہ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(محمد، رسول ﷺ) مسلمانوں سے کہہ دو، اگر تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال کہ جو تم نے کمائے اور وہ تجارت کہ جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات کہ جو تمہیں بڑے پسند ہیں یہ سب تمہیں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنا فیصلہ نافذ کر دے اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ)



ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں راہ جہاد کیلئے اونٹنی پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے بدلے جنت میں سات سو نکیل والی اونٹنیاں ملیں گی۔ (مسلم)



کاہلوں

موٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

نزد جنرل بس سٹینڈ گوجرانوالہ

فون 4756